



یا صاحب الایمان اگر تیری رسالت میں سے کوئی شخص میری مبارک کتاب کو کھائے تو
اس کے اسی طرح کی اجازت کا بدلہ ملا ہے اس کے زہرہ وانیہ ہندو کا سو گنا ہے

یہ وہ مؤلف منیر الدین ہے

اس کا مؤلف بشیر الدین ہے

یہ کتاب تعلق عالم الرسول ہماکان و ملیکون پر یہ تجدیدی دہم کوٹ کر من مرسد علیہ السلام کا لکھا
اس کے منیر الدین جنگور مدد اس حیدر آباد کاپیٹور علی گڑھ دہلی احمد آباد
سورت بمبئی بہاولپور بریلی ملکہ عظیمہ مدینہ منورہ کدہن روزگار سندھ قندھار

۱۳۱۸
اس کا پہلا حصہ یا اول ۱۵۰۰ اجلہ بتاریخ ۱۳۵۱۰ م

مطبع گلزار حسنی واقع بمبئی میں طبع ہوا

الحمد لله والثناء
 على ما كان فضل الله العظيم

که این کتاب فصل الخطاب بادنی شاهراه حق و صواب
 زبیر شهاب منکرین عقل عشرتہ مخالفین رائفہ قلام اور نام بریدین رائفہ مقام قسام باسیرین

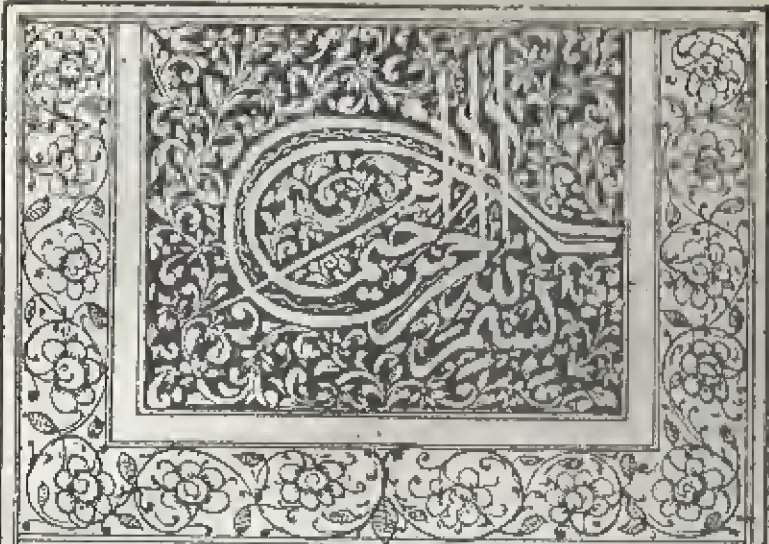
منیر الدین

فی

اثبات علم جمیع الاشیاء لسیّد الانبیاء و خاتم المرسلین

سین تمام کا جہان ذی ہمت و شعور و می عمل ہیمنان و حور و جی و بیت پور

طبع کلہ از حنفی مطبع حاکم علی



الحمد لله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى وما توفيقي الا بالله عليه توكلت
واليه ائيب
اما بعد فكتبت في انام مدعو محمد بشير الدين برائے نام نديات بابرکات اہل اسلام میں
پس از سلام مسنون ابراز مرام و اظہار ضمنون بدین گوئے کرتا ہے کہ یہ رسالہ بنام ہمساو
منیر الدین فی اثبات علم جمیع الاشیا و لیس الاشیاء و خاتم المرسلین جو باریک
سامتہ اضافتہ السبب الی ازالۃ الارب فی اثبات علم انبیک کے متوی ہر ایک مقدمہ اور دو
باب اور ایک خاتمہ پر لیکن مقدمہ پس وہ منقسم ہے چند فائدوں پر ہر
فائدہ اولیٰ مشعر ہے اس امر کا کہ معلومات الہی کی نہایت نہیں اور اس کی مقدرات
کی کوئی غایت نہیں پھر ان غیر تناسیل کا جب باہم تقابل ہوتو معلومات بالاضافہ
علی المقدرات زندہ ہیں اور مقدرات بالنسبۃ الی المعلومات کم علامہ تھنازی شرح عقاید
کے میں تحریر فرماتے ہیں معلومات اللہ تعالیٰ اکثر من مقدراتہ مع لایساہ ما تہ

شرح مواقف کے سورت ثانی میں ہوا معلوم ان معلومات اللہ تعالیٰ اکثر من مقدراتہ
مع ان کل واحد منہما غیر متناہیۃ لہما ہی مولوی سعود صاحب نے فرمایا کہ
معلومات اللہ تعالیٰ زیادۃ علی مقدراتہ اذ صلا المقادیر وید علی الامکان بخلاف
مال والعلمیۃ نالفا غیر اثرۃ علیہ بل ہی شاملۃ للمفہومات باسرها وکل ما ہو
مکن معلوم اللہ تعالیٰ من غیر عکس کلی استہی
فائدہ ثانیہ اس امر کا ثبت ہے کہ علم فائق الایات کے سامنے علوم جمیع مخلوقات کے
فی الجودہ نسبت رہتے ہیں جو کتاب و رشتان کے مقابل میں ذرات یا بحر و خار کے
تقرات بخاری شریف میں ہے ووقع عصفور علی حرف السفینۃ فمس مقارہ
البحر فقال الخضر لوسی ما علیک وعلی علم الخلاق فی علم اللہ تعالیٰ الامقدار ما
غمس هذا العصفور و مقارہ الحدیث علامہ خطابی حاشی بیضاوی میں طبی
سے نقل فرماتے ہیں ان معلومات اللہ تعالیٰ لا نفایۃ لہا و غیب السموات والارض
و ما بینہم و نہر و ما یکتونہ قطرة منها استہی امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ کیمیای سعادت
میں تحریر فرماتے ہیں و شیخ سلیم دل ہر کہ این قدر اندک کہ علم شنگان و آدمیان در جنب علم حق
ناچیز است و ہمد گفتہ کہ و ما و تیتہم من العلم الا قلیلا استہی
فائدہ ثالثہ اس امر کا خبر ہے کہ جناب سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ و اکمل
التحیات کو علم اللہ تعالیٰ سے ایک قطرہ عنایت ہوا ہر جس کے و فو فیضان سے آپ ماکان
و ماکون کو جان گئے ہیں روح البیان میں ہر و قد قال صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ
الملاح قطرت فی خلقی قطرة علت ماکان و ما سیکون استہی تفسیر حسین بن
ہر در احادیث معراجیہ آمدہ است کہ در زیر عرش قطرة و رطل من ریتہ نہ فعلت ماکان

وما سيكون انتهى

قائده رابعه اس امر کا نتیجہ ہو کہ یہی قطرہ جب موج زن ہوتا ہو تو بجائے خود ایک دریا سے ناپید کیا ہو جاتا ہو جسے خود خالق الافلاک اپنے کلام پاک میں خیر اکثر اسے تعبیر کرتا ہو **تفسیر مدارک الترتیل** میں جو ان حیا بن اخطب قال فی کتابکم ومن یوتی الحکمتہ فقد اوتی خیر اکثر اثارہ تقرن وما اوتیتہم من العلم الا قلیلا فنزلت قل لو کان البحر مالد الکلمات ربی لایته یعنی لمن ذلك خیر کثیر ولکنہ قطرہ من بحر کلمات اللہ تعالیٰ انتهى

قائده خامسه اس امر کا موجب ہو کہ علم غلوقات جناب سر و کائنات میں باقی تمام ہے حیثیت علمی میں بھی کم ہے اس لیے علم تو کیا اگر آپ کا عدیل بھی عدم روح البیان میں ہے قال شیعنا العلامة ابقاہ اللہ بالسلامۃ فی الرسالۃ الرحمانیۃ فی بیان الکلمۃ العلمانیۃ علم الاولیاء من علم الانبیاء بمنزلۃ قطرہ من سبعۃ البحر و علم الانبیاء من علم نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم بمنزلۃ قطرہ من سبعۃ البحر و علم نبینا من علم الحق سبحانه ہذا المثلثۃ انتھی التوضیۃ البیضاء و کلمہم من رسول اللہ ملتس عرفان البحر و شفا من الدیم و واقفون لدع عند حدہم من نقطۃ العلم او من شکلتہ الحکم

حاصلہ ان علوم الکائنات وان کثرت بالنسبۃ الی علم اللہ تعالیٰ بمنزلۃ نقطۃ او شکلتہ و مستر بہا بحر و حانیۃ عمہ صلی اللہ علیہ وسلم فکل رسول و نبی و ولی اخذ من بقدر القابلیۃ والاستعداد مالہ و لیس لاحد ان یجدہ او یتقدم علیہ انتھی بد

ولعلنا یفعل فی بالک ان فی الاحیاء باب فی التعمق وان الغزالی رحمہ اللہ تعالیٰ قال ہذا ان سیدنا جبریل علیہ السلام اعلم من سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم

نویس

فالجواب ان مثل هذا لا يتصور فنقولہ سیمان مثل الغزالی بعد انفقار الاجماع علی كون آدم علیہ السلام اعلم من جمیع الملائکۃ فضلاً عن جبریل علیہ السلام وقد مر انفا علیہ صلی اللہ علیہ وسلم من جمیع الانبیاء فضلاً عن آدم علیہ السلام فهو صلی اللہ علیہ وسلم اعلم من آدم و آدم اعلم من جبریل فكيف يكون جبریل اعلم من صلی اللہ علیہ وسلم فلا یبعد كون مثل هذه العبارات من المدسوسات كيف وقد نقل صاحب مجلس اسرار الحق ان فی مثل فقال وقد سئل الولی الاشر سیدنا عبد العزیز کافوا الابرار ۲۲۰ عن کلام صاحب الاحیاء فی کتاب التعمق حیث قال ان سیدنا جبریل اعلم من سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم فقال رضی اللہ عنہ لو عاش جبریل مائۃ الف عام الی مائۃ الف عام الی ما لا فایۃ لہ ما ادرك ربعا من معرفۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولا من علم ربہ تعالیٰ وكيف یمکن ان یمکن سیدنا جبریل اعلم وهو المخلوق من نورہ صلی اللہ علیہ وسلم الخ وقد کان الحدید صلی اللہ علیہ وسلم مع حبیبہ عز وجل حیث لا جبریل ولا غیرہ واستمد صلی اللہ علیہ وسلم من ربہ تعالیٰ اذ ذلک ما یلیق بعبیۃ الکرم و جلالہ وعظمتہ مع حبیبہ صلی اللہ علیہ وسلم الی اخر ما افاد واجاد فلیع نظرتمہ من ارادہ

حضرت عارف ربانی اراکم شعرانی رحمہ اللہ تعالیٰ فی کتاب درر الغواص عن فتاویٰ علی الخواص کے مشہور ایک خاص تقریر کے ضمن میں مقول اپنے شیخ کا تحریر فرماتے ہیں قال ولما لقن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ابن ابیطالب فخطبہ عنہ وخلق علیہ ذلک صار یقول عندی من العلم الذی آتہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما لیس عند جبریل لا میکائیل فقال لہ ابن عباس کیف لک بالیقین

فقال ان جبريل عليه السلام تخلف عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة الاسراء
وقال سلامنا الاله مقام معلوم فلا يدري ما وقع بعد ذلك لو سأل الله صلى الله عليه
وسلم انتهى اور تفسير نیشاپوری میں آیت فادعی الی عبدہ ما وحی کے نیچے ہے
والظواهر ان الاسراء وحقیقی ومعارف لا یعلمها الا الله ورسوله انه هی فزیلة الکلام
وعاقبة المرام ان علمه صلى الله عليه وسلم قليل من علم خالق السموات وکثیر من علم
جميع المخلوقات ولنعم ما قال الشاه عبدالغنی الدهلوی رحمہ اللہ فی سورة الفرقان
من تفسیره فتح العزیز

یا صاحب الجلال ویا ستیدا البشر	من وجهک المنیر لقد نور القصر
لا یکن الشکر اکان حقہ	بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

الباب الاول فی بیان کون الانبیاء علما بالجميع الاشياء

ہر چند علمائے معتبرین سے شیخ ابواسحاق شیرازی جنگی جلالت علمی کی شان تاریخ
ابن خلکان وغیرہ سے سوجب اطمینان ہو سکتی ہو اس طرف کہ گئے ہیں کہ حضرت رسالت
پناہی کو تمام معلومات الہی عنایت ہوئے ہیں چنانچہ وہ خود کے رسالہ قواعد التفسیر میں
تحریر فرماتے ہیں وکل واحد من قوله تعالى وعلک ما لم تکن تعلم وقوله ما کان الله
لیطلعکم علی الغیب ولكن الله یجتبی من رسله من یشاء فیطلعہ علی الغیب والغیب
اسم الجنس فهو فیید العموم کا تقریب فی اصول الفقه وحیث ثبث یكون معناه فیطلعہ
علی جميع الغیوب وقوله صلى الله عليه وسلم علک ما کان وما سیکون فی ما رواه
البخاری وقوله صلى الله عليه وسلم فیما رواه احمد الترمذی وصححه البخاری

ان قت من اللیل فتوضات واصلت ما شاء الله فبعثت فی صلاتی فاستقلت
فاذا اناجری تبارک وتعالی فقال یا محمد فیم یخصم المبدأ الاعلی قلت لا ادری قالها
ثلثا قلت لا ادری ذابته وضع کفه بین کفخی حتی وجدت بردا ناملہ بین ثدیری
فتقبل لی کل شیء وعرفت خاص من حیث شئخص النبی صلى الله عليه وسلم عام حیث
المعلوم فان للعلوم فی الآیة الاولى جمیع المعلومات وفی الآیة الثانی جمیع الغیوب
وفی الحدیث الاول جمیع الموجودات والمعدومات وفی الحدیث الثانی جمیع الاشیا
ای جمیع المعلومات وکل واحد من هذه المعلومات الاربعة اعم من الغیوب
الخسنة وغیرها ونحن بعون الله وحسن توفیقہ وثابته اثبتنا بسبعة دلائل
تعلق علیہ صلى الله عليه وسلم جمیع المعلومات فضلا عن هذه الغیوب الخمسة
فی کتابنا المدلول بالمقول والمقول فی بیان معمول علم الرسول وهو کتاب
صنفناه فی هذا الشأن انتهى مقتضی دہلوی رحمہ اللہ تعالی نے جو مدارج النبوة جلد
۱۱ میں تحریر فرمایا ہے کہ از بعضی صلوات اہل فضل شنیدہ شدہ کہ بعضی از علما کتابی
نوشتہ واثبات کردہ کہ آنحضرت را تمام علوم الہی معلوم ساختہ بود و انتہی بہید بنین کہ
یہ کتاب وہی کتاب المدلول ابواسحاق شیرازی کی ہو یا کسی اور عارف کی کوئی اور
کتاب

اما شیخ رحمہ اللہ تعالی کو باوجود معتقد ہونے علم کل شیء کے حصول کے واسطے رسول
مقبول کے حصول علم جمیع معلومات میں تامل بہرہ دین ساتھ ہی فرمایا کہ واثق من بظاہر
فما فی بسیاری ازادہ ہست تا کمال آن چہ مقصد کردہ باشد انتہی امام محمد الدین نوروی
رحمہ اللہ تعالی اپنی لیسٹہ ناموی میں شاہ صاحب کے ہر تفسیر میں جو فرمایا ہو مسئلہ

قوله تعالى لا يعلم من في السموات والارض الغيب الا الله وقول النبي صلى الله عليه وسلم لا يعلم ما في غدا الا الله واشباه هذا من القرآن والحديث مع انه وقع علم ما في غدا في مجزاة النبي صلى الله عليه وسلم وكلمات الاولياء الجواب معناه لا يعلم ذلك استقلالاً ولا يعلم احاطة بكل المعلومات ام انتهى اور اسی طرح سے شیخ ابراہیم حویری رحمہ اللہ تعالیٰ حضرت کے واسطے جمیع معلومات کا علم ثابت مانا لوازمات مماثلت سارے قارئین کے ہنر ملاحظہ فرماتے ہوئے شرح جوہرۃ التوحید میں جو فرمایا ہو کہ یخرج النبي صلى الله عليه وسلم من الدنيا حتى اطلعه على جميع ما اياهم عنه من الروح وغيره ما يمكن علم البشر به لا على جميع معلوماته تعالى والا لزم مساوات الحارث للقديم وما خالف ذلك غولا اعلم الغيب محمول على انه كان قبل ان يكشف له عن ذلك انتهى

پھر شیخ ابوالفتح رحمہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے یہ جواب ممکن ہو کہ لازم نہیں ملتا کہ کوئی تمام اوصاف کا ضروری ہر جہان پر مفقود ہو انتقاد و وصف واحد سے لازم مماثلت کا خیال مردود ہو فقہارانی رحمہ اللہ تعالیٰ شرح عقائد میں پر دلایں ہیں شیخ کی شرح میں بعد ایک تقریر مفید کے تحریر فرماتے ہیں فقہارانی بان المماثلة عندنا انما ثبت بالاشترک فی جمیع الاوصاف حتی لو اختلف فی وصف واحد انتفت المماثلة انتهى جب یہاں پر دعویٰ استقلال اور قدامت علم کا نہیں مگر معنی اور صلاوت کہا جائے کہ برابر مساوات کا شائبہ تک بھی رہیگا کہان جسکے خارج میں نظیر بھی موجود ہو

فتاویٰ سراجیہ میں ہر مسئلہ کو مسئلہ سابق ان اللہ تعالیٰ هل يعلم عدد انفس اهل الجنة يقال له ان الله تعالى يعلم ان لا عدد لانفسهم انتهى

نہ کہ کو جمال الدین سیوطی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب بہت نصاب بدو السلاطین فی امور الآخرة میں کسی قدر ربط سے یوں تحریر فرمایا ہو قال النبی فی جوار الکذا مثل قوم هل يعلم الله تعالى عدد انفس اهل الجنة والنار ام لا فان قلتم لا صفتهم الله تعالى بالجهل وان قلتم نعم لزم ان اهل الجنة والنار يفتنون قال الجواب ان تقول ان الله تعالى يعلم ان انفس اهل الجنة والنار ليست بعدد ولا لا تقطع قال فان قيل اذا قلتم بانهم لا يفتنون فقد سويتهم بينهم وبين الله تعالى قلنا لا لان الله تعالى اول قديم بلا ابتداء بلا انتهاء واهل الجنة والنار محدثون وانما يفتنون ولا يفتنون بابقاء الله تعالى اياهم والله تعالى باق لا يابا احد فالا يكون تسوية بين الخالق والمخلوق انتهى قلت تكمل الا لزم التسوية ههنا بين الخالق والمخلوق لابد ان لا تلمز القائل هناك ايضا بين الحارث والقديم والله يهدي من يشاء الى صراط مستقيم

علامہ شیرازی کی تقریر تو مخالفین زمانہ کے جگر چیرنے کا تیر ہو گئی اسے جانے دیجئے مگر انہماں زخم میں چندان تاخیر کیجئے اور زہنا ہم عذابا فوق العذاب بما كانوا يفسدون کی تفسیر میں ایسے موجود رہا یہ فذلیم اللہ بالخذلان الابدیہ کے قبلہ حاجات قنوجی جی اپنے کتب مرادات شوکانی داس سے نقل کرتا ہے جسے فخر رازی کے شکنجوں بگاڑنے کو گویا خود کی ناک کاٹی پھر اسکے کاہل سے خوشی سے اسکی تو کس اللہ سے چائی ملاحظہ فرماتے اسکی تفسیر فتح البیان طابع مصر کی دسویں جلد میں ہو کہ ہر حال محمد بن علی الشوکانی اما قوله (رازی) ان لا صيغة عموم في غيبه نباطل فان اصابته الصد واسم الجنس من صيغة العموم كما صرح بدائمة الاصول

وغیر ہم انتہی طامی قنوجی اور شوکان کے قاضی جی کے فیصلہ سے بھی اگر مخالفین
راضی ہیں تو دونوں نے یکے بعد دیگرے عموم کا حکم دیکر منکرین کا منہ کالا اور مقدمہ
طو کر ڈالا ہے۔

علی قاری رحمہ البانی مسح الازہر شرح فقہ الکبر میں تحریر فرماتے ہیں یتعلم
اللہ المعدوم فی حال عدمہ معدوم انتہی اور قصیدہ اعلیٰ کے قول
ومما معدوم مریا و ششیثا - لفقیہ لاح فی مین الحلال

سے معدوم کا شوشہ ثابت ہوئی ہماری بیان بنا بر تصریح بیضاوی میں
والشی یختص بالوجود اور ایسے ہی کہا تقاضا زانی نے شرح عقائد میں
کہ والشی عندنا هو الموجود انتہی موجود کو کہا جاتا ہے پھر خداوند پاک موجود اور
معدوم ہر دو کا عموماً عالم ہو جو فرمایا کہ عالم الغیب نور الانوار میں ہو اللہ
لاستراق عند عدم دلالة العبد انتہی اور اس غیب پر من ایضی من رسول
کو واقف کرتا ہو ساتھ ہی فلا یتظہر علی غیب احد الا من رسول ارشاد
ہو محال الابرار میں ہوا ان الاضافۃ کاللام قد تكون للاستراق انتہی
اب مخالفین کو چون و چرا کی جائے باقی نہیں ہی فقط تعین و تحقیق رسول و کار ہو
وہ مطالقہ تفسیر حسینی سے حاصل جو فرمایا ہو کہ فلا یرین رسول محمد بہت علیہ السلام
انتہی وہو المقصود من سوق الکلام آئندہ علامت میں سواد کا حالت قبول
اسلام میں کا کلمہ فاشہدان اللہ لا رب غیرہ وانا کما مومن علی کل فاشہد بھی
اسی مطالب کے پہلو پہ پہلو اور مخالفین کو بلا معاخذت دلیل کے تاویل کی مجال نہیں
ہو یا حظ ہوا آئندہ میں روایات معلومہ بہ علامات ۲۰۶ تا ۲۱۰ تو شہید و راور

امام محمدناویری کی تکفیری تجارت کا رجحان مقام حجت پور کا ملا قاضی صاحب جسکے نام میں
ال کے عدد ۹۰ سے صرف ایک عنقریب سا قلم کر کے باقی عدد ۹ کا حرف طابیعہ تو خاصہ لفظ
پیدا ہو جاتا ہو اگر قاضی شوکانی کی تقریر سے اعراض کرے اور ملا سے قنوجی کی تحریر سے
میسے تو چند ان قباحات نہیں ہی قاضی قاضی سے خوش اور ملا سے راضی نہیں ہوتا
ہر پر گریو وہ والا نائب جناب خان بہادر نواب بھانڈ صاحب نواح ٹنک چنی سرحد
ورہ اوچے سرانید کا مضنون ہو گیا بنا علیہ اب اسے لازم کہ اپنے معمولی تال سرکھوڑ کا
پانا شوکانی طنبورہ سے جوڑے اپنی ہرزہ سرائی سے اوس کی کارروائی پسند کرے
نوی مشوی کی حکایت پر کاربند رہے جو فرمایا ہو۔

ان کی مالی کہ خوش فی من دوست	انگاہان از مقدس بادری حجت
نای زار کون ہناد او کہ نہ من	اگر تو بہتر میر فی بستان بزن

ب خود کوچہ الابرار تھا اور طنبورہ سے جدا گانہ سر نکلا تو اسے اپنا مقصد صدق مان کر
وہ کہ مرادات کیا قبل حاجات جان کرا سی سے دھن لگاے اور سڑک سے بے
افسوس صدافسوس کہ مجدد ضدیہ خذلہم اللہ بالخذلان السردیہ بزرگان دین اور
ما جان یقین کے کتب سے مستفیض و مستفید ہونے سے تو معدوم رہے مگر اپنے جہد و زین
وہ شہولے جہدین کے فرمودہ پر بھی غور و فکر کرنے سے کم نصیب و بد قسمت رہے والی اللہ
شکل کہ بفرات حبك الشی یعبی و یصم ہزار و ہزار شامل حمیدہ اور شہیار فضائل پسند
ہیں سے جو کتب مستندہ ہیں سید الانبیاء والمرسلین کیلئے مبین اور متعین ہیں ان سفیدہ
ہیں کے سے اندھے چہ ہوں کو جو بزرگہ چینی اور نقص جی کے اور کچھ بھی دیکھتا نہیں مولینا

رحمہ اللہ تعالیٰ فتویٰ معنوی میں سچ فرماتے ہیں۔

بگنہ دلاؤ این سران تا آن سران او نہ بیند غیر قشہ خرزہ زشت نقش کز بنی با شمشکفت راست گفتی گر چه کار راستی نی ز شرقی نی ز غربی خوش بآب ای رہیدہ نوزد نیای بچہ صان کو گفتی دو ضد نہ چہ ترک بندہ و در من آن بیند کہ بست را کہ میراث بلبلست آن نظر پس تو میراث آن سگ چہ رسید	اگر دور بند او آید ناگہان از ہبہ عیش خوشیہا و مزہ وید احمد را ابو چہل بگفت گفت احمد مرا در کہ راستی وید صدایش بگفت ای آفتاب گفت او را راست گفتی ای عزیز حاضران گفتند کای صد زوری گفت من آئینہ ام مصقول است تا تو می بینی عزیزان را بشہ اگر نہ فرزند طبعی ای عنسید
--	--

معالم الترمذی تفسیر سورہ بنی اسرائیل میں وشارکم فی الاموال الاولاد کے نیچے ہی
و سروی عن جعفر بن محمد ان الشیطان یعتقد علی ذکر الہیجہ ذکوة اذ الہو یقتل لہم اللہ
اصحاب معد لہ لاند و انزل فی فہجہا و فی بعض الاخبار ان فیکم مغربین قتل من
المغربین قال الذی یشارک ذہم الجن انتھی جب حالت ابتدائے مجاہدت میں تسمیہ
ترک کرنے کی شومی سے نطفہ انسان میں نطفہ شیطان ابوجان غلط ہو کر پیر بن جانا تو اس کا
پیدا شدہ مرد و غریزہ کو نظر حقارت سے دیکھا جائے اور اس کے علم کو شیطان کے علم سے کم کہتا ہے
مولانا کا فرمودہ گویا اسی کا شعر ہے کہ۔

اگر نہ فرزند طبعی است عنسید	پس تو میراث آن سگ چہ رسید
-----------------------------	---------------------------

از بنی بر خوان کہ دیو و قوم او
از رو کا نشان از ان آگاہ نیست
چون شایہین با غلطیہای خویش
پس چرا جہانہای روشن و چہان
در سرایت کثر از دیوان شدند
دیو و زوانہ سوئے گردون روند
آن ز رشک روہائے و پسند
تو اگر مشلی و لنگ و کور و کر
شرم دار و لاف کم زن جان کنند
این طیبیان بدن و انشور اند
تاز قارورہ ہی بینند حال
ہم ز نبض و ہم ز رنگ و ہم ز دم
پس طیبیان الہی و چہان
ہم ز نبض ہم ز چہشت ہم ز رنگ
تو دل و نسل آن بول رہنوردان بود
و ان طیب روح و در جانش بود
ہست پیش سر ہر اندیشہ
حاجتش نبود بفعل و قول خوب
این طیبیان نماز و نماز خود

می برند از حال انسان خفیدہ ہو
ز انکہ زمین محسوس و زمین شایہ نیست
واقفند از سر ما و فکر و گیش
بہتر باشند از حال نہبان
روہا کہ خیمہ برگرون ز روند
از شہاب او محرق و مطمئن شود
از فلک شان سرنگون می افکند
این گمان بر روہائے مدہبر
کہ میی جاسوس ہست از سوئی تن
برستقام تو ز تو و واقف تر اند
کہ ندانی تو از ان روہ استدال
بہرند از تو بصد گود مستقم
چون باشند از تو اسرار نہبان
صد مستقم بچند از تو بید رنگ
کہ طیب جسم را بر مان بود
وز رو جان اندر ایمانش بود
چون چہاخی در ورون شیشہ
احذر وہم ہم چہا پس القلب
کہ بدین آیات شان حاجت بود

ما بقدر تار پودت دور وند	اطلاق از دور بامت بشتونند
ویدہ باشندت بچندین عالمها	بلکہ پیش از زاون قوسا لها
از انکہ پرستند از اسرار ہو	حال تو مانند یک یک موبو
کہ ہی بروند و ایشان در غیر	ویدہ پیغمبریکے جوق اسیر
چون بخندید او کہ مار بستہ دید	آن کی گفت ارجان ہست آن فرید
آن اسیران با ہم اندہ بحث آن	این بکنید نہ در زیر زبان
خود سخن در گوش آن سلطان شد	تا موکل نشنود برا چہ
رفت در گوش کہ بد از سن لدن	گرچہ شنید آن موکل این سخن
گفت آن خدہ بودم از ہرز	پس رسول آن گفت شاز افہم کرد
من شمار بستہ میدیدم چنین	انکہ کا ز او بودید و مکین
ویدہ ام پابستہ و مشکوس و بست	من شمار وقت ذرات است
پیش از ان کا زاب گل با سیدہ ام	من شمار سرگون می دیدہ ام
این ہی دیدم در ان اقبال تان	موتہ دیدم تا کنتم شادی بدان
آوم و خواہر سستہ از چہان	بگرم سر عالمی بسیم نہان
انکہ دانستہ بودم افزون شد	از حدوث آسمان بے عمد
پیش چشم کل آت آت گشت	نقش تن را تا قاتل از باہم ملشت

ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء والله ذو الفضل العظيم
 خلاصہ تقریر و کلام اور نتیجہ تحریر و مرام یہ کہ گو بعض علمائے آپسکے لئے حصول علم
 تمام معلومات کا نام ہو اور جامی رحمہ اللہ تعالیٰ نے آئندہ علامت میں اس علم کو کسی نید

ماہ منیدہ گوانا ہوا با فضل اس تقریر کی ضرورت نہیں ہو وجہ یہ کہ ابائے زمان تو فہم
 میں جو ازشت اور دیوار سے بحث کر رہے ہیں زمانا خطہ ہر علم ام محمد کا سا از انہ الارب
 میں طبع انتظامی کا پورٹ اسکا جواب دے گا یہ اس پہلو پر نظر ڈالو اگر باب کا عنوان کل معلومات
 میں کیا بلکہ سب شیا سے کیا ہو چکا اطلاق ماد جہد و یوجہد پر جو اگر تاہر آئندہ علامت
 میں ملاحظہ کیے گا جو فرمایا ہو واتقوا ای الایواح فی ذلک رخصہ صلی اللہ علیہ وسلم
 ما فاعلمہ عجیب عنہا شی من العالم الخ وذا ما بقی من العوالہ ولبس فی ہذا
 من اجملہ للعلم القديم الذی لا فایۃ لعلوماتہ وذلک لان ما فی العلم القديم لا یحصر
 فی ہذا العلم فان اسرار الربوبیۃ ووصاف الالوہیۃ اللہ لا فایۃ لہا لیست من
 ہذا العلم فی شی انتہی اس عبارت سے ثابت ہے کہ حضور نور مہم نبی مکریم صلی اللہ علیہ وسلم
 کل شے کے عالم میں آپ کے علم سے عوالم موجودات کا ایک ذرہ پوشیدہ و نہان نہیں ہر زیادت
 ترشح کی غرض سے اور اس کی تمہید شدہ و دہر تقریب مقصود ملاحظہ فرمائیے و باللہ التوفیق
 و منہ الوصول الی ذرۃ التحقیق *

قال الله تعالى عالم الغيب دانہ پوشیدہ ہست لا یعرب دور فتو عنہ از علم او
 یا پوشیدہ و گرواز و مشقال ذرۃ ہم سنگ مورچہ خورد یا بوزن ذرۃ از ذرات ہوا فی السموات
 و آسمانہا و لا فی الارض و نہ در زمین و لا اصغر ذرۃ نیست خورد تر من ذلک از مشقال ذرۃ
 و لا اکبر ذرۃ بزرگ تر از ان الا فی کتاب مگر اگر کہتہ ہست در کتاب بین روشن بینے در لوح محفوظ
 مجموع اینہا ثابت کردہ اتہی **ترجمہ سینی** *

وقال الله تعالى و ما من غائبة ارجلہ غائبة من مکوم سر و خفی امر و شیئ
 غائب فی السماء و الارض الا فی کتاب بین ای اللوح المحفوظ و معالم التبریل

قال الغنوي رحمه الله تعالى كأنه قال ما من شيء شديد الغيوبية الا وقد علمه الله واحاط به واشتهر في اللوح المحفوظ والمبين الظاهر البين لمن ينظر فيه من الملائكة انتهى (مدارك التتميل) *

وقال تعالى وكل صغير وكبير من الاعمال ومن كل ماهوكائن مستطير مستطير في اللوح المحفوظ (مدارك التتميل) *

وقال تعالى ما فرطنا في الكتاب من شيء يعني اللوح المحفوظ فانه مشتمل على ما يجري في العالم من جليل ودقيق لم يزل فيه احوال ولا حجاب - وقال تعالى وكل شيء احصيناه في امام مبين يعني اللوح المحفوظ (انوار التتميل) *

وقال تعالى وعندنا مفاتيح الغيب لا يعلمها الا هو ويعلم ما في البر والبحر وما تسقط من ورقة الا يعلمها ولا حبة في ظلمات الارض ولا رطب ولا يابس الا في كتاب مبين - يعني الركن في اللوح المحفوظ (معالم التتميل) قال الحدادي الرطب واليابس عبارة عن جميع الاشياء التي تكون في السموات والارض لانها لا تخلو من احدى هاتين الصفتين انتهى (روح البيان) قال القوسي الارطب واليابس قد شمل وصف الرطوبة واليبوسة جميع الموجودات فلا وجه لتخصيصها بنوع دون نوع الا في كتاب مبين هو اللوح المحفوظ (فتح البيان جلد ٣ ص ٤٤) *

وعن عبد الله بن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كتب الله مقادير الخلائق جمع مقادير وهو الشيء الذي يعرف به قدر الشيء وكتبته كالمكيان الميزان وقد يتعمل بمعنى القدر نفسه وهو الكمية والكمية قبل ان يخلق السموات

الارض ومعنى كتاب الله اجرى الله القلم على اللوح المحفوظ بايجاد ما بينهما من الملق وان ثبت فيه مقادير الخلق ما كان وما هو كائن الى الابد على وفق ما تعلقت به ارادة اولا كما ثبتت الكتاب ما في ذهنه قبله على لوحه (الحديث رواه مسلم) وعن عمران بن حصين قال اني كنت عند رسول الله صلى الله عليه وسلم اذ جاءه قوم من بني تميم الخ وكتب في الذكر كل شيء الحديث رواه البخاري قال القاسمي رحمه الباري وكتب اي ثبت في الذكر اي في اللوح المحفوظ كل شيء جميع ما هو كائن انتهى ملخصا من (مرقاة المفاتيح جلد ١ ص ١٢٢ وجلده ٢ ص ٢٢٢) وعن عباد بن الصلت قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اول ما خلق الله القلم فقال اكتب قال ما اكتب قال اكتب القدر فكتب ما كان وما هو كائن الى الابد رواه الترمذي (مشكاة المصابيح) *

من كورة الصدور اثنتين اربعتين حاشيتين بوري نوطين (نار يري نورين يعني تسعة ربطك الاشكال تسعة كور) خوب ثابت كرسه دقي مين كه ايك شمر خواه فوره بھري كيون نه (جيسا كه علامت مين امام المنكرين غلام محمد كے بيان كرده قائم دست معلوم ہوتا ہے) خواہ خشک ہو یا تر ذرہ بھر سو یا کم و بیش خفی اور سو یا پر شید و مجید حیوان ہو یا جامد خشکی پر ہو یا تری میں تری ہو یا چھوٹی ہار یا سوئی ہو یا بڑی ہو یا آئندہ قیامت تک ہونے والی ہر بے کی کمیت اور کیفیت لوح محفوظ میں مکتوب ہے *

ہر چند یہ تمام شیاں لوح محفوظ میں ہونے کا فائدہ اور علامت من الظاہر البین لمن ینظر فیہ من الملائکۃ بتلایا ہوا اور یہی علی قاری نے ہی مرقاۃ المفاتیح جلد ١ ص ١٢٢ میں بتلایا ہوا کہ وجہ ذلک اطلاع الملائکۃ علی ما سبق لہذا وادوا بوقوعہ ایمانا

وقصد بقا و بعلو من يستحق المدح والذم فيعرفوا الكل مرتبة انتهى يكن شيخ
 اسماعيل افندي اس و هو كونا پسند كبراني تفسير روح البيان من تحرير فراتة بين
 فان قيل ما الفائدة في كون ذلك في اللوح مع ان الله تعالى لا يخفى عليه شئ وكان
 عالما بذلك قيل ان يطلع ويكتبه قيل فائدة ثمان الحوادث اذا حدثت موافقة لما كتبه
 ازادت الملكة بذلك علما و يقينا بعظيم صفات الله تعالى يقول التقدير الملكة
 ليست من اهل الترقى والنزول فقصر الفائدة على ذلك ما لا معنى له بل نقول
 ان اللوح قلب هذا التعيين كقلب الانسان قد انقش فيه ما كان وما سيكون
 وهو من مراتب المتزلات فقد ضبط الله فيه جميع المقادير الكونية لفوائدها ترجع
 الى العباد يعرفها العمل و بالله تعالى انتهى *

ابن محض يغور و ركاز كبري سب كچه جوي من مكتوبه اور بڑے استقام سے قلم نے
 تحریر بھی کیا ہو کوئی رائے یا ذرہ باقی چھوڑا نہیں گیا یہ یہ تمام ہی علام کے خزانہ علم سے چند نام
 بعد از نامل و تتبع کتب دینیہ و اسفار یقینیہ حاصل تو دی ہوگا جسکی علامہ بو صیری
 رحمہ اللہ نے بروقہ المدیجہ میں تصریح فرمائی کہ۔

یا اکرم الخلق مالی من الوفاء	اسواک عند حلول المحارث العبر
ولن یضیق رسول الله جاهک	اذا الکتم تجلی باسم منتقم
ان من جودک الدنیا ورضیها	ومن علومک علم اللوح والقلم

مصرعہ اخیر کا ترجمہ مولوی قزوینی فقار علی دیوبندی عطر الوردہ فی شرح البردہ
 صفحہ ۱۰۳ میں یوں فرماتے ہیں اور مہر آپ کے علوم و معلومات کے علم لوح و قلم جو سید
 صادق علی رضوی رحمہ اللہ تعالیٰ رضیہ صا و قیہ صفا پر اسکا ترجمہ یہ ہے کہ

بین واد بعضی سلمات تو علم لوح و قلم بہت احوال اور علم تو محیط بہت کچھ شیاء پر محیط و محیط
 زبان قلم سیدہ تھی شیخ خالد ازہری حاشیہ شرح بروہ میں تحریر فرماتے ہیں ومعنی الیہ
 الشیخ الخ و علی اللوح والقلم من علمک وانت الحقیق بذلک انتہی علامہ شیخ ابراہیم
 بھجوری رحمہ اللہ شرح بروہ میں نقل کرتے ہیں فان قيل اذا کان علم اللوح والقلم بعض
 علومہ صلی اللہ علیہ وسلم ذلک البعض الآخر احیب بان البعض الآخر هو ما اخبرہ اللہ
 عنہ من احوال الآخر لان القلم انما کتبت فی اللوح ما هو کائن الی یوم القیامۃ فقط
 انتہی ملا علی قاری رحمہ الباری حل العقدة شرح البروہ میں تطبیق کرتے ہیں و کوئی
 علومہا من علومہ صلی اللہ علیہ وسلم ان علومہ تنوع الی الکلیات والجزئیات حقا
 و عوارف و معارف تتعلق بالذات والصفات و علمہا یكون لها من بحور علمہ حرقا
 من سطور علمہ انتہی کتاب الابرار ص ۲۵ میں ہو یعلم صلی اللہ علیہ وسلم من الشر
 الی الفرش و یطلع علی جمیع ما فیہا و هذا العلوم کما بالنسبة الیہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کالفا من ستین و ذالقی ہی الفلذ العسیر انتہی شرح سیبیری میں ہو بدر احقان

اور وہ کہ کلمہ نون اشارت بہت بعلم اجمالی مندرج در حدیث و از مجموعہ قلم شہرت بعلم تفصیلی
 مندرج و زو حدایت اسمائے پس حق سبحانہ قسم یاد کرد بعلم اجمالی کائن در حدیث و بعلم
 تفصیلی ثابت فرمود و در حدیث با پنج کلم کہ کلمہ دوات قدیم نوشتہ معنی حروف البیہ مجردہ علموہ
 و کلمات ربانیہ مرکبہ علیہ جوشن اینکه تو بہت پروردگار خود مستور نمیشی یعنی بر تو پوشیدہ اند
 اسرار ازل و ابد را نہی *

ملا علی رحمہ الباری مرقاة المفاتیح جلد ۱ ص ۵۵ میں تحریر فرماتے ہیں ان اللغیب
 مبادی و لواحق فیما بہا لا یطلع علیہ ملک مقرب لانی مرسل لہا العیاض

فصوما الظهور والله تعالى على بعض احبابه لوحه علمه وخرج بذلك عن النيب المطلق
وصار غيباً اضافياً وذلك اذا توفرت الروح القدسية وازاد نورانيتهما واتراقهما
بالاعراض عن ظلمة عالم الحس وتجليه القلب عن صداء الطبيعة والمواقفة على العلم
والعمل فيضان الانوار الالهية حتى يقوى النور ويتبسط في نضارة قلبه وتنعكس فيه
النفوس المرتمة في اللوح المحفوظ ويطلع على المنصيات ويتصرف في عالم السفلى بل
يتجمل حينئذ النياض الاناس بمعرفة التي هي اشرف العطايا فكيف بغيره انتهى امام زمان
شرح مواهب قبط الى جلد ١ من تحرير فرستة بين قال في لطائف المنن
اطلاع العبد على غيب من غيوب الله بنور من بدليل خبر التقوا فراسة المؤمن فانه
ينظر بنور الله لا يستغرب وهو معنى كنت بصير الذي يبصره فمن كان الحق بصير
فاطلاعه على غيب الله لا يستغرب انتهى وقال الشيخ محمد بن يحيى التاد في الخبيرة
في منتهى كتابه **قلائد الجواهر** قال الشيخ ابو محمد الشنكي كنت في الشيخ
ابوبكر بن هواره رضي الله تعالى عنه وهو في البطيحة جالس في الماء بين الشجر
وحك الاسد محرقه به فكان اذا خرج من الماء يترفع بعضها على قدسية ورأيت
يوما من يديها يد اعظيمة خد في الثواب على هيئة الخاطب له والشيخ كان
يرد عليه جوابا فراضنا الاسد فقلت له بالذي انعم عليك ما قال الاسد وما
قلت له فقال يا شنكي قال لي ثلثة ايام لم اذق فيها طعاما وقد اضرتني الجوع
فاستغثت الله تعالى في الصبر فقبلت برفقة بقر في قرية الهامية فتقرتها على سوء
نيالك وان خان من ذلك السوء فقلت جراحة تصيبك في جنبك الايمن تتالم
سبعا اسبوعا ثم يزول الهما واتي رأيت في اللوح المحفوظ ان البقرة من رزقه واذا

هو

ما يخرج اليه من الهامية احد عشر جلا فيماتلون فيخرج منهم ثلث نفر يموت
هم قبل الاخر بساعة ويموت ثالثها بعد ثمانية ايام سبع ساعات ويصيب الاسد
احد في جنبه الايمن من احد هم ويبرء بعد اسبوع قال الشنكي رحمه الله فاست
الهامية فاذا الاسد سبقي اليها وكان كانه كره الشيخ فرائته بعد اسبوع فلما ريت
الاسد بعينه بين يديه وقد برأت جراحة انتهى شيخ عبد الحق واهوى زبدة الاسر
منه من محبوب جاني سيد عبد القادر جيلاني قدس سره وروحه داو صل اليها بركة وفروقه كانه
من رتبة بين قال رضي الله عنه يا ابطال يا اطفال هلموا وخذوا عن البصر الذي
لا ساحل له وغرة وفي ان السعداء والاشقياء وليه رضون على وان يؤيد عيني في
الوح المحفوظ انا غائبي في بحار علم الله الخ وانا نائب رسول الله صلى الله عليه وسلم
انتهى جب تابان رسالتك ككلمة في ليل لوح محفوظين ربي توحي رسول خدا كاتوبينا
في كايبر **جلال الدين رومي** من ارشاد فرستة بين

الوح محفوظ است	پیش او لبیا
از چه محفوظ است	محفوظ از خطا
فی نجوم است	در مل است
در حق و الله علم بالصواب	وحي حق والله علم بالصواب

آیات و روایات مذکوره بالا سے ہر متاع دریافت کر سکیگا کہ ہر ایک شے کی حقیقت لوح
محفوظ میں تحریر ہو اور لوح محفوظ باوجود محفوظ ہونے نظر رسالت مانے کے آپ کے علی و فر کا
میں ایک ہی حرف ہو چہ روایات کا ملین کی بھی نظر صرف ہر باب خاص زمین اور دنیا کی
فی نسبت جو آپ کا فرسودہ ہو وہ قابل غور ہو اور آپ کے ذریعہ سے آپ کے علم اور اس کے
راستہ اور حاصل کی اسکا تو عجیب طور مسلم اپنی صحیح میں ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ
روایت فرماتے ہیں قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله زوى لي

الارض فلايت مشارقها ومغاربها وان امتنى سبيلك ملكها ما زوى لي منها الحديث
 على قارى رحمه الباري مرقاة من تحرر فرماتے ہیں قال التوريشي زويت للشئ جمعت
 وقبضته يريد به تقريب البعيد منها حتى يطلع عليه اطلاعاً على القريب وحاصل
 انه طوى له الارض وجعلها مجموعة كهيئة كف فيه مائة ينظره الخ ومعناه ان الارض
 زويت لي جعلتها مائة واحدة فلايت مشارقها ومغاربها فهي تقع لا متي جزء فجزء حتى
 يحصل ملك امتي الى كل اجزائها انتهى پھر ہی علی قاری شرح شفا میں اسکی شرح
 میں فرماتے ہیں کہ جب اسی اطلعت علی ما فیہا جمیع النفا مام زرقانی مواہب قسطانی
 کی شرح جلد ۳ میں فرات مشارقها ومغاربها کی شرح میں فرماتے ہیں کہ ثانیہ عن جمیعہا
 کما فی قوله وما المشارق والمغارب والجمع باعتبار تعدد المطالع امر جناب پست پناہ
 وایمان نواب قطب الدین خان نے اسی حدیث کا ترجمہ مظاہر الحق میں کیا خوب
 فرمایا ہے۔ یعنی اسکو زمین کو سمیٹ کر کے مثال تیلی کے کر دکھایا آہستہ ۛ
 فتوحات احمدیہ اور مواہب اللدنیہ میں طبرانی سے بروایت ابن عریضی اللہ
 تعالیٰ عنہا ایک حدیث ہو چکے پاک بول رہے ہیں قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 ان اللہ تعالیٰ قدر رفع لی الدنيا فانا انظر اليها والى ما هو كائن فيها الى يوم القيامة
 کما انظر الى كف هذه علامہ زرقانی شرح مواہب قسطانی جلد ۳ میں فرماتے
 ہیں تحریر فرماتے ہیں ان اللہ قدر رفع ای اظہر کشف لی الدنيا بحيث لحطت بجميع
 ما فیہا فانا انظر اليها والى ما هو كائن فيها الى يوم القيامة کما انظر الى كف هذه
 اشارہ الی انہ نظر حقیقتہ رفع بہ احتمال اندرید بالنظر العلم ولا یرید انہ اخبار
 عن مشاہدہ فلا یلاق الترجمة لان اخبارہ بذلك الخبر عن عیب من الناس

ہم باعتبار صدقہ وجوب اعتقاد ما یقول ان کل ما علی الناس بعدہ من
 ما ارادہ حین وقعت لہ الدنيا صلی اللہ علیہ وسلم انتہی ۛ
 حضرت عارف جامی قدس اللہ تعالیٰ سرہ السامی نفحات الانس فی حضرت اقدس
 امین تحریر فرماتے ہیں حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند قدس سرہ می فرموند کہ حضرت
 ان علیہ الرحمۃ والرضوان می گفتند کہ زمین در نظر این طائفہ چون سفرہ ایست و ما سیکوم کہ چون
 لی ناخن استیج چیز از نظر ایشان غائب نیست انتہی سیدنا محی الدین جیلانی قدس سرہ کا
 رد و آپ کے قصیدہ میں شہر ہے۔

انظرت الی بلاد اللہ جمعا الخوراجۃ علی حکم اتصال

سلا ترجمہ ہندی میں کسی نے یہ کیا ہے۔

وہ عالم مجھ نظر آیا دکھانا الخوایا ہوتا تھا میں رائی کا دانہ

امام شعرانی وظائف المؤمنین میں ارشاد فرماتے ہیں وکائن الاشیاء یقولون اعظم
 الاولیاء فی عصرنا ہذا قدہ الشیخ احمد بن الرافعی الی ان قالوا کان قطباً لا یقال فی
 الارض ثم انتقل الی قطبیتہ السموات ثم صارت السموات السبع فی رجبہ کائن الخ لہ اعلم لنا
 حد فذلک لما اوصل النقی۔ علی قاری رحمہ الباری مرقاة المفاتیح جلد ۳ میں
 تحریر فرماتے ہیں قال ابو یزید قدس سرہ لو وقع العالم الف مرة فی زاویۃ من
 وایا قلب العارف ما احس بہ انتہی ۛ

خواجہ عالم نزمیم نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تمام زمین سٹ کر شل تیلی کے
 بجائی آپکا علم اوسین کے تمام شہار پر محیط اور حاوی ہو گیا آپکے نیاز مندوں میں سے بعض
 زمین مثال سفرہ دکھائی اور بعض کی نگاہ میں مانند ناخن کے آئی اور بعض کے آگے ہر دو عالم

وسمعت في الغيب قبل دخولها في الاشباح تجد يد العبد المكاشفة وتذكر كبريا
 لعقود الشاهدة وما قال سبحانه ما كنت تعلم اي قبل كون روحك واما بعد كون
 وروحك علمت ما كان وما سيكون انفتح صاحب كتاب الا برز من بين يدي
 شيخ عارف عبد العزيز قدس سره نقل في نسخة من الثالث التمييز وهو نور في الروح
 تمييزها الاشياء على ما هي عليه في نفس الامر تمييزا كاملا ومع ذلك فلا يحتاج
 فيه الى تعلم بل بمجرد رؤية البقعة او سماع لفظة تميزه وتميز احواله ومبادئه ومقدماته
 والتي اثن تصير لما انطلق في الارواح مختلفة في هذا التمييز على قدر الاطلاع فمن
 الارواح من هو قوي في الاطلاع ومنها من هو ضعيف واغنى الارواح في ذلك
 وروح صلى الله عليه وسلم ذاتها لم يحجب عنها شيء من العالم فهي مطلعة على
 عرشه وعلوه وسفله ودينه وآخر قد ناره وجنة لان جميع ذلك خلق لاجله
 صلى الله عليه وسلم فتبين عليه السلام خارق لهذه العوالم باسرها فاعنده
 تمييز في اجرام السموات من اين خلقت ومتى خلقت ولما خلقت والتي اثن تصير
 في جرم كل سماء وعنده تمييز في ملائكة كل سماء واين خلقوا ومتى خلقوا
 والتي اثن يضيئون وتميز اختلاف مراتبهم ومنتهى درجاتهم بعنده عليه السلام
 تمييز في الحجب السبعين وملائكة كل حجاب على الصفة السابقة وعنده عليه السلام
 تمييز في الاجرام النيرة التي في العالم العلوي مثل النجوم والشمس والقمر واللوح والقلم
 والبرق والارواح التي فيه على الوصف السابق وكذا عنده عليه السلام تمييز
 في الارضين السبع وفي مخلوقات كل ارض وما في البر والبحر من ذلك فيتميز
 جميع ذلك على الصفة السابقة وكذا عنده عليه الصلوة والسلام تمييز في

كان ودرجاتها ودرجاتها ومقاماتهم فيها وكذا ما بقى من العوالم ليس
 في هذا من اجل العلم القديم الازلي الذي لا نهاية لمعلوماته وذلك لان
 ما في العلم القديم لا ينفصل عن هذا العالم فان اسرار الربوبية والوصف الاثني
 التي لا نهاية لها ليست من هذا العالم في شيء فالروح اذا احب الذات امتلا
 بهذا التمييز فلذلك كانت ذات الطاهرة صلى الله عليه وسلم تميز ذلك
 التمييز السابق وتخرق به العوالم كلها فيحيا من شرفها وكرامتها وبقاها
 على ذلك - الرابع البصيرة وهي عبادة عن سر بان الفهم في سائر اجزاء الروح
 كالبصر في جميعها ايضا سائر الحواس مثل البصر والسمع والشم والذوق
 واللمس فالعلم قائم بجميعها والبصر قائم بجميعها والشم قائم بجميعها والذوق
 قائم بجميعها واللمس قائم بجميعها حتى انه ما من جوه من جواهر الارقام
 به علم وسمع وبصر وشم وذوق وليس فبصرها من سائر الجهات وكذا بقية
 الحواس فاذا احب الروح الذات وزال الحجاب الذي بينها امدا لها بهذه
 البصيرة فتبصر الذات من امام وخلف وفوق وتحت ويمين وشمال بجوهرها
 كلها وتسمع كذلك وتشم كذلك وبالمجمله فاكان للروح بصيرة للذات وقد
 زال الحجب بين الذات الطاهرة وبين الروح الشريفة يوم شقت الملائكة صدره
 الشريف صلى الله عليه وسلم وهو صغير في ذلك الوقت وقع الاقصا من
 الاصطحاب بين روحه وذاته صلى الله عليه وسلم فصارت ذاته تطلع على جميع
 ما تطلع عليه روحه صلى الله عليه وسلم فلهذا صلى الله عليه وسلم كان يرى
 من خلفه كما يرى من امامه قال صلى الله عليه وسلم لا يحجب عني الله تعالى

عنهم اقيموا ركعتكم وسجودكم فاني اراكم من خلفي كما اراكم من امامي هذا الحديث
 والله تعالى علم الخالص عدم الغفلة وهو عبارة عن امتناع اوصاف الجهل
 واصدق العلم عن القدر الذي بلغ اليه عليها وصل اليه نظرهما فلا يلحقها سهو
 ولا غفلة ولا نسيان عن معلوم اى معلوم من القدر الذي وصلت اليه وليس
 حصول المعلومات لديها على التدرج بل يحصل ذلك بنظر هاد دفعة واحدة
 في علمها اذا توجهت الى شئ غفلت عن غيره بل اذا توجهت اليه حصل غيره
 معه بل لا يحتاج الى توجه لان العلوم نظرية فيها فنى اول نظرها حصلت لها
 علوم دفعة واحدة ثم دام لها ما دامت ذاتها هذا هو المراد بعدم الغفلة و
 هو ثابت لكل روح وانما تختلف في قدر المعلومات فيها من علوم كثيرة ومنها
 من علومه قليلة واعظم الارواح علما واقولها نظرا ووجه عليه الصلوة والسلام
 لانها بحسب الارواح فهي مطلعة على جميع ما في العوالم كاسبق دفعة واحدة
 من غير ترتيب ولا تدرج ثم لما وقع الاصطحاب بينها وبين ذاتها الطاهرة صلى الله
 عليه وسلم امدتها بعدم الغفلة حتى صارت الذات مطلعة على جميع ما في العالم
 مع عدم الحق الغفلة لها في ذلك لكن الاطلاع ليس مثل الاطلاع فان اطلع
 الروح دفعة واحدة من غير ترتيب واطلاع الذات على سبيل التدرج والترتيب
 بمعنى انها من شئ توجه اليه في العالم الا وتعلمه لكن علمه لا يحصل الا بالتوجه
 فاذا توجهت الى شئ آخر علمته وهكذا حتى تاتي على ما في العالم فلها تسلط في
 العلم على ما في العالم ولكن بتوجه بعد توجه ولا تطبيق الذات ما تطيقه الروح
 من حصول ذلك في دفعة واحدة وكذا يختلفان في عدم الغفلة فانه في الروح

على نحو ما سبق تفسيره واما في الذات فهو بالنسبة الى توجهها بمعنى انها اذا
 توجهت الى شئ لا يفوتها ولا يلحقها في توجهها اليه سهو ولا غفلة ولا نسيان
 واما اذا توجهت اليه فانها لا تغفل منه وتوقع لحافيه السهو والنسيان و
 لهذا قال صلى الله عليه وسلم كافي صحيح البخاري انما انما يشارني كما تنسون
 فاذا نسيته فذكرني قال ذلك حين وقع له السهو ولم ينجوه قلت
 فله من امام فانه قد اعطى للحقيقة حقها واعطى للشبهة حقها انتهى
 عارف جامي قدس الله روحه اسمي نقد النصوص شرح الفصوص
 من تحرير زياتي بن وذلك لان الحقيقة المحمدية التي في صورة الاسم الجامع
 الالهي هي التي ترب صور العالم كلها بالرب الظاهر فيها فلا بد لها من الاقتصار
 بصفات الالهية كلها من العلم الشامل والقدرة الكاملة وغنيها يتصرف
 في اعيان العالم على حسب استعداداتها ولكن ذلك انما هو من جهة حقيقتها
 لاس من جهة بشريتها انتهى

مولانا وكيل احمد صاحب وسيله جليله من تحرير زياتي بن شاه
 ولي الله دهلوي رحم الله تعالى الطاف القدس من تحرير زياتي بن چون رفته
 رفته سخن بجهان غامضه آقا وازان حالت نيز رزمي بايد گفت چون رب اوز كذا شت چرك
 نيزه وچيك مشت كمال عارف از جر بحث بالا تر ميرد و نفس كليته بجائے جسد عارف
 ميشود ذات بحت بجائے روح او همه عالم را طبعاً با علم حضوري و در خود بينداسد و چرك
 كيا هو گار ايسا المرحوم من بيان شرح كذا بيان تبين كذا حضرت شاه صاحب كذا حوله
 تها كه آخر ذره سكه او كذا كذا و اقيه كذا صفات بيان فرماياد ذات بحت بجائے روح

کہ معنی تو کوئی شواہد پر مبنی نہیں رہ سکتی ابھی علی قاری رحمہ الباری مرقاة المفاتیح
 جلد ۱۰ میں تحریر فرماتے ہیں قال القاضی النفوس الزکیة القدسیة اذا تجردت
 عن العلائق البدنیة عجت واتصلت بالملاء الاعلیٰ ولم یبق لها حجاب فتوحی
 الکل کالثاہد بنفسها او باخبار الملک لها وفیه سر یطلع علیہ من یتسلل الینہ
 اور مناوی نے تمسیر شرح جامع صغیر میں فتویٰ وقمع الکل بیان کیا ہے
 علامہ ^{۱۸۶۳} کی عبارت صوفیہ صافیہ کے طور پر ہیں جس کے مذاق سے ذریعہ تفسیر
 و تفسیر میں پھر اسکے قبول کرنے میں گونا گوں شبہات ظاہر کئے گئے ہیں کہ نہیں باین خیال اب
 کسی قدر احادیث پریش کے جاتے ہیں شاید کہ ان تیرہ ضلالت بر سر راہ ہدایت آجائیں
 محی السنہ بغوی معالم التشریح میں اور ابن خازن لباب التاویل میں
 ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں قال اوتی نبیکم علم کل شیء الا علم مفاتیح الغیب
 انتھی۔ حافظ عسقلانی رحمہ اللہ تالیف فتح الباری شرح صحیح بخاری جلد ۱۰
 ۲۱۹ میں تحریر فرماتے ہیں مروی الطبرانی من طریق ابن مسعود قال اوتی نبیکم
 صلی اللہ علیہ وسلم علم کل شیء الا علم مفاتیح الغیب انتھی سیرۃ الاحمدیہ میں ہے
 وعن ابن مسعود قال اوتی نبیکم مفاتیح کل شیء غیر الخمس ان اللہ عنہ علم الساعة
 رواہ احمد ابو یعلیٰ وعن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 قال اوتیت مفاتیح کل شیء الا الخمس ان اللہ عنہ علم الساعة الآتية رواہ احمد
 والطبرانی بسند صحیح انتھی۔ ان احادیث سے کائنات میں کبدا سناؤنا ہے کہ
 ماورائی پانچ مفاتیح کے باقی سب کچھ کہ غنایت ہو چکا تھا اب اتنا ہی دیکھا ہو کہ ان پانچ کا
 علم ہی آپ کو تھا یا نہیں جب یہ ثابت ہو جاوے کہ احکام علم بھی آپ کو تھا تو پھر تمام استہوار کا

علم آپ کے لئے حاصل تھا ایسا کہنے میں کوئی حرج نہ ہو گا لہذا اب ضرور ہوا کہ ہم دریافت کریں
 کہ ان پانچ کے حصول کے واسطے علماء دین کا کیا خیال ہو بعد از فتح کتب وغیرہ و اسفار یقینیہ
 جو دریافت ہوا وہ بعینہ ذیل میں درج کرے دیتا ہوں
 تفسیرات الاحمدیہ فی الآیات الشریعہ میں جو دلائل ان تقول ان علم هذه الخمسة
 وان كان لا يعلمها احد الا الله لكن يجوز ان يعلمها من يشاء من محبة واوليائه
 بقضية قوله ان الله علم خير علي ان يكون الخبير بمعنى المختبر انتھی علامہ شغوانی
 رحمہ اللہ تعالیٰ جمع النہایہ فی بدو النہیر والناہیہ میں تحریر فرماتے ہیں لا یعلم متی تقوم
 الساعة الا الله فلا يعلم ذلك ملك مقرب ولا نبي مرسل قال بعض المفسرين
 لا يعلم هذه الخمس على الدنيا ذاتها بل بواسطة الا الله فالعلم بهذه الصفة مقارن
 اختص الله تعالى بها اما بواسطة فلا يختص به تعالى انتھی محدث وطلوی
 اشعة اللغات ترجمہ مشکوٰۃ میں تحریر فرماتے ہیں ورواؤ انت کہ فی تعلیم النبی بحسب عقل
 سچ کس اینہارا نماندہ انما از امور غیب اند کہ جز خدا کے کسی آنرا نماندہ اگر کسی تعالیٰ از خود
 کسی را بوحی و الہام بدانند انتھی علامہ شیخ ابراہیم حجوری رحمہ اللہ تعالیٰ شرح قصیدہ
 بروہ میں تحریر فرماتے ہیں ودر خارج صلی اللہ علیہ وسلم من الدنیا الا بعد ان
 اعلمہ اللہ تعالیٰ بهذا الامور الخمسة انتھی پھر وہی شغوانی اوی جمع النہایہ میں تحریر
 فرماتے ہیں وهذا الحصر یثانی ان بعض الاولیاء کشف واجیب بان هذا الحصر
 بالنسبة للعامة لا للخاصة وقد ورد ان الله تعالى لم يخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 من الدنیا حتی اطلعہ علی کل شیء انتھی۔ علامہ عینی نے عمدۃ القاری شرح
 بخاری جلد ۱۰ ۲۱۹ میں فرمایا جو قال القاضی لا مطلع لاحد فی علم شیء من هذه

الامور الخمسة لهذا الحديث . وقد نزل النبي صلى الله عليه وسلم قول من تعالوا وبعثنا
مفتاح الغيب بهذا الجنس قال فمن ادعى علم شئ منها عجز مسندنا الى رسول الله
صلى الله عليه وسلم كان كاذبا في دعواه انتهى . امام مناوي رحمه الله تعالى
روض النصير شرح جامع الصغير من تحرير زيات بن فاما قوله لا يعلمها الا
هو نفسه بانه لا يعلمها الصديق بل انه ومن ذاته الا هو لكن قد تعلم باعلام الله تعالى
فلان من يعلمها وقد وجدنا ذلك لغير واحد كما راينا جماعة علموا امتي يوتون
وعلموا ما في الاحكام حال المرة وقبله انتهى .

برخیہ ان روایات سے تسلیم اور عبارات سے طبع مستقیم کو اطمینان ہو گیا ہو گا کہ
معلوم خمسہ میں مفتاح الغیب کی تعلیم اولیاء کو بھی ممکن ہو اتنا ہی نہیں بعض کو بعض کا ان پانچ
میں سے اعلام و دفع میں بھی آیا ہو پھر ہی برگزیدہ کے واسطے تو اس کی تجویز میں کلام ہی کیا ہو
باختصاص جب ذکر قیام ساعت کے سوائے باقی چاروں کا لرح محفوظ میں مذکور ہونا بالاتفاق
مانا گیا ہو پھر لرح محفوظ آپ کے دفتر علمی کا ایک حرف ہو گیا آپ کو اس سے اطلاع دہو رہا ہے
تامل نہیں تو اور کیا ہو ۔ تاہم چونکہ علوہ صحیح اشارت اور صریح روایات سروسنت اور پیش
نظر ہوں تو اور کیا بیان بھی خالی از قایدہ نہیں ہو بناؤ علیہ ہر پانچ کا ثبوت جدا جدا درج
ذیل کیا جا رہا ہے ۔

اول یزید الفیث کا مطلب اگر یہ مانا گیا ہو کہ زمان و مکان و مقدار نزول کیئتہ
وکیفیتہ وکان کوئی جانتا نہیں تو تو مسلم ہو گا اسکا کوئی مدعی نہیں کہ ذاتا بخلاف خداوند پاک کے کوئی
جانتا ہو لہذا اگر یہ مراد ہی ہو کہ اللہ تعالیٰ کسی کو یہ علم بتا نہیں اور بتائے سے جانا جاتا نہیں
تو لہذا سابق انفا لا نسلم موجب یہ کہ ایک شئ احصیئہ فی امام مصبین میں

اس پر اور معلومات امام مصبین کو علم نبوی شامل بہتیرے فرشتوں کو معلوم ہو تو پھر نبی
ذیادہ اس کے علم سے کہیں محروم ابن جریر راہی تفسیر میں وما ننزلہ الا بقدر معلوم کے
بے حکم بن اسحاق سے نقل فرماتے ہیں بلغنا ان اللہ تعالیٰ یزول مع المطر اکثر من
مد ولدا بلیس وولدا آدم یحصون کل قطرة حیث تقع وما تنبت اشیاء ۔ اور
ابن عساکر تاریخ دمشق میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے
روایت کرتے ہیں ان جبرئیل حدثہ قال کل قطرة مطر تنزل من السماء موکل بها
ملک من الملائكة یضع ہا موضعہا انتھی ۔ شیخ عبدالحق وعلوی رحمہ اللہ تعالیٰ صراط
مستقیم شرح سفر السعادت میں تحریر فرماتے ہیں بالجمہل نبوی ہستی سیکر
ابو بابر بن عبد اللہ کہ یکی از مشاہیر صحابہ بود امر بر خاست وگفت یا رسول اللہ خدایا مرا بہت
احد در آب باذن خراب خواند شد بختم ابی بابر فرمود اللہم استنحق بقوم الباطلین وکفران
یفسد ثعلب مریدا بازارہ فاصطرت فاجتمعوا الی ابی لیا بتر فقالوا انھا لن تقلع
حتى تقوم عرنا فافتقد مریدک بازارک كما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نفعل فاستصلت السماء اشیاء ۔

اور اگر مضمون یہ ہو کہ خداوند پاک ہی نازل کرتا ہو اس کے استتعال میں کسی کے
ذریعہ اور وسیلہ سے کامیابی نہیں حاصل ہوتی تو محض بوالہوسی اور خام خیالی ہے
سیرۃ احمدیہ ص ۱۳۱ میں مواہب لدنیہ سے منقول ہو عن جملہ متہن عرفہ قال قدمت
مکہ وقریش فی قحط فقاتل منهم یقول اعتمد واللائ والعزخ وقاتل منهم
یقول اعتمد وامانات الثلاثة الاخوی فقال شیخ وسیم حسن الوجہ جید الروایۃ
انی توفی کون ای کیف نصر فون عن الحق فیکم باقیہ ابراہیم وصلاحہ لہم لعل قالوا

كانت عنيت اباطالب فقال ايها فقاموا باجمعهم وقتت معهم فذقت اباطالب
فخرج اليانرجل حسن الوجه عليه ازار قد اتشح به فقاموا اليه وقالوا يا اباطالب
الحظ الواري واجد به العيال فقم فاستسقى لنا فخرج ابوطالب ومعه غلام
كانه شمس وجنة اي ظلمة وحوله اغلطة فاخذ ابوطالب فالتصق ظهره
بالكمبة ولاذى طاف وباصبعه الغلام وما في السماء قطعة من سحاب
فاقبل من ههنا وههنا واخذ في اي كثر مطر والفجر الواري واخصب الناري
والباردي وفي ذلك يقول ابوطالب ما راح النبي عليه الصلوة والسلام وابيض يستقى
الغمام بوجهه ثم اليتامى عصمة الامم اخرج ابن عسكرا انتهى **منهاج الاجاب**
في معرفة الآل والاصحاب كمن من هو قد ذكر في المعنى في تفسير قوله المجيد
وكلامه المجيد اذا استسقى موسى لقومه انه روى ان اعراس الجاهل الى رسول الله صلى الله
عليه وسلم يشكو الجاهل به فقال يا رسول الله ما لنا بغير باط ولا صبي يصطحب وان شاء يقول

وقد شغلتم ام الصبي عن الطفل

من الجوع هو لا يميز الا لاجل

سوى الحنظل العامى والنسل

واين فرار الناس الا الى الرسل

ايتناك والعذراء تدمى لبنا لها

والقى بكفيه الفتى لاستكانته

ولا تشى مما ياكل الناس عندها

ليس لنا الا اليك فوارنا

فقام النبي صلى الله عليه وسلم وهو مجر دانه فصد المنبر فرفع رأسه الى السماء وبكى
حتى ابتلت لحيته فقال اللهم استقنا واغثنا اللهم استقنا واغثنا واغثنا غدا
منه قاطبا مؤثقا ورايا وابلا سائلا عاجلا غير رأت نافع اغصنا غيثا
مؤثقا ورايا ورايا وابلا سائلا عاجلا غير رأت نافع اغصنا غيثا

كلامه

باب الضرع وتنبت به الزرع وتحيى به البلاد وتقيت به العباد وتجله بلاغا
والباد وتحيى به الارض بعده وتما وكذا لك تخرجون قال والله ما رويده
الانفحة حتى لتفتت السماء بارادتها وابلغت باورادها فطر اسبع اقبل كانت
البرقة الثانية والنبي صلى الله عليه وسلم يخطب على المنبر فدخل الاعرابي وقال
يا رسول الله الفرق الغرق هلكت المواشي واخذت السيل انقضت البنين
واضيق النبي صلى الله عليه وسلم حتى بدت نواجره فقال اللهم على رؤوس الجبال
والآكام بطون الادرية وعلى منبت الزرع والاشجار فاجابت السماء فاحدقت
بالدينه كالأكليل فقال النبي صلى الله عليه وسلم لله وسراي طالب لو كان
جبالا لقت عيناه في من يشته قوله فقام على رضى الله تعالى عنه فقال يا
رسول الله اردت - بنحو

ثم اليتامى عصمة الامم

وهم عنده في نعمة وفواضل

وانا فقاتل دونهم وتناضل

وتذهل عن انبائنا وحلائل

وابيض يستقى الغمام بوجهه

يلوذ به الملاك من آل هاشم

كذبتم وبذبت الله يرفع احصا

ونسله حتى نصرع حولي

فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اجل انتهى مشكوة المصابيح
من هو من ابي الجوزاء قال فخط اهل المدينة قطاشا يدان شكوا الى عائشة
رضي الله تعالى عنها فقالت انظروا قبل النبي صلى الله عليه وسلم فاجعلوا
منه كوى الى السماء حتى لا يكون بينه وبين السماء سقفة فطر وامطرا حتى
تبت العشب وسمنت الابل حتى تفتت من التحم في عام الفتى رواه

الداری انتفی سید ہودی جواہر العقیدین میں اور ابن محمد کی صواعق المحرقہ
 میں اور محمد ابن مبارک منہاج الاحباب میں تحریر کرتے ہیں ان الحسن العسکری
 لما جلس بصر من رای قحط الناس قحطاً شدیداً فامر الخلیفة المعتد بن التوکل
 بالخروج للاستسقاء ثلثة ايام فخرجوا ولم یبقوا فخرج النضری ومعه راهب
 کما مدیده الی السماء هطلت فرفی الیوم الثاني کذا لک فشک بعض الجهلة وارقد
 بعضهم فشق ذلک علی الخلیفة فامر باحضار الحسن وقال امیرک امه جدک
 قبل ان یهلكوا فقال الحسن یخرجون غدا وازیل الشک انشاء الله تعالی وکلم
 الخلیفة فاطلاق اصحابه من السجن فاطلقهم فلما خرج النضاری للاستسقاء
 ودفع الی راهب یدیه مع النصارى غیمت السماء فامر الحسن بالقبض علی یدیه فاذا
 فی عظم آدمی فاحذره من یدیه وقال استسقی فرفع یدیه فزال الغیم وطلعت الشمس
 بیضاء فغضب الناس من ذلک فقال الخلیفة للحسن ما هذا بالیاء فقال هذا عظم نبی
 نبی ظفر به هذا الراهب من بعض قبور الانبیاء وما کشف عن عظم نبی
 تحت السماء الا هطلت بالمطر فامتصوا ذلک العظم فكان کما قال وذلالت الشبهة
 عن الناس فخرج الحسن الی داره واقام عزیزاً مکرماً وصلات الخلیفة فصل الیه
 انتهى مشکوة المصابیح میں ہر عن انس ان عمر بن الخطاب کان اذا قحطوا
 استسقی بالعباس بن عبد المطلب فقال اللهم انک انت ولس الیک ببیتنا فستینا
 وانا نتوسل الیک بعم نبینا فاستقنا قال فیسقون رواه البخاری انتفی ارشاد الساری
 شرح صحیح بخاری میں ہر قال ابو علی الحافظ اخبرنا ابو الفتح نصر بن الحسن الشیرازی
 قدم علینا بلنسیة عام اربعة وستین واربعمائة قال قحط المطر عندنا بمروند

بعض الاعوام فاستسقی الناس ما را فلم یبقوا فانی رجل صالح معروفاً بالصالح
 القاضی سمروند وقال لہ انی رايت رایا اعرضہ علیک قال وما هو قال اری ان تخرج
 یخرج الناس معک الی قبر الامام محمد بن اسمعیل البخاری وتستسقی عنده فعی
 الله ان یقینا فقال القاضی نعم ما را یت فخرج القاضی ومعہ الناس استسقی
 بہم وہی عند القبر وتشفعوا بصاحبہ فارسل الله تعالی السماء بقاء عظیم غریر
 اقام الناس من اجل یفوتک سبعة ايام او نحوها ولا یستطیع احد الوصول الی
 سمروند من كثرة المطر وغزارتہ وین سمروند خربتک ثلثة ايام انتهى مشکوة
 المصابیح میں ہر عن شیخ بن عبید قال ذکرا ہل الشام عند علی وقیل الغنم
 یا امیر المومنین قال لا انی سمعت رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا بدال
 یكونون بالشام وھم اربعون رجلاً کل مات رجل ابدل الله مکانہ رجلاً یسقی بہم
 النبیث وینتصر بہم علی الاعلاء ویصرف عن اھل الشام بہم العذاب ذہ احمد النخعي
 مذکورہ بالا روایات میں البرطاب کا تو سئل جناب سید الرسل سے اعرابی کی شکایت خود بدولت
 سے عرضی اللہ تعالیٰ عز کا تو سئل حضرت عباس سے اور اہل ہمدان کا تو سئل قبر بخاری سے تو
 دریافت ہوا ہو گا مگر مقنونی شریف دفتر دوم میں عاجبین اور ایک ہادیہ نشین کی
 حکایت بھی قابل غور ہو۔

در عبادت غرق چون عبادہ	زاد ہی بند در میان ہادیہ
ویدہ شان ہر زاہد خشک و قنار	عاجیان آنجا رسیدند از جلاو
از سیموم ہادیہ بود شش علاج	جای زاہد خشک بود او تر مزاج
و ان سلامت در میان آیتش	عاجیان حیران شدند از نورتش

در نماز استاده بدبرد و ریگ
گفته سرمست بر سبزه و گلست
یا که پایش بر حریر و حر است
ایستاده تازه روی اندر نماز
باجیب خورشفتن میگفت راز
پس بماند آن جماعت بایان
چون استغراق باز آمد فقیر
وید کایش میچکد از دست رو
پس پرسیدش که بهت از کجاست
گفت هر گاه بسکه خوابی میرسد
مشکل ما حل کن ای سلطان بن
و انام سری بماند اسرار ما
چشم را بشود سوئے آسمان
رزق جوئی راز بالا خور گرم
ای نموده تو مکان الاسلامان
در میان این مناجات بر خوش
همچو مشک از بار بارین گرفت
ایمی بارید چون مشک اشکها
یک مجاب در میان رو نمود

ریگ که نقش بخشد آب دینک
یا سواره بر براق و دوله است
یا سوم او را به از باد صبا است
با خضوع و با خشوع و با سباز
مانده بد استاده با فکر و راز
تا شود در ویش فایز از نماز
زان جماعت زنده در رشخه
جامه اش تر بود ز آنا و وضو
دست را بر داشت که سوی سهاست
یا گهی باشد اجابت گاه رو
تا به باشد حال تو ما را یقین
تا به بریم از میان زنا رما
که اجابت کن و عای حاجیان
تو ز بالا بر کشو و سستی درم
فی السمار رزق کم کرده عیان
زود پیدا شد چو میل آبکش
در گو و در غار ما سخن گرفت
حاجیان جله کشاده مشکها
هر چون مشک دهن را بر کشود

یک جماعت زن مجاب کار ما	می بریدند از میان زنا رما
قوم دیگر یقین در راز و یاد	زین عجب والله اعلم بار شاد
قوم دیگر ناپذیر از ترش و خام	ما قصان سریدی تم الکلام

شما فی يعلم ما فی الاحام بیان می بدست را گره کہا جا تا هر که بلا اعلام الهی کسی کو
جنین کی کیفیت معلوم نمین جو تو مسلم گراس سے مانی الاحام کا اللہ پاک کے اعلام سے
جاننا خلقی نمین ہو تا پس کافی جو اس بار دین ملاحظہ گذشتہ علامت کا اور محتاج
بیان نمین کہ فیضان ہجو علوم کا اس عبارت میں کی جماعت پر بذریعہ ذات باریکات
نبوی علیہ الصلوٰۃ والتیات ہی جو پھر علم نبوی میں تر و دو کیوں کیا جاوے صاحب
کتاب الابرار ص ۵۸ این اپنے شیخ عارف عبد العزیز قدس سرہ سے ایک تقریر دینا
کی ضمن میں یون قلمبذ کرتے ہیں قلت للشیخ رضی اللہ عنہ فان علم الظاہ
من المحدثین وغیرہم اختلافوا فی النبی صلی اللہ علیہ وسلم هل کان یعلم الخس
المذکورات فی قوله تعالیٰ ان الله عنده علم الساعة الآیۃ فقال کیف یخفی امر
الخس علیہ صلی اللہ علیہ وسلم والواحد من اهل التصوف من امته الشریفیتۃ
لا ینکر التصوف الا بمعرفۃ هذه الخس انتھی۔ باخصوص جب روایات ذیل بھی
مؤید مقصود موجود ہوں تو خیالات اپنا ازمان سرے سے مردود ہے

امام قسطلانی مواہب اللدنیہ میں اور مولانا کریم علی سیرۃ الاحمدیہ
میں نقل کرتے ہیں عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال حدثتني ام الفضل قالت
مررت بالنبي صلی اللہ علیہ وسلم فقال انك حامل بغلام فاذا اولدته فاتیقنی به
قالت یا رسول الله انی لی ذلک وقد تحالفت قریش ان لا یأتوا النساء قال هو

ما أخبرتك قالت قلنا ولدت أمية فاذن في أذن اليمنى وأقام في اليسرى والمها
من ريقه وسماه عبدا لله وقال اذهبي يا بني الخلفاء فأخبرت العباس فأتاه فذكر
له فقال هو ما أخبرتها هذا أبو الخلفاء حتى يكون منهم الصفاح حتى يكون منهم
المهدي رواه الخطيب والوفيعم انتهى - به علم ما في الارحام کے باب میں صرف حالت
حمل کی ہی نظیر نہیں ہو بلکہ سفاح اور مهدی کی نسبت قبل از حمل کی بھی تعبیر ہے پھر علامہ
روایتیں ملاحظہ فرما کر اطمینان حاصل کر لیجئے ۔

خطیب تبریزی مشکوٰۃ المصابیح میں نقل کرتے ہیں ^{۱۳۲} وعن أم الفضل بنت
الحارث أنها دخلت على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله اتني
رايت حلما سنكوا لليلة قال وما هو قالت انه شديد نال وما هو قالت رايت كما
قطعة من جسدك قطعت ووضع في حجرى فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
رايت خيرا قلنا فاطمة انشاء الله غلاما يكون في حجرك فولدت فاطمة الحسين
فكان في حجرى كما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الحديث رواه البيهقي
في دلائل النبوة انتهى ۔

یہاں پر وہ نقل کیا کہ وہ غیر عبارت کتاب الاربریز ^{۱۳۵} سے ہو جا رہا ہے جو فرمایا ہے
وسألته رضي الله تعالى عنه عن قوله تعالى وما يكون لنا ان نعبد فيها الا انشاء
ربنا ما هذا الاستثناء من شعيب عليه السلام فان الاستثناء يقتضى لشك
وعدم الثبوت على الحالة التي هو عليها فقال الاستثناء محض رجوع الى الله تعالى
وذلك هو محض الايمان لان اهل الفتح والاستيلاء الوسل عليهم السلام يشاهدون
فعل الله فيهم وانه لا حول لهم ولا قوة وان الفعل الذي يظهر على ذواتهم انما هو

ان الله تعالى فاذا استثنى صاحب هذا الحالة فقد عرق في بحر العرفان واتي
ما على رجب الايمان انتهى ۔

پھر منکرین کو یہ طور نا پسند ہونے کی جہت سے اگر منظور نہیں تو بعض نے کہا کہ روایات
کتاب مستندہ میں نظر سے دور نہیں ۔ علامہ ابن حجر علی نے صواعق المحرقة میں پھر
محمد بن مبارک نے منہاج الاحباب میں ضمن قصہ کج فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا
میں تسائی سے دھمکے بول یہ بیان کئے ہیں کہ جناب رسالت مآب نے یہ دو مصداق
قرآن السعیدین یا بقول امیر مضمون مرج البحرین یہ قطرات مآثر کج کہ فرمایا اللہم بارک فیہما
و بارک لہما فی سلمہما و فی روایۃ فی شملہما و فی روایۃ فی شملہما اقلک و مصحف فان صحیفۃ الشبل
وللأسد فیکون ذالک کشفنا و اطلعا منہ صلی اللہ علیہ وسلم علی انها تامل الحسنین
فاطلق علیہما شبلین و ہما کذا ذالک رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین انتهى ۔

علامہ شیخ حسین بن محمد ابن حسن الدیار بکری رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی تاریخ
النجاش فی ذکر النفس النجاشیہ میں انہیں تصریح فرماتے ہیں ^{۱۳۶} وقد فتح و ہم
آخر الوفاء قد وما علیہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان قد وہم فی نصف المحرم سنة
احدی عشرة فی مابقی رجل فتزلوا دار الاصفیاء فخرجوا الى رسول الله صلى الله
عليه وسلم مقربين بالاسلام وقد كانوا اياما معاذين جبل وقال رجل منهم يقال
لمزاره بن عمر بن رسول الله اني وائت في سفري هذا عجا قال ما رايت قال رايت انك
رايت انك انما ولدت جديا اسفع احوى فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هل
تکت مصرة على حمل قال نعم قال فانها ولدت غلاما و هو ابنك قال يا رسول الله
فانما بالاسفع احوى قال ان منى قد نامنه فقال هل بك من برص تکتبه

قال والذي بعثك بالحق نبيا ما علم به احد الا اطلع غيرة عليه انتهى - يعني بزرگوار
 کے علم مافی الارحام کا نمونہ تھا اگر مزاج کسل اور ناچاق نہ ہو اور طبیعت بدستور ہو چھ مضامین
 کے اصناف کی مشتاق ہو تو ساتھ ہی صحابہ کے علم مافی الارحام کا بھی اولاد ایک شہ حوالہ بیان
 ہو چھ ثانیہ کا بن شام کا ذکر اور اوپا کر ارام کے اظہار شان ہو

شیخ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تاریخ الخلفاء میں ارقام فرماتے
 ہیں و نحن عانتہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان ابابکر فضلہا جدا وعشرین وسقاس
 ماله بالغایة فلما حضرہ الوفاة قال یا بنیت و اللہ ما من الناس احد احب الی غنی
 منک ولا احر علی فقرا بعدی منک وانی کنت نخلتک جدا وعشرین وسقا
 فلوکنت جدا بعدی و احترمہ کان لک و انما هو الیوم مال وارث و انما هو احوالک
 و اخذاک فاقسمہ علی کتاب اللہ فقالت یا ابی و اللہ لو کان کذا و کذا لتركته انما
 ہی اسماء فمن الاخری فقال زید بن بنت خارجة او نہا جاریة رواہ مالک و فی
 رواية قال ذات بطن ابنة خارجة قد اتقی فی روعی النجا جاریة فاستوص بها
 اخیر فولدت ام کلثوم رواہ ابن سعد انتھ - ترجمہ انسا ظرن ۳۵ میں ہے
 فزوجها طلحة بن عبد اللہ انتھ - سہان اللہ صدیق اکبر تر افضل الناس بعد
 الانبیاء تھے نبی کریم کے فیضان سے ایک نوجوان صحابی کا مال قابل غور و خیال ہے
 وہ بھی سن لینا خالی از ثواب نہیں ہے

امام کمال الدین و میری رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب حیاۃ الکبیر ان میں جو
 بیان کر رہے ہیں وعن ابن ابی لہیعۃ عن ابی الاسود عن عترۃ قال لقی رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم جللا من اهل البیت و هو متوجہ الی بند لقیہ بالروح و قال لہ القوم

الناس فلم یجید واعند خیرہ فقالوا لہ سلم علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 قال انکم رسول اللہ فقالوا نعم فجاہ وسلم علیہ ثم قال انکنت رسول اللہ فلخبر فی
 مافی بطن ناتیق هذا فقال لہ سلم بن سلام بن دقش و کان غلاما حداثا لا یستل
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و قبل علی فانما انخبرک عن ذلک تزوت علیہا
 و من جہانہا سخلت منک فقال رسول اللہ صلی اللہ وسلم من فحشت الرجل شمر
 ارض عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم یحکم بکلمة واحدة حتی قتلوا
 استقبلہم المسلمون بالروح و یمنون فم قال سلم یا رسول اللہ مالذی یبیتک
 و اللہ ان رانا الاعیانہ وصلحنا کالبدن العتقۃ فخر فہا فقال رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم ان لكل قوم فاسۃ و انما یعرفہا الاشرار رواہ الحاكم فی المستدرک و قال
 هذا صلیح مرسل و حکاہ ابن ہشام فی سیرتہ انتھ

عبد عارف جامی قدس سرہ السامی سلسلۃ الذهب ۲۲۵ میں تحریر فرمایا ہیں

گشت پر باد مفسد سے رابوق	برو نفس نفیر و عیب و قی
شد پے میل خویش کھل جوی	گرد و صحر و دشت در گاہ پوی
اشترے یافت ناگہان مادہ	بہر مقصود و خویش کا مادہ
خواست با او شود بزدلی جنت	شتر از کار سر کشید و نعت
چون میر شد تنائیش	بست چوبی بعرض پر پائیش
با بران جانہاد و پیش خزید	مردہ رنگیش با پنجہ خواست رسید
شاخ سبز درخت بنمودش	روبان کرد عوسہ بر بودش
بود در کار خود بدان تلبیس	شد مصور بر پیش ارد و تبیس

گفت کای بایر چه کار است این	مایه صد هزار عار است این
هر که بیند از شریف و وضع	از تو این صورت در یک است
پیش از آن کاندان زند طبع	بر من از جهل میکند لعنت
بخدا تا من از عفت او وجود	زادم و آدمی شدم برود
هرگز این صبله و رولم ز خلید	وین قباحت بجا طرم ز نشید
خود زنی در چنین مکان گام	من بقلین آن شوم بد نام

تسلیمیه غالباً عادات شریفه نبویه یه تعین که غیر مذهب کارروائی کے بیان سے
 آپ کو اکثر چشم پوشی منظور اور کسی کے انہار عیسے اغراض پسند ہوتا تھا چنانچہ علامت
 میں اسکی طرف ایامی ہوا البتہ کسی موقع پر مناسب وقت معلوم ہوتا تو کچھ رخصت و اشارہ سے
 ارشاد فرما دیا کرتے تھے حمزہ بن حسن اصفہانی کتاب افضل میں تحریر فرماتے
 ہیں حضرت خوات ابن جبیر سوق عکاظ میں جو عمارۃ قد غرخت انھا لھا اللبیب
 ففتح خیامہا فنظر الیہ وجعلہ فی احدی یدیہا ثرۃ فتح آخر ونظر الیہ وجعلہ
 فی یدیہا الاخری فلما اشغل یدیہا بہا ماریع رجلیہا و اقبل علی عملہ وہی لا تقدر
 ان تدانہ فحفظ المانی الضیین فلما قضی شغلہ قام عنہا فقالت لہ لاسیت فصر
 بہا المثل اشغل من ذات الضیین و اظلم من خوات قال ابو عمرو ابن عبد البر
 فی الاستیعاب فی هذا القصة یقول خوات - فشدت علی الضیین کفی
 ضیقہ واجعلہا والفتک من فتلاقی - قال الرضا فی اقتباس الانوار
 وذكر حمزہ ابن شنیبہ فی کتاب اخبار المذنبین ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 راہی فی بعض غزواتہ خوات مع نسوة یحدثن عنہن اراک عبد الظہار قتال

رسول الله مالك باعده الله قال القس طلع البعير وقد عرف رسول الله صلى الله عليه وسلم انه لا بعير له ولا ذاقه فقال له صلى الله عليه وسلم اما ترك بعيرك شرابه
 فاستخيا خوات وجعل رسول الله صلى الله عليه وسلم يكره ذلك عليه
 ما يحاله انتهى

علامت میں سلمہ سے اعراض کرنے کی جہت ہی تھی کہ اسنے واقعی حالت میں
 اور ان میں کہنالی اور آپ کو سمجھون و شبانہ اور اور غیر مذهب دستور میں سکوت پسند
 انہا سے زمانہ کہیں اسے آپ کی لاعلمی پر محمول نہ کر دیتے ہیں بیان واقعہ میں سلمہ
 کی رائے صاحب تھی فقرہ مہ فحشبت الرجل سلمہ کے کہے کا مصدق ہے و الحمد للہ
 علی ذلك - یہ تو پھر بھی ایک صحابی (نوجوان گروہی ہی) کے علم مافی الارحام کے نسبت
 ظاہر تھا آپ کی اسے اولیائے کرام کا کچھ ذرا سا تذکرہ حیرت خیز شاہدہ کیے اور
 اس میں بھی ایک جنین کا تعجب انگیز طرز ماجرا ملاحظہ فرمائیے جو ہنوز شکم ماور سے بروز
 ہی کر چکا تھا پھر ظاہری تحصیل مناصب طویل تو کہاں تھی ایسے نے استقامت و خدا
 کی کیا ہی داد دی ہو - و ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء والله ذو الفضل العظيم
 علامہ شیخ محمد بن یحییٰ توافی جنس علی رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب قلام البحار
 میں تحریر فرماتے ہیں قال الشيخ تقي الدين محمد الواعظ البتاني في سبب مولد
 علي بن مسافر قال كان والده مسافرا بن اسمعيل قد دخل الغاية ومكث بها
 أربعين سنة فرأه راى في المنام قائلا يقول له يا مسافر اخرج وجامع زوجتك
 فانك ولله تعالى يكون تدكوة في المشرق والمغرب فخرج واتي زوجته فقالت
 لا حتى تصعد هذا المنارة وتنادي يا اهل هذه البلدة انما مسافر قد مت وقد

امرت ان اعلا فرسی فمن علی فربہ اناہ ولی قال فولدت لاجلہ ثلثاً ثلثاً ثلثاً
عشر ولیداً فلما حملت بہ اسمہ را الشیخ مسلمہ والشیخ عقیل علی الدقہ وہی تنقر
فقال الشیخ مسلمہ للشیخ عقیل انظر الذی انظر قال وما هو قال نور ساطع علی
من جوف ہذا المرأة الی السماء فقال عقیل ہذا ولدنا عدی تعالی حتی نسلم
علیہ فجاؤا الیہ وقالوا السلام علیک یا عدی السلام علیک یا ولی اللہ ثم
سنا حواشع سنین وجاؤا فرأوہ یلعب مع الصبیان ویبکی ویقول انا عدی
بن مسافر فطلبوہ وسلموا علیہ مرة فزہد علیہم ثلث مرات فقالوا لہ یرد علینا ثلث
مرات فقال لانکم مسلمة علی وانا فی بطن امی مرتین ولولا حیاتی من عیسی بن
مریم علیہ السلام لوردت علیکم من بطن امی مرتین انتھی

حضرت سید علی ہمدانی قدس سرہ الصمدی کا معاملہ کا شہیر میں ایک جہ کی
کے ساتھ اور رنگ بتانا گائی کے شکم میں اوس کے بچے کا پھر بعد از پنج مکان بچے کو اور
آپ کے فرمودہ کے موجب ہونے کی برکت سے اضلاع کا شہیر میں اسلام کے شیوع اور
دین حق کے سطوع کا ذکر رسالہ اسرار میں قابل مطالعہ ہوا مافوق اطالت کلام
مافوق اسٹے حالت حمل میں علم مافی الارحام کی مسبوقة الذکر ایک ہی نظیر پیش کی اب
بحث کا انتہام قبل از حمل علم مافی الارحام پر ہو

ثمرۃ الاوراق میں ایک حکایت کسیدہ طبل سے ذکر کی ہو چکا خلاصہ ابن
حجر اپنے فتاویٰ حدیثیہ کے مشہور یوں تحریر کرتے ہیں حتی الکجری ان ہند
ام معاویۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہما دخل علیہا وہی فی خیمتہا ثامۃ مجلۃ بشعرھا
صدیق لزوجہا الظنۃ قدیم من السفر فاحست بروقتہا فقال انا فلا ظننت

و روجک قدیم وخرج فراء اهل الحی فلم يشکوا اندر فی ہا لہا نام لزوجہا بلنہ الخیر
وہم علی قتلہا فمنعہ ابوہا حتی کادحیاہا ان یقتلوا فاصطلموا علی ان یمضوا
ما من الشام لخبیر ہم بختہ مکان ثم دخل علیہا ابوہا قال یا بنتی ان کان حقاً
ما یقولون قد عینی استر عینی وعیبک بالسیف وبقائل القوم ثلثاً فمضی الی
الکاهن فیضضوا ویضضک وانکت بروقتہ من الی الکاهن فخلعت لہا کدہ
انما برقت فخرج البخیج الی الشام فلما قریبوا من الکاهن اضطربت ہندہ وفتیرت
فقال لہا ابوہا ما شانک الیس قد حذرک الفصیحۃ الکاهن فقال لہا
ما انا الا بریۃ وما جزعنا الا انا فمضی الی بشر مثلنا وقد یغلط ویوق علیہ
فان قال زنت فتبت للمعرۃ فینا وصدقہ جمیع العرب یقال لہا حقاً ما قلت
فقال لہم یمن مضی الی بشر مثلنا قد یصیب وقد یغفل لیکن نضار لہ خباء
حتى یختبرہ وعلہ مساعدہ علی فذلک وجعلوا لہ قحۃ فی ذکر مہر وریبطوہ
بشعرۃ فلما دخلوا علیہ قالوا لہ ان امراً ہذا قد اقمت بننا فاجبرنا عن صدق
ذلک اولکذب فقال ابوہا انا احبنا لک خباء ما ہو فقال خباء قرعۃ فی کمرۃ
فاتوہ بہا فلس علی ظہرہا فقال ہندہ لیست بزانیۃ وستملا ملکاً اسمہ
سعاد ید فکبر القوم وخرجوا عنہ وخرجوا فاخذ بعلہا بید ہا رجاء ان یکون
الولد منہ فشرکت یدہا منہ وقالت والله لا تقر ببنی ابد ولا ترانی ابد وقال
ابوہا واہلہا والله ما رأیتہا ابد ولمنعوہا بالسیف فخطبہا ابوسفیان و
عبداللہ بن جلدعان فعرض علیہا ابوہا فقال اما ابوسفیان فصعلوک
لکنہ یحب واما عبداللہ فحسن الصورت لکنہ لا یحب انکحی اباسفیان فوالک

منه معاویه رضی الله تعالی عنه وکنع عبدالله غیهما فولدت له ولدا فطاف
 به یوم ما غلبت جملا و شاة فقال له یا ابت هذه ابنة هذا ارا دات الشاة بنت
 البعیر فقال له فی الحال بغمة المرأة هذه التي قالت انی لا انجب وبهذا
 الحکاية تعلم ان ما من من ان اللغیبات لا تعلم الا حیلته ولا یعرف تفصیلاتها
 انما هو یأ عتبار اکثر الاحوال واما فی بعضها فتعلم تفصیلا لکن الصواب ان یكون
 من علوم الانبیاء التي حفظت و عدت ولم یبدل انتهی

میرا انا جلال الدین رومی شغوی معنوی میں ارشاد فرماتے ہیں۔

آن سنیدی داستان بازیغ	که ز حال بواجسن از پیش دید
روزی آن سلطان تقوی میگذاشت	بامیدان جانب صحرا و دشت
بوی خوش آمد و اورانا گهسان	در سواری ز حد خارقان
پس در اینجا ناله مشتاق کرد	بوی را از باو استنشق کرد
بوی خوش را عاشقان می شنید	جان او را با و باده می چشید
چون در و آناه مستی شد پدید	یک مرید او را در اندم در رسید
پس بر سیدش که این احوال خوش	که برون است از عجب پیچ و تش
گاه سرخ گاه زرد که سفید	میشود و ریت چه حالت شود
گفت بوی بواجب آمد بس	همچنان که مرغی را از بین
که محمد گفت بروست چسب	از زمین می آید م بوسه خدا
از او پس و از قرن بوی عجب	مرغی راست کرد و در طرب
پیرین در مصر بن یک در مصر	پر شده کنعان ز بوی آن فیض

اغت دین سو بوی باری میرسد	کا ندرین دو شهر باری میرسد
بعد چندین سال می زانم ششی	میزند بر آسمان خرسب
چیت ناش گفت با شکر بوسن	حلیه اش و گفت ابرو و دوقن
قد او درنگ او و شکل او	یک بیک و گفت از گیسو و رو
که حسن باشد مرید اتم	در سن گیر و پیر صبا ج از ترتم
رویش از گز ارض گلگان بود	از سن او اندر مقام اقزون بود
بر نو شند آزمان تاریخ را	از کباب راستند آن میخ را
چون رسید نوقت و آن تاریخ راست	زان زمین آناه پیداکشت خاک
همچنان آمد که او فرمود و بود	بوسن از مردمان آرا شد و
هر صبا می تیز رفتی بس و شور	بر سر گوش نشستی یا حضور
آمال شخ پیشش آمدی	تا که بی گفتی شکاش حل شد
ملک کی روزی بیامد با سواد	گور تا لطف تو پرشید و پرود
توس بر تو بر بها چون لم	قبه دیده شد جانش بنم
با گش آمد از خطیره شخ حی	یا انا و عوک کی قسمی لے
مال او زان روز شد خوب پدید	آن عجب را که اول می شنید
لوح محفوظ است پیش او لیا	از چه محفوظ است محفوظ از خطا
نی بخرم ست در ملت و تحوا	دی حق و الله اعلم بالصواب

شمال و صاند ری نفس ماز انکسب عند الایة او بر بوضات ثبوت کر
 پیوسته چکا که بهر امور است که کالین ملک بھی جاسته بین ملاحظه بر علامت بین

قرآن من عسکری کا خدا ازل الشک پر حضور پر نور کی نسبت یہ گمان لای علی کیا کر چو کر
ایک بڑا شبہ نا آجاتا ہر لہذا اس بار میں بھی کس قدر تحقیق ضرور ہو
مشکوٰۃ المصابیح میں ہر وعن ابی قتادہ قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فقال انکم تسیرون عشیتکم ولیلتکم وتأتون الماء انشاء اللہ عند الحدیث
رواہ مسلم وعن سہیل بن الحنفیۃ انہم ساروا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یوم حنین فاطہوا السیر حتی کان عشیۃ فجاء فارس فقال یا رسول اللہ انی
طلعت علی جبل کذا وکذا فانا ہوا بن علی بکرۃ ابہم بطعنہم ونعمہم اجتمعوا الی
حنین فقتلہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال تلک غنیمۃ المسلمین غدا
انشاء اللہ تعالیٰ الحدیث رواہ ابو داؤد ابن ماجہ الحدیث میں کے استثناء باوجود کہ کتاب
میں اسکا جواب دیا گیا ہو شاید کسی کو تر وین ڈالے اس جیسے اسی کتاب کے ایک
اور بھی حدیث دیکھے جس میں کوئی تردد کا موجب نہیں ہو وعن سہیل بن سعد ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم خیبر لا عطین هذه الروایۃ غدا رجلا یفتح
اللہ علی یدیر یجہد اللہ ورسولہ وحبہ اللہ ورسولہ فلما أصبح الناس غدا علی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلام یرجون ان یعطاہا فقال ابن علی بن ابی طالب
قالوا ہو یا رسول اللہ یشکی عینہ قال فارسلوا الیہ فانی بہ فیصق رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فی عینہ فہرأحق کان لہ یکن بہ دج فاعطاه الروایۃ الحدیث متفق علیہ انھ
بر خلاف اسکے منکرین اسی کتاب کے یہ حدیث پائیں پیش کرتے ہیں وعن الربیع
بنت معوذ ابن عفرۃ قالت جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فدخل حین نبی
علی فجلس علی فراشی فجلسک منی فجعلت جویرات یضربن بالدف ویبدرن من

من آجانی یوم بدر اذ قالت احذر من وفینا بنی یعلم صلی اللہ علیہ وسلم فقال دعی هذا
الہ بالذی کنت تقولین رواہ البخاری انتہی فی تحقیق مخالفین کے مستحکات
منکرین کے استدلالات میں البتہ حدیث پر اس پر گنا جاتا ہو جو انکی بنائی حیالات کذا فی
اصل پر یہ کہا جائے تو بھی نارست نہیں ہو۔ کیونکہ وجہ اسکی شارحین پائین کے کلام
سے باوی النظر میں مربوط اور مضبوط معلوم ہوتی ہے
مفاتیح شرح مصابیح میں ہر وهذا الکراہۃ علیہ الصلوۃ والسلام نسبت
علم الغیب الیہ مطلقا لانه لا یعلم کذا لک الا اللہ وانما یعلم الرسول من الغیب ما اخبر
اللہ تعالیٰ او لکراہۃ ان یدکر فی اثناء ضرب الدف وانشاء مرثیۃ القتل لعلو منصب
عن ذالک صلی اللہ علیہ وسلم انتہی۔ علامہ ظہری بھی شرح مصابیح میں
اسی کے یہ کلام میں اور بھی عبارت یہ ہو وعلتہ نصیہ علیہ الصلوۃ والسلام تلک الجائزۃ
عن التکلم بقولہا وفینا رسول اللہ یعلم ما فی غدا لہ علیہ الصلوۃ والسلام کرہ
ان یقول احدا لہ علیہ الصلوۃ والسلام یعلم الغیب مطلقا لان الغیب لا یعلم
الا اللہ بل یجب ان یقال یعلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الغیب ما اخبرہ
اللہ تعالیٰ بہ ویحتمل ان یکون کراہۃ ذالک الکلام ان وصفہ علیہ الصلوۃ والسلام
فی اثناء ضرب الدف فی اثناء مرثیۃ اولئک القوم المتولین کا یلیق منصب علیہ الصلوۃ والسلام
بل ہوا جل واشرف من ان یدکر ہذہ العبارة فی اثناء ضرب الدف انتہی
علی قاری بھی اسی طور سے مرتبہ المفاتیح میں تحریر فرماتے ہیں وانما منع القائلۃ
بقولہا وفینا بنی الخ لکراہۃ نسبت علم الغیب الیہ لانه لا یعلم الغیب الا اللہ وانما یعلم
الرسول من الغیب ما علمہ او لکراہۃ ان یدکر فی اثناء ضرب الدف وانشاء مرثیۃ القتل

لصلو منصبه عن ذلك التخلي - ان تيمون شارحون في منع كي ورو غلطين بجاين
 سے مخالفین نے علت اولی کو جو سقیم ہو کر فی خواہش نفس سے پسند کر لی اور اہل حق نے
 توجہ ثانی کو اختیار کی ہوں دونوں میں کون ہوگا کہ طہیم ہو اور کون برسرہ مستقیم رہا
 اندازہ اصل حقیقت دریافت ہوئے بغیر گوشت شکل ہو لہذا احادیث پائین کو نظر ثانی کے
 ویکسار ضرور لعل اللہ محدث بعد ذلك امر ۛ

مشکوٰۃ المصابیح میں ہے وعن انس قال کنا مع عمر بن مکتہ والمدینۃ فمنا
 الجلال وکنت رجلا جدید البصر فرأیتہ ولیس احد یزعج امرأه غیری فجعلت
 اقول لعمرا تراه فجعل لا یواہ قال یقول عمر سأراه وانما استلق علی فراشی فواشاء
 یحدثنا عن اهل بدہ قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یسیر بالمصارع اهل
 بدہ بالامس یقول هذا مصرع فلان غدا انشاء اللہ وهذا مصرع فلان غدا انشاء اللہ
 قال والذي بئسہ بالحق ما اخطؤ الخدر والقی حدیثا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 الحدیث رواہ مسلم وعنه قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شارحین بلغنا
 اقبال ابی سعیدان رقام سعد بن عبادۃ فقال یا رسول اللہ والذي فی نفسي بید لو
 امرتہ ان یخضها لاختضنا ولو امرتہ ان یضربا کیا دہالی برك الغدا لفعلتا
 قال فمد برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الناس فانطلقوا حتی تزلوا ابدان قتال رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم هذا مصرع فلان ویضع یدہ علی الارض ہمسا وہمسا قال
 فاما ط احدہم عن موضع ید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ مسلم انھی ید
 حاصل یہ کہ غزوہ بدر میں ہذا مصرع فلان غدا انشاء اللہ اور ہذا مصرع فلان غدا
 تھا جسکی نسبت عمر کی خبر ہو کہ والذي بئسہ بالحق ما اخطؤ الخدر والقی حدیثا رسول اللہ

واللہ علیہ وسلم اور انس کی اشیو کہ فاما ط احدہم عن موضع ید رسول اللہ
 ۛ وسلم جب اتنا ہن رسا اور فکرا صائب قبول کر لیا تو اب غور کیے کہ کہیں جنکی
 بہت بیضر بن نہیں بن من قتل من ابائی یوم بدر کیا گیا جو بدر کے کشتوں کا ذکر
 میں اور وہ کہتی تھیں جب ہذا مصرع فلان غدا کا موقع آگیا تو بلجی اسی قرینہ کے
 باب اور ہر لڑکی نے اس مضمون کو سوزون کر کے وہی نہی بیعلم مانی غدا کہہ دیا
 یہ خیال روکا ہو کہ اقبال اول کو سلم نامک اس معصومہ پر جو محاکات امراتہ کی کر رہی ہو
 یہ تصویر ایسی بارو گیر کیسی پیرا خال ثانی ہی تعیین ہو ۛ
 ۛ عمرہ الخافین مولوی عبدالحی امام آف مسجد مولین بہان پرفضرة الیمیم
 بن عبدالربیان عبارت رفقاء ترمیم فرماتے ہیں اقول الاحتمال الاخیر یدہ مانی بئس
 الحاکم عن انس فخرجت جوار من بنی النجار وہن یقلن -

ۛ بن جوار من بنی النجار ۛ یا حدیثا احدہم عن موضع ید رسول اللہ ۛ
 لاندہ ہنا ذکر النبی صلعم فی انشاء ضرب الدف فلو کان محظور المنع ہمنا ایضا لکن
 والجواب عن ہذا ما قال بعض الافاضل المشار الیہ فی الفضیلۃ بالانامیل
 ان المذكور فی الاحتمال الاخیر حرف الواو فی قولہم لکن امرتہ ان یدکر فی انشاء ضرب الدف
 وانشاء مرثیۃ القتلی وحرث الواو یكون الجمع المطلق كما مر ج بدان الحاجب فی بحث العطف
 والجمع یحرف الجمع کا الجمع بلفظ الجمع صحیح بہ الغفور تحت قول المصنف ما یقوم مقامہا
 الجمع والفا التانیث فیکون مرثیۃ المنع فی الاحتمال الاخیر مجموع الاصول ذکریہ المرسلین
 فی انشاء ضرب الدف وانشاء مرثیۃ القتلی نفی روایت الحاکم وان وجہ الامرا الاول اعنی ضرب
 الدف فقط لکن جزء العلة لا یثبت بالحکم التام صحیح بدی الصامی فی بحث الاسباب لعل

فقد الممنوع في رتبة الحاكم لعدم العلة السابقة ذكره غيره الخالفين مما لا يعيبه ولا يثبت عليه
واقول لو كان مدار المنع على مرسوم الخالفين لعينده لم يسكت النبي صلى الله عليه وسلم

وسلم ايضا عن المنع والاكثار على احسان بن ثابت الا نصاري رضي الله تعالى عنه في
 ما قال في حجة قصيدة ذكر الزرقاني في ٢٢٩ من الجلد السابع من شرح المواهب

مبنى ربي على الارض على الناس حوله	وتتلوا كتاب الله في كل مشهد
فان قال في يوم مقالة غائب	فقد صليت في خضرة اليوم اعد

وعلايج الاختلاج المذكورة في من الجلد الثالث منه حيث قال ذكر ابن اسحق انه
 لما انضم المشركون لحق مالك بن ابي طالب فلما جاء النبي صلى الله عليه وسلم وقد
 هوازن سالهم عنه فقالوا هو مع ثقيف فقال اخبروه انه ان اتاني مسل اودت
 اليه اهلكه وماله واعطيت مائة من الابل فاتا مالك بذلك فركب مستحقيا فادركه
 صلى الله عليه وسلم بالجرانسة او بكفة فزعه عليه اهلكه وماله وعطاء المائة واسلم و
 حسن اسلامه وقال حين اسلم هذا الشعر

ما ان راشت ولا سمعت بمثل	في الناس كلمهم بمثل محمد
اوتي واعطى للجرير اذا اجتدته	يومئ تشايخرك عما في غده
واذا اكتبته عودت انيابها	بالسهم يري وضرب كل مهند
لنكانه ليث على اشبال الجور	وسط الهبان جاذبة في مرصد

فاستعمل صلى الله عليه وسلم على من اسلم من قومه انتهى - فلو كانت عامة الامامة
 اذ ذاك على راس العلامة لاستعمله على الصلوة والسلام هذا فالبرق
 الساطع المحرق لعماد الجبال والسيف القاطع لعرق دام العصال كلام سوار بن قار

محمد

له يدخل في الاسلام الا بعد القتال في

فاشهد ان الله لا رب غيره

وانك مأمون على كل غائب

سابق فيما ياتي بتايد الله تعالى وحين توفيقه فقط
 به تام فزه ويركض برطف ركضه كجس على قاري كل كتاب بغير مخالفين كزوه
 لست بدين او بخين كي زين الحكم شرح عين العلم جلد اثنى عشر من ملاحظه كجس
 على قاري مخالفين كي كهان تلك ياركي كرتي من جود راسي من ولا يجوز حينئذ و
 هو كون المتغنى به قد اناضرب باليد والذات الخ وما يؤيد ما قد صالنا في البخاري
 ما دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم بيت الربيع بنت معوذ وعندها جوار يقين
 سمع احدها من تقول فينا نبي يعلم ما في عند فقال عليه السلام وعي هذا وقولي
 ما كنت تقولين **وهذه شهادة بالنبوة** فزجرها ورمها الى الغناء

الذي هو لولان هذا جرح محض فلا يقرب بصورة اللهو نالفا علون للجمع بينهما
 وصدق عليهم قوله سبحانه وآخرون اعترفوا بذنوبهم خلطوا عموما لخالطوا وآخر
 سياتي الله ان يتوب عليهم انتهى

فان قيل قد وقع في حديث ابن ماجه زيادة لا يعلم ما في غلب الا الله وهذه الزيادة ثبوت
 الوجه في الجواب بان الحديث المذكور رواه البخاري وابوداود والترمذي من طريق
 شرح الفضل ويقال الحافظ ابن حجر العسقلاني في ترجمة ثقة ثبت عابد انتهى -
 حديث ابن ماجه مروى من طريق حماد بن سلمة بن دينار وهو ان كان ثقة لكن له اثار
 فان البخاري لا يروى عنه ومسلم في صحيحه وان روى عنه في الشواهد لكن لا يروى
 في الاصول الا انه روى عن ثابت وهو ما يروى عن ثابت قال الذهبي في ميزان

الاعتدال في ترجمة وكان ثقة له او هام انتهى - وقال الحافظ العسقلاني ثقة ما
اثبت الناس في ثابت وتغير حفظه باخوه انتهى - زين الحكم في عبارات من اگر کوئی از
سویج تراویک عبارت سے ہمارا پلہ پاک ہر بین تو بہت سی ضرورت فقرہ و ہذا شہادۃ
بالنبوة سے بھی سودہ بھوانی تعالیٰ دعا پر مستقیم و ذلک فضل اللہ یؤتیه من یشاء
واللہ ذو الفضل العظیم

تنبیہ علامہ ابو الفیض شرح المسند من تحریر فرماتے ہیں ^{۱۳۶} **روای حدیث**
فی مصنف عن هشام ابن حسان عن انس ابن سبرین قال سالت ابن عمر اقرء
مع الامام قال انک لضعف البطن یکنیک قلة الامام انتهى اسکی زیادہ تشریح کی
بیان کوئی ضرورت نہیں بیان آئندہ کو ملاحظہ فرمائے۔ **روح البیان** جلد ۱۸
میں ہر دو ہی ان مالک بن الصیف من اخبار الیہود رؤسائهم خرج مع فخر الی مکه
معاندين لبسوا رسول الله صلى الله عليه وسلم عن اشيائه وكان رجالا عسيفا فاق
رسول الله بمكة فقال له عليه السلام انشدك بالذي انزل التوراة على موسى هل
تجد بينهما ان الله يبغض الحبر السمين قال نعم قال فانت الحبر السمين وقد سمعت من
ما كلتلك التي تطعمك الیہود ولست تصوم ای تمك نضك القوم فنجل مالک بن
الصیف وقال غضبا ما انزل الله علی بشر من شئ الخ قال السعدي

بازار خورزاو اگر آدمی	چنین پرستم آدمی یا خمی
ندارد تین پروان آگهی	اگر رسدہ باشد ز حکمت تہی

ایضاً ۱۸ قال الامام السخاوی فی المقاصد الحسنۃ فی الحدیث ان اللہ بیکرہ
الحبر السمین فی التوراة ان اللہ لبغض الحبر السمین فی زوایہ بیغض القاری

کے

الحسن قال الشافعی رحمہ اللہ تعالیٰ ما انا لیس سمین قط الا ان یكون محمد بن الحسن
میل لہ ولہ قال لانه لا یفکر والعاقل لا یخلو من احدی حالتین اما ان یرہم الاخرۃ
و سعاده اولادہا و معاشہ و الشکر مع اللہ لا یعتقد فاذا خلا من المعینین صار فی
حال الہائم بعقد الشکر ام انتهى - **علاء المم محمد ناویری** وغیرہ نے ضخامت بطنی
کے متقاضی سے جو لکھی اوس میں تو گویا وہ مرفوع القلم ہو گا ایک اور تازہ سے سوائے خواہ مخواہ
کے مراد ہی مولوی نور محمد مدرس مدرسہ انجمن اسلام سورت کو اسکے تنقید شکر اور ضخامت
بطن نے کس سرحد پہنچی تک بھر پنا یا کہ استغنا کے سبب پر خود کی تقریر کی تائید میں
تحریر فرمایا حدیث صحیح بخاری شریف قالت ربیع بنت معوذ الخ فقال دعی
هنا وقولی ما کنت تقولین فی اللغات قالوا انما منعہن کراۃ ان یسند علم الغیب
الیہ مطلقا صلی اللہ علیہ وسلم ولا یعلم الغیب الا اللہ انتهى - اور اس وقت تک
باوجود مدرس ہر نیکی اتنا اصلا معلوم نہ ہوا کہ شیخ رحمۃ اللہ نے جیسے **اشعۃ اللمیات**
ترجمہ مشکوٰۃ جلد ۳ میں اسی حدیث کے نیچے صاف فرمایا ہر وہ کہنے والا کہ منہ بکھلتا

ازین قول بحیث آیت کہ روایت اسناد علم غیب بہت با محضرت پس آنحضرت زما خوش آمد
ویسے ہی گفتہ اند کا مارون فقط قالوا بیان فرما کر اشارہ اسکے ضعف پر کر دیا ملاحظہ فرما
آئندہ میں علامہ مست ۳ علامہ مست ۲ علامہ مست ۱ لیکن ایسے اشارے سے یا علم بہت
روای محروم رہا کہ یہ بین فذلیل الخصیم اللعیم الضمیم لا یمن ولا یغنی
من جوع

رابع وما تدري نفس بای ارض تموت اسکی نظیر تفسیر میں یوں کہی کہ کمالا
تدریج فی ای وقت تموت قریب میں علامہ مست ۱ کی دو حدیثیں گذر چکی ہیں ایک

کما لفظ هذا مصراع فلان عند انشاء الله اورد و سرے کا لفظ هذا مصراع فلان و یضع
یذہ علی الارض ہمسواہمنا ہر علی قاری اپنی شرح میں یہیں پر فرماتے ہیں۔
حق علی سبعین اول کاروی فوالذی بعثہ بالحق ما الخطو الحد و الذی حدھا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتا ہوا و ثانی کا فاساط احدہم عن موضع ید
رسول اللہ کہتا ہر ما صاط کی شرح علی قاری سے مرقاۃ میں یہی مازال و بعد و
تجاوز اس میں زمان و مکان کی تعیین و تصریح پہلی پر جو ثبوت مقصور و مدعا کو کافی و وافی
ہو تا ہم علاوہ برین کچھ تو جو موجب الطمینان قلب صافی سے بہارین روایات ذیل کو بغور و
تامل ملاحظہ کرنا ضرور ہوگا۔

مسئلہ مختصر القایہ میں ہر الحج فرض الخ فی العمرۃ علی الفور استیحی شرح
الریاس میں ہر قولہ علی الفور هذا عند ابی یوسف و هو اصح الروایتین عن ابی
حنیفۃ و عند حم و المشافعی علی التراخی لکن عند محمد یسعد التاخیر بشرط
ان لا یفوتہ فان اخر حق مات اثم بالتاخیر و عند الشافعی لا یائم بالتاخیر و ان مات
و عند ابی یوسف یائم بالتاخیر عن العام الاول و ان اذہ فی العام الثانی استیحی
بناہر مذہب امام ابو یوسف جب تاخیر عام اول سے عام دوم تک بھی موجب اثم ہو پھر
باوجود فرضیت حج کے سترہ مہینہ تاخیر نبوی اوّل سے حج میں سترہ دن تک بالضرورت حج
کسی امر کی تھی جس کا وہ فیہ و در مختار میں یوں کیا گیا کہ فرض الحج سترہ دن بعد و اما اخرہ
علیہ الصلوٰۃ والسلام عشر بعد رمع علمہ ببقاء حیاتہ لیکل التلبیغ انتھی۔
اس سے واضح ہو کہ علم فی ای وقت تموت کا آپ کے واسطے ثابت ہے علامہ عینی
نے فرما رکھا حق شرح کتر الد قایم میں بعد ایک تقریر کے تسلیم فرمایا ہوا

ابوہم انہ علیہ السلام قد علم انہ یدرک الحج قبل موتہ فلیس بشی اسکا جواز
مہل لا طائل تحتہ قرار و دیگر روایات ذیل مہر ناظرین کرنے پر مکتفی ہر ماہرین و بالذکر
شکوہ الصبایح میں ہر وعن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
انہ عز وجل فرغ الی کل عبد من خمس من اجلہ و عملہ و مضجعہ و اثرہ و مرقبہ
و اہ احمد و ابو خرمہ مقدمہ رائے میں اتنا ہی نہیں لوح محفوظ کے مکتوبات بھی میں
ہر اولیٰ کریم کو بھی اطلاع ہوئی ہر فضلاء عن النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کی شکوہ
میں ہر وعن عائشہ قالت کنا ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم عندہ اذا قبلت
ماطہ ما تخفی مشیتہا من مشیتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما راھا قال
ہجبا باہنقی ثم اجلسنا قرسارھا فیکت بکاء شدید فلما رأی حزنا ساہا
الثانیۃ فاذا ہی تضحک فلما قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سالتہا عما سارک
قالت ما کنت لافشی علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سر و فلما توفی قلت عزمت
علیک بما لی علیک من الحق لما اخبرتہ فی قالت اما الآن فنعم اما حین ساری فی الاول
فانہ اخبرتہ ان جبریل کان یعارض فی القرآن کل سنۃ مرۃ و انہ عارضنی بہ العام
سمرین و لا اری الا الاجل قد اترب فانتقلی اللہ و اصبر ی فانی نعم السلف انما لک
فیکت فلما رأی حزنی ساری الثانیۃ قال یا فاطمہ الارضین ان تکو فی سیدۃ نساء
اہل الجنۃ و نساء المؤمنین فی روایۃ فساری فاخبرنی انہ یقبض فی وجع فیکت
قرساری فاخبرنی ان اول اہلبیتہ تبعہ فضحکت متفق علیہ و عن جابر قال لما
احضر احدہما فی ابی من اللیل فقال ما ارا فی الامم قولا فی اول من یقبل من اصحاب
النبی صلی اللہ علیہ وسلم و انی لا اترك بعدی احد علی منک غیر نفس رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم ان على ديننا قاض واستوص باخوتك خيرا فاصبحنا فكان
اول قتيل ودفنت مع آخرى قبر وراه البخاري انتهى

علامه ابن حجر مكي رحمه الله تعالى صواعق المحرقة من نقل فراسة بن واخرج
ابن سعد عن ابن شهاب قال راى رسول الله صلى الله عليه وسلم رثا يلقضها
على ابي بكر فقال رايت كافى استبقت انا وانت درجة فسبقتك بمقاتلين ووصف
قال يا رسول الله يقضك الله الى مغفرة ورحمة واعيش بعدك سنتين ونصفا
وكان كما عبر فقد عاش بعد سنتين وسبعة اشهر اخرجه الحاكم عن ابن عمر رضي الله
تعالى عنهما وعن علي بن ابي طالب وهو على المنبر بالكوفة عن قول الله تعالى رجال صا
ما عاهد الله عليه فمهم من قضى نجبه ومنهم من ينظر وما بدوا يتدبوا لا قال اللهم
اغفر اهل هذه الآية تزلت في وفي حمزة عفي وفي عبيد بن الحارث بن عبد المطلب
فاما عبيد بن نقضى نجبه شهيدا يوم بدر وحمزة قضى نجبه شهيدا يوم احد اما
انا فانظر اشقيها بنحسب هذه من هذه واشابك الى الحية وراسه عهد عهد الى
حبيبي ابو القاسم صلى الله عليه وسلم فلما كانت ليلة الجمعة سابع عشرين
رمضان سنة اربعين وكان في هذا الشهر ليلة عند الحسن وليته عند
وليته عند عبد الله بن جعفر لا يزيد على ثلث لثم ويقول احب ان اتى الله تعالى
وانا خميص اكثر الخروج والنظر الى السماء وجعل يقول والله ما كذبت وما كذبت
واحق الدليلة التي وعدت را قبل عليه الا وريحي في وجهه فطره واهن فقال له
فان هن فوائج انه ذكر شهرته انتهى **شيخ عبد الحق وطهوي رحمه الله**
تداني ما ثبت بالسنة في ايام السنة من نقل فراسة بن وعن ابن عمر رضي الله تعالى

ما مال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يقتل الحسين على راس سنتين سنة

مهاجري رواه الطبراني في الكبير والخطيب وابن عساكر انتهى **ابن حجر مكي**
نيرات الحسن في مناقب السعديين من تحرير فراسة بن واما يصلح الاستدلال
مل عظم شأن ابي حنيفة ما روى عنه عليه الصلوة والسلام انه قال ترفع رتبة
الينا سنة خمسين ومائة ومن ثم قال شمس الائمة الكوردي ان هذا الحديث
معدل على الإحقيقة لانه مات في تلك السنة **شيخ تقي الدين حموي رحمه الله**
ثمرات الاوراق جلد ٢ من تحرير فراسة بن مكي ان شخصا جاء الى الشيخ
عز الدين ابن عبد السلام الشافعي سلطان العلماء فقال رايتك في المنام
سنة وكنت كذا رجلين رجل مصيبة ورجل رمل فيه الزمان فقلت قال
سكنت ساعة فقال اعيش ثلثا وثمانين سنة فان هذا الشعر لكثير عزم وقد
نظرت فلما اجاب يدي وبينه نسبة فاني سفي وهو شيعي وطويل وهو قصير
وشاعر وليست بشاعر وانا سلمي وهو نحوي وشايب وهو حجازي فلم يبق الا
السن فاعيش مثله فكان كذلك انتهى **شيخ اسماعيل الفندي رحمه الله**
روح البيان من ارشاد فراسة بن نجيب شيعي وسندي في تحريراته عن وقت
وفاته قبل عشرين سنة فوقع كما قال وذلك من امارات ورائة الصحابة انتهى
ثم سئل عن اذ وفاة شريف عادات نويسين به وحنك بيد ابوي كما كره لا يفعلوه
برئاد كرجاسته تحس من سواد عاز برباني بائي تحي لان بقيت الى قابل كخصوم
التاسع اور لان بقيت الى قابل لاظهر قواعد الخليل اسي كي نظار سس
علامه ديار بكری اپنی تاریخ خمیس ١٥٠٠ من دیر کی حیات الجوان سے

نقل کرتے ہیں وغیرہ ^{۱۵۵} فی حجة الوداع ثلاثا وستين رقة
 عدد سنی عمر امتی - روح البیان ^{۱۵۶} میں ہواستنبط بعضهم عمل النبی صلی اللہ
 علیہ وسلم من قوله ولین یؤثروا لله نفسا انما جاء اجلها والله خیر بما تعملون فالسورة
 راس ثلث وستين سورة وعقبها بالتغابن ليطور التغابن فی فقهه صلی اللہ
 علیہ وسلم امتی - ان تمکحات اور اشارات سے مخالفین اور متکبرین کی سرری شاید
 نہ ہو یا بریں اور بھی توضیح ملاحظہ فرماویں۔
 مشکوۃ المصابیح میں ہر وعن معاذ بن جبل قال لما بعث رسول الله
 صلی اللہ علیہ وسلم الی الیمن خرج معه رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم یوسف
 معاذ واکب رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم یمشی تحت راحلة فلما فرغ قال
 یا معاذ انک عسی ان کالتانی بعد علی هذا ولعلک ان تمسجد فی هذا
 وقبری فبکی معاذ جثعا لفراق رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ثم التفت
 فاقبل بوجه نحو المذنبه فقال ان اولی الناس لی المتقون من کانتوا حیث کانوا
 رواه احمد امتی - اوپر کی روایات سے علم زمان موت کا ثبوت کہ چھوٹا تھا مگر اس شد
 سے تو ثابت ہو گیا کہ آپ کو زمان و مکان موت دونوں کا پورا پورا علم تھا ان کوئی اندھا
 ملاحظہ کر کے گھاسے اور سند کے بل نہ کہے کہ لعل اور عسی فرمایا ہوں شہید کے ازالہ
 کیلئے بقدر ضرورت تحریر میں نظر سے گذارین۔
 امام زرقلی کی شرح مواہب قسطانی جلد ۲۲۹ میں ہر ویشہ ہدایہ
 قول ابن داحۃ عبد الله الانصار الامیر الشہید بموتہ فی قصیدہ۔

وفيما رسول الله يتلو كتابه
 اذا انتشق معروق من الصبح سالم

الان

انا الهدى بعد المعنى فتلوينا
 بموقوفات ان ما قال واقع

سے متبادر ہو کہ فرمودہ آپ کا بلفظ عسی ہو خواہ لعل سب کہ واقع ہو یا لاس
 سے اگر اطمینان نہ ہو تو ملاحظہ کیجئے زرقلی شرح مواہب جلد ۲۲۹ پر
 ث ان الله عسی ان یلبس قیصا کے نیچے جو فرمایا ہوں ان الله عسی ای ارجو منہ
 الربا وصد واقع امتی اور قسطانی ارشاد الساری شرح صحیح بخاری
 جلد ۲۲۹ میں تحریر فرماتے ہیں وکلمة لعل فی کلام الله ورسوله للوقوع انتهى۔
 امام السکرین علام محمد ناویری گجراتی ترجمہ مشکوۃ المصابیح میں جو کہ
 پکارا ہو وہ بھی مجنبہ درج ذیل کو دیتا ہوں۔

۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

سکا ترجمہ ہندی میں یہ ہو - یہ مولوی (احمد علی) صاحب ہندوستان میں بیت
 نامی تھے بخاری مسلم ابو داؤد ترمذی وغیرہ انکی صحت سے چھپے ہیں سیکرڈن علما
 نے علم حدیث پڑھے ہیں اور سندلی ہو یہ تھوڑی مدت گذری خدا کی رحمت کو پہنچنے
 ہیں انتہی الترجمة ہی موصوف مولوی احمد علی صاحب اپنی صحت والی مذکور صحیح
 بخاری جلد اول کتاب الجنائز کے باب شمار النبی صلی اللہ علیہ وسلم سعد بن خواتم کے

الی قولہ الارض غیر ثابت فی الموطاء من روایت یحیی بن یحیی اللبثی الاندلیسی و هو ثابت فی غیرہا حسب ما اشار الیہ صاحب المصارف فلما توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دفن فی بقیۃ دال ابوبکر توفیقاً علی صدق رؤیاءہا وصحة تعبدہا لهذا الدفن واحد من ائمارک وهو خیرہم صلی اللہ علیہ وسلم انتہی۔ **ملخصاً فقیہہ ابو اللیث بستان العارفين** من تحریر لکے بن علی مات ابوبکر و دفن فی قبیلہا ہوا القبر الثانی ولما مات عمر و دفن فی قبیلہا ہوا القبر الثالث انتہی **حلیۃ الاحباب فی معرفۃ الاصحاح** من و فی ذلک بقول حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

رسول رب العلی وصاحبہ	صدیقہ ثم بعدہ عمر
ثلاثہ برزوا بفضلہم	اکرمہم و بناو قد ذکرنا
عاشوا بلا فرقة حیاتهم	واجتمعوا فی المات اذ قبروا

مشکوۃ المصابیح من ہر دین عائشہ قالت کنت ادخل بیتی الذی فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانی واضع ثوبی واقول انما ہو زوجی وابی فلما دفن عمر معہم فواللہ ما دخلتہ الا وانا سئد و دة علی ثیابی حیاء من عمر واد احمد انتہی روح البیان میں ہر قد ہب سالک واستشہد بذلك وقال لا اعرف اکبر بفضل لابی بکر وعمر من انہما خلقا من طینۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقرب قبریہما من حضرت الروضۃ المقدسۃ المفضلة علی الاکون بانہما انتہی۔ **تذکرہ قرطبی** میں ہر قال ابو عامر النبیل صاحب لابی بکر ولا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فضیلۃ مثل هذا ان طینتہا طینۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال محمد بن سیرین لو حلفت حلفت صادقا بارا غیر شاک ولا مستثنیٰ ان اللہ تعالیٰ خلق عمر و صلی اللہ علیہ وسلم و لا لابی بکر و عمر

طینۃ واحدة فزودہم الی تلك الطینۃ قال المؤلف ومن خلق من تلك الطینۃ عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام انتہی **مطالع المسرات** ص ۹۲ میں ہر ودات الثلثون مع وهو عیسیٰ علیہ السلام وان کان یدفن فی بیتہا ایضا لان الثلثۃ کلہم ما توفی حیاتہا ابوعنایا فی آخر الزمان انتہی۔ **زمخشری** ربيع الابرار من نقل کرسۃ بن عن صلی اللہ علیہ وسلم بموت عیسیٰ بن مریم یدفن فی جانب قبر عمر فطوبی لابی بکر وعمر فانہما یجسران بینہما انتہی۔ **مسح الازہر** شرح فقہ الاکبر میں علی قاری رحمہ الباری بھی حضرت عثمان کو مبارکباد فرماتے ہیں۔ عبارت یہ ہر فضیلاً للشیخین حبث اکثنا بالنیین انتہی۔

باجملہ علوم وچکا دین کے یہ وہ پورے چار علم میں جبرئیل کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اللع قریب زمانہ کے علما و سجدین کے علمائے دین نے بھی مانی ہر اتنا ہی نہیں اولیاء کو بھی شامل کرو یا ہر مولا نام محمد حسن صاحب بھلی سے یسینق النظام فی مسند الامام ابن ہر دیر جبرئیل من ان اللہ عنہ علم الساعۃ پر عائشہ میں ہر چرچایا ہر شہرہ اولہما ان اللہ عنہ علم الساعۃ انہذہ غیوب خمسۃ لا یعلمہا الا ہو وقد یطلع علی ما وراء الساعۃ بعض من ینتص من عبادہ المخلصین من الانبیاء والاولیاء انتہی۔ ب باقی رہا اثبات علم قیامت پس اقوال اس میں مختلف ہیں بعض علماء منکر میں اور بعض معترف۔

خاص ان اللہ عنہ علم الساعۃ ما تقدم من ہر بوضاحت تام گذر چکا ہو کہ علم خداوند پاک نے صاحب لواک کو عنایت کیا ہر علاوہ ہر ان ہر شیخ محمد بن شعیب رحمہ اللہ تعالیٰ محاسن الاخیار فی الصلوۃ علی المختارین ضمن اسناد بزرگوار

فرماتے ہیں عالم الغیب بالنسبة الینا بما اظهر الله تعالى علیه من علم الساعة وما يكون
 فی البرزخ والحشر وغیر ذلك لقوله تعالى فلا یظهر علی غیبه احدا الا من ارضی من رزق
 فهو امین غیبه الکونم انتھی۔ علامہ عزیز می سراج المنیر شرح جامع صغیر
 جلد ۲ ص ۲۳ میں تحریر فرماتے ہیں وقیل انه صلی الله علیه وسلم اعلمها بعد انتھی
 سید خیر الدین آلوسی زادہ عالیہ المواعظ ص ۵۹ میں تحریر فرماتے ہیں قیل
 یجوز ان یتوکل الله تعالى قد اطلع حبیب المصطفی علیه الصلوٰۃ والسلام علی وقت
 قیامہا وارجب علیہ کتمہ ویكون ذلك من خصائصه صلی الله علیه وسلم انتھی
 علامہ شیخ حسن زنادی رحمہ اللہ فی حاشیہ فتح البین شرح اربعین ص ۲۳
 میں اشرح ابراہیم شیرخانی رحمہ اللہ فی فتوحات و بیہ شرح اربعین نووہ
 ص ۹۳ میں تحریر فرماتے ہیں فان قیل قوله صلی الله علیه وسلم بعثت انا والساعة
 کما ین بدل علی ان عندها علما والایات تقتضی ان الله تعالى منفرہ بعلمها
 فالجواب کما قال الحلی ان معناه انا النبی الاخیر فلا ینبئ نبی آخر انما تلخیص
 القیمۃ والحق کما قال جمیع ان الله سبحانه وتعالى لیرقبض نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام
 حتی اطلعہ علی کل ما بہد عنده الا انه امر بکتم بعض والاعلام ببعض انتھی
 شرح المقاصد میں ہر ابو منصور الماتریدی تلمیذ ابی بکر الجرجانی حنا
 سلیمان الجرجانی تلمیذ محمد بن حسن الشیبانی رحمہم اللہ تعالی انتھی۔
 کشف الظنون میں ہر تاویلات اہل السنۃ للامام ابی منصور محمد بن محمد
 الماتریدی الحنفی المتوفی ۳۳۲ ثلاث وثلاثین وثلثمائة قال الشیخ عبد القادر فی
 الجواہر المصنویۃ وهو کتاب الایواذیر فیہ کتاب بل لا یدانہ شیئی من تصانیف

سبقت فی ذلك الفن انتھی ہر ابو منصور الماتریدی حبلی مذہب ہم ماتریدی کے
 صاحب کتاب متاز میں اوسے اپنی تاویلات میں حبلی جہلات کشف الظنون سے بفرمودہ
 فی عبد القادر قدس سرہ ثابت ہو چکی ہر کہ یہ وعدہ مفاتیح الغیب کے نیچے تحریر فرماتے
 ہیں و رسول الله يعلم ذلك الا فی حق الساعة فانه لم یطلع علیہا احدا لان یقال
 رسول الله صلی الله علیه وسلم لم یؤذن له بالتکلم ولا بقول شیئی الا من جہتہ
 حی من السماء انتھی۔ ملاحظہ ہو تقدیس اوکیل عن توہم الرشید و تحلیل ص ۲۲۶ فقط
 روح البیان جلد ۳ ص ۳۸۹ پر آئیے مسئلہ نونک عن الساعة ایاں مہمہا کے نیچے
 ہر وقد ذهب بعض المشائخ الی ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یعرف وقت الساعة
 ما علم الله تعالی وهو لا ینافی الحصر فی الآیۃ کما لا یخفی انتھی امام قسطلانی رحمہ اللہ
 فی ارشاد الساری شرح صحیح بخاری جلد ۳ ص ۱۸۹ میں تحریر فرماتے ہیں ولا
 علم متى تقوم الساعة احد (والا لله) الا من ارضی من رسول فانه یطلعہ علی
 ما یشاء من غیبه والولی تابع له یاخذ عنہ انتھی۔ اوپر علامہ است میں گذر چکا ہو کہ ہر
 ابن رسول محمد است علیہ السلام انتھی۔
 پس حصول علم قیامت ثابت ہو گیا واسطے رسول بقول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے
 اس خبیث سے کہ امام المکارین اور عمدۃ الحافلین وغیرہا کی بیہودہ گوئی اور ہر ذہنی
 قابل اعتنا نبی نبی علامہ است واسطے ترجمہ کی اصل عبارت علامہ است کے پیش نظر
 لیکر انھیں مولوی احمد علی صاحب کی وہی بخاری مطبوعہ مطبع احمدی واقع دہلی کے
 ص ۱۸۹ پر حدیث کے فقرہ لا یعلم متى تقوم الساعة الا الله کے نیچے وہی علامہ است
 امام قسطلانی کا فرمودہ لکھا ہوا ملاحظہ فرما کر یقین کر لیجئے کہ سید مکرورین کو علم حدیث پر خاصیت

تحریری مدت ہوئی خدا کی رحمت کو چھوہنے والے نامی گرامی مولوی احمد علی صاحب دہلوی نے گویا ہمارے مدعا پر مستطاب اور مقصود پر مہر کر دی کہ جناب رسالت مآب کر علم وقت قیامت کا غایت ہوا ہو انا ہی نہیں بن والوں تابع لہ یاخذ عنہ میں شیخ عبد المتق دہلوی کے فرمودہ مگر اگر کسی تعالیٰ از خود کسی را بوجی والہام بنا نہ کی طرف اشارہ جسکو سیدی عبدالغفر نے صاحب کتاب الاثر نے علامت میں صنف سے تصدیق بولوں میں بیان کر دیا اوسے پر علامت ۹۲ تفسیر احمدی کی عبارت لیکن بیچوزان بیلاہا مزینا من محبہ وادیانہ بقدریۃ قولہ ان اللہ علیم خیر علی ان یکون الخیرین الخیر اول و لیل ہو اور کیوں نہ ہو کہ فاضل شہزادی رحمہ اللہ تعالیٰ کا مقولہ شریعت جمع الہیہ سے علامت ۹۱ میں ملاحظہ سے گذر چکا ہو پھر بھی علامت ۱۸۳ اور علامت ۱۸۴ سے ذیل زیر ہا چاہئے اور علامت ۲۹۹ ملاحظہ میں آویگی

اب خاتم المرسلین اور سید الانبیاء کے ہر چیز اور جمیع شہادت کے عالم ہونے کا اثبات مدلل باکیات و احادیث سرور کائنات و اقوال علماء ثقہ ہو تا ہو۔
معالم التشریل میں آیہ و علم آدم الاسماء کلہا کے نیچے یہ قول آیا ہے جباس و مجاہد و قتادہ علم اسم کل شیء حتی القصص و القصص و قبیل اسم ما کان و ما یكون الی یوم القیامۃ انتہی۔ علامت شرح سلیمان جبل رحمہ اللہ تعالیٰ فتوحات الاحمیریہ شرح قصیدۃ البہرہ پر مدت میں دوران شرح۔

الث ذات العلوم من عالم الغیب	ومنہا لآدم الاسماء
------------------------------	--------------------

میں بعد ایک تقریر و پزیر کے تحریر فرماتے ہیں فی اصل الفرق بین نبینا و بینہ ان نبینا علم الاسماء و المسیات کلہا انتہی۔ عارف ربانی امام شعرانی رحمہ اللہ تعالیٰ القیامت

و البحوہ ہر مدت میں تحریر فرماتے ہیں فان قلت فلم کان محمد صلی اللہ علیہ وسلم افضل من امیہ آدم علیہ السلام و اقوی استغدا وامنہ مع اند فرج من آدم علیہ السلام بالنسبہ لافعال الشیخ فی الباب الخامس من الفتوحات انما کان افضل من امیہ آدم علیہ السلام لانہ کان حاملاً لا لفاظ الاسماء و محمد صلی اللہ علیہ وسلم کان حاملاً لمعانیہا۔ من جمیع الکلام المشار الیہ بالحدیث او ثبت جمیع الکلام من حصول علی الذات حصل علی الاسماء و کانت تحت حیطة علمہ ومن حصل علی الاسماء لا یكون محصلاً للذات الذی هو المسمی انتہی و لنعم ما قیل۔

محب ہو اگر فرزند بہتر از پدر و گروہ کہ عطر صندل افزون تر از صندل سید ہر روح البیان جلد ۴ ص ۳۳۳ اور معالم التشریل میں ہر و الا حاطۃ العلم بالشیء من جمیع جہات انتہی۔ ان عبارت کے صاف متباد ہو کہ اسما اور سمیات ہر دو میں جمیع انجہات آپ کو معلوم ہیں و ہوا را و۔

روح البیان جلد ۴ ص ۳۳۳ میں ہر و کذا صار علمہ محیطاً بجمیع المعلومات الغیبیۃ المکتوبۃ کا جاء فی حدیث اختصاص اللہ انہ قال فوضع کلمہ علی کلتی فوجدت بین ثدیی فعلت علم الاذنین والاخرین و فی روایۃ علم ما کان وما یكون انتہی۔ محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ شرح سفر السعادتہ ص ۳۳۳ میں فعلت ما فی السموات والارض کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں و حاصل شدہ عالم ہر چیز کہ در آسمان و زمین ہست کائنات ہست از حصول تمامہ علوم کائنات علوی و سفلی۔ انتہی۔ اس کے ترجمہ مصباح البیان کے ص ۳۳۳ میں ہر فعلت ما فی السموات والارض پس منکشف ہوا و بحکمو حاصل ہوا عالم ہر چیز کا جو آسمان اور زمین کے درمیان میں ہر و کنا یہ حاصل ہونے سے نامی عالم کائنات

علوی و سفلی کے انتہی مشکوٰۃ المصابیح میں فقرہ فعلت مافی السموات والارض
 پر علامہ طیبی نے حاشیہ لکھا ہے قولہ فعلت مافی السموات والارض بدل علی ان
 وصول ذالک الفیض صار سبباً للعلم ثم استشهد بالآیۃ والمعنی انہ تعالیٰ کما اراد
 ابراہیم ملکوت السموات والارض وکشف لہ ذلک فتح علی ابواب الغیوب حتی علم ما فیہا
 من الذوات والصفات والظواهر والغیبات انتہی اور علامہ شیخ زین العرب
 نے شرح مصابیح میں تحریر فرمایا ای کما اراد ابراہیم ملکوت السموات والارض
 وکشف لہ ذالک فتح علی ابواب الغیوب حتی علمت ما فیہا کما انتہی۔ حضرت
 محدث و علوی رحمہ اللہ تعالیٰ اشعۃ اللمعات ترجمہ مشکوٰۃ ص ۳۵ میں تحت
 فرماتے ہیں فعلت مافی السموات والارض۔ پس ہستم ہرچہ در آسمان ہرچہ در زمین
 اور عبارت بہت اوجھل تاملہ علوم جزوی و کلی و احاطہ آن انتہی۔

مرقاۃ المفاتیح جلد ۱ ص ۱۶۲ میں قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخ فانی
 لا عرف اسمائہم واسماء اباہم واللوات خبوا لہم رواہ مسلم کی شرح میں لکھا ہوا ہے
 مع کونہ من المعجزات دلالت علی ان علمہ تعالیٰ محیط بالکلیات والجزئیات من الکائنات
 وغیرہا انتہی۔ اس عبارت میں فقط تعالیٰ بعد علمہ کے ذات قلم ہرچہ علماء و اعلام
 سو ق کلام سے دریافت کر سکتے ہیں تاہم اور عبارات صراحیح دلالت سرجہ ہیں۔
 شیخ سلیمان جمل رحمہ اللہ تعالیٰ فتوحات الاحمدیہ میں قول برصیری رحمہ اللہ تعالیٰ

وسع العالمين علماً وحلاً
 انہو یحیرہ تفسیر الاعیاء
 کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں۔ ائی وسیع علوم العالمین الانس والجن والملائکۃ
 لان اللہ تعالیٰ اطالع علی العالم کلمہ فاعلم علم الاولین والآخرین ما کان وما یکون

الحمد

سہان علیہ معلوم القرآن وقد قال اللہ تعالیٰ ما فرطانی الکتاب من شیء انتفی اشین
 من دین من شیء تحریر فرمایا ہے ولان اکثر علوم نبینا صلی اللہ علیہ وسلم تتعلق بالغیبات
 ل فعلت علم الاولین والآخرین فی الحدیث المشہور ولانہ لغرض بہ صلی اللہ
 وسلم من حیث الاحاطۃ والشمول للعلم بالکلیات والجزئیات انتہی۔

حضرت محدث و علوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے تو اپنی کتاب مدارج النبویہ کی
 ابتداء ہی اسم اللہ کے بعد یون کی ہے جو الاول والاخر والظاهر والباطن وهو بکل شیء
 علیم این کلمات اعجاز سات ہم شکر ہے و ثنائی الہی بہت تعالیٰ و تقدس کہ در کتاب مجیدہ
 کبریا فی خود بیان فرمادہ وہم متضمن ہفت و وصف حضرت رسالت پناہی بہت صلی اللہ علیہ
 وسلم کہ وہی جانہ اور ابدان تسمیہ و توصیف نمودہ الخ وهو بکل شیء علیم روی صلی اللہ

علیہ وسلم و نامست ہر چیز از شیونات ذات الہی و احکام صفات حق و اسرار افعال و آثار و
 بجمع علوم باطن و ظاہر اول و آخر احاطہ نمودہ و صدق و غرق کل ذی علم علیم شدہ
 علیہ من الصلوٰۃ افضلہا و من التقیات اکملہا انتہی۔ مرحوم مولانا عبدالحق صاحب
 اعلیٰ مدرسہ مسجد جامع ممبئی اپنے رسالہ تسمیۃ الغفول عن علم غیب الرسول
 کے ص ۳۱ پر فصل الخطاب سے اور صاحب فصل الخطاب نے علامہ قسیمی شراح فقہ ص ۷۷
 نقل کیا ہے ولا یغیب عن علمہ صلی اللہ علیہ وسلم مثقال ذرۃ فی الارض ولا فی السماء
 من حیث متبتہ وان کان یقول انتم اعلم بما مور دنیا کہ من حیث بشریۃ انتہی۔

شیخ نگار سماع فضائل سید المرسلین اور رفیق نگار احصاء شامل بزرگان دین اگر
 چند سے اور بھی متبع کتب وغیرہ اور اسفار یقینیہ کا کریں تو اس قسم کے روایات بہت ملاحظہ
 کر سکتے ہیں انا بغور سے

در بارغ و سامان محل و دار کی نیست چہ چیزی کہ درین فصل بجا رست و باغ است
 خداوند پاک سے توفیق رسوخ اعتقاد اور ہدایت طریق ارشاد کی درخواست پر ضرور ہر شریعت
 غرض میں لایہی اور کو نظر انداز کیا نہیں جو ہر مسئلہ میں نہیں تو مبصراتی۔
 ہرچہ بہت از شامت ناسازی ادا ہست چہ درہ تشریف تو بر بالائی کس کوتاہ نیست
 اگر قصور ہو تو تالاش کا اور فتور ہو تو آنکھ کا نقطہ

مجھے بنا چاری شکایت کرنی پڑتی ہے جو یہاں کے ایک بد بخت دل سخت کوتاہ دہشت
 پرور سے بدگیش ہے کہ اگر ایسے عقیدے تو صوفیوں کے ہوا کرتے ہیں ہم خاک ہیں ہا پاک
 بدخواہ صوفیہ صافیہ کے ذیل میں دو صد تین سو چ کرے دستے ہیں انہیں کی دوسری
 حدیث جو محتاج شرح نہیں ہوا دست بدستور نقل کرینگے لیکن پہلے حدیث کی تفسیر ایک
 جلیل القدر فقیہہ نیست نقل کرے دیتے ہیں وہ یہ ہے

نسائی شریف مطبوع نظامی ملک ہدایت فی مقامی ہذا کل شیء وعدہ
 کی شرح جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ نے زہر الرئی میں علامہ اکمل الدین
 حنفی صاحب غنایہ شرح بدایہ کی شرح مشارق سے یہ نقل کی ہے قولہ فی مقامی عجز
 ان یکون المراد به المقام المحض وهو المنع وجوز ان یکون المراد به المقام المعنوی ہو
 مقام الکشفة والعقلی بالمحضرات الخیة التي هي عبادة عن حضرت الملك والملکوت
 والارواح والغيبة الاضافی والغيبة الحقیقی فانہ للبرزخ الذي له التوجه الى الكل
 كنقطة الدائرة بالنسبة الى الدائرة صلوة الله وسلامہ علیہ انتہی

شرح العقائد میں ہے کہ والنصوص من الكتاب والسنة تحمل على ظواهرها
 ما لم يصرف عنها دليل قطعي انتہی۔ اور مقدمہ نظم الفرائد میں ہے منہائی من

الاصول والمبانی التي تؤخذ منها العقائد الدينية آن النصوص تحمل على ظواهرها في
 كل مكان مما طاب دائرة الامكان انتہی۔ شیخ الاسلام ابن وقیق العبد المذنب
 باحادیث الاحکام میں ایک جاسے پر تحریر فرماتے ہیں ولما علم ان التأويل في اللفظ
 عن ظاهره وكان الاصل حمل اللفظ على ظاهره كان الواجب ان يعضد التأويل بالدليل
 من خارج لئلا يكون تركا للظاهر من غير معارض انتہی۔ اور دوسری جاسے میں
 لکھتے ہیں يجب العمل بالظاهر لا المعارض من خارج فان ابدى معارضا يمنع من
 الظاهر فلا عذر وهذا الحكم اعني وجوب العمل على الظاهر لا المعارض ظاهر
 لا يختص بالظاهر فان القياس ايضا يوافق في ذلك الا ان الظاهر في اولي بالانزاع
 انتہی۔ اور سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ الاعلام بحکم سیدنا عیسیٰ علیہ السلام میں
 ارشاد کرتے ہیں قال زاعم الوحي فيما جاء من الاحاديث ما دل بالاهتمام قلت قال اهل
 الاصول التأويل صرف اللفظ عن ظاهره بدليل فان لم يكن دليل فلا تأويل ولا دليل
 على هذا فهو لعب بالحديث انتہی۔ علامہ ۲۱۰ تا ۲۱۱ کو پیش نظر رکھ کر اوپر کی نصوص کو
 مصروف عن الظاهر کرنے کے لئے مخالفین کو ضرور ہو کہ دلائل قطعیہ پیش کریں وہ وہ
 حرط القناد

باقی رہے دوسری حدیث وہ یہ ہے شیخ احمد بن محمد مہمینی نے حدیثہ الافراح
 لازالہ الا تراج کے مشہور اور علی قاری رحمہ الباری نے شرح شفاء قاضی
 عیاض جلد ۱۳ میں اور علامہ قسطلانی نے ارشاد الساری شرح
 صحیح بخاری جلد ۱۳ میں اور علامہ عینی حنفی نے عمدۃ القاری شرح
 بخاری جلد ۱۳ میں اور مولانا کریم علی دہلوی نے سیرۃ الاحمد

من نزل في يوم جالساً أدمه رجل فقيل له انصرف هذا المار يا امير المؤمنين قال من هو قال سوار بن قارب الذي اتاه به من الجين بظهور رسول الله صلى الله عليه وسلم قال وكان سوار بن قارب رجلاً من اهل اليمن له شرف وكان له رعي من الجين فاربى اليه عمر بن الخطاب فقال لانت سوار بن قارب قال نعم يا امير المؤمنين قال فانت الذي اتاك ربيك بظهور رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نعم قال فانت على ما كنت عليه كما نلتك قال فغضب غضباً شديداً وقال ما استقبلني بهذا احد منذ اسلمت يا امير المؤمنين فقال عمر يا سبحان الله ما كنا عليه من الشرك اعظم ما كنت عليه من كما نلتك فاحبزي يا تيان ربيك بظهور رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نعم يا امير المؤمنين بينا انا ذات ليلة بين النائم والميقظان اذا في ربي فضربني برجله و قال ثم يا سوار بن قارب فاسمع مقالتي واعقل ان كنت تعقل انه قد بعث رسول من لوى بن غالب يدعوا الى الله عز ذكره والى عبادته فرائشاه يقول

محببت للجن وطملا بها

قموى الى مكة تبغى الهدى

فارحل الى الصفوة من هاشم

ورشد هاشم العيس باقيا بها

ما صادق الجين ككذابها

ليس قدماها كان ذابها

قلت له - وعنى فاني اسميت ناعسا ولم ارفع بها قال راسا فلما كانت الليلة الثالثة اتاني فضربني برجله وقال ثم يا سوار بن قارب فاسمع مقالتي واعقل ان كنت تعقل انه قد بعث رسول من لوى بن غالب يدعوا الى الله والى عبادته فرائشاه يقول -

محببت للجن وطملا بها

ورشد هاشم العيس باقيا بها

قموى الى مكة تبغى الهدى

فارحل الى الصفوة من هاشم

بين روايه با واجارها

ورشد هاشم العيس باقيا بها

ما صادق الجين ككذابها

ليس قدماها كان ذابها

قلت وعنى اجمع فاني اسميت ناعسا ولم ارفع بها قال راسا فلما كانت الليلة الثالثة اتاني فضربني برجله وقال ثم يا سوار بن قارب فاسمع مقالتي واعقل ان كنت تعقل انه قد بعث رسول من لوى بن غالب يدعوا الى الله والى عبادته فرائشاه يقول -

محببت للجن وطملا بها

قموى الى مكة تبغى الهدى

فارحل الى الصفوة من هاشم

ورشد هاشم العيس باقيا بها

ما صادق الجين ككذابها

ليس قدماها كان ذابها

قال فاصبحت وقد امتحنت الله قلبي بالاسلام فجلت ناقتي واتيت الى المدينة فاذا رسول الله صلى الله عليه وسلم والناس حوله كعرف الغرس فلما رايتي قال مرحبا بك يا سوار تدعلنا ما جاء بك بقلت يا رسول الله تدقلت شعرا فاسمع مقالتي فقال هات فانشأت اقول -

اتاني نجوي بين هدى ورقدة

ثلث ليال قوله كل ليلة

فتمرت عن ذيل الازار ووسط

فاشهد ان الله لا رب غيره

وانك ادنى المرسلين وسيلة

فما بنا يا تيك يا خير من مشي

وكن لي شفعا يوم لا ذوشعنا عت

ولجرك فيما قد بلوت سكارب

اتاك رسول من لوى بن غالب

بي الذي غلب الوجنابن السباسب

وانك ماسون على كل غائب

الى الله يا ابن الاكرمين الاطاب

وان كانى ما جاء شيبا لذي اتيب

سواك بمعون عن سوار بن قارب

الباب الثاني في بيان شبهة اهل الاهواء اصحاب الاهواء

ہر باب اول کے ملاحظہ میں صاحبان قلب سلیم و فہم مستقیم خوب دریافت کر چکے
گئے کہ اس میں کی روایات نے عموماً اور عبارات کے فقرات نے خصوصاً کوئی شبہ
است و نابود کر دے بغیر باقی رکھا نہیں ہو جس کے قمع کے واسطے اب کوئی نیا باب وضع
کرنے کی ضرورت پڑے تاہم ہر ایک شخص کو یہ دستگاہ و سرگاہ جو سر دست کوئی شبہ
ن پڑے تو آناً فاناً معمولی غرض و فکر کے ذریعہ سے جواب دیکر سبکدوش ہو سکے اور
نی اور طرف رجوع کرنے کی ضرورت نہ رہے باین خیال اس باب ثانی کا انعقاد کیا گیا
نتی الامکان سرسری استدلال والا بھی کسی قدر جواب میں اپنی سرگرمی کا اظہار کرے
اور کسی سیدین کی طمع کا رسی سے غفلت کھا کر ضلالت میں نہ گرے واللہ یهدی
مذہب اہل صراط مستقیم ۛ

اوپر باب اول میں جو روایات و عبارات مدعا کے اثبات میں پیش ہوئے
میں اوس کے برخلاف بھی چند اقوال ہیں جن پر اوراق کے ٹوٹ پٹ میں اگر نظر پڑ جائے
تو اچھے بھلے بھی ایک خاص تلک تیر حیرانی میں سرگردان رہیں پھر انکی نسبت
وام کا تو ذکر ہی کیا ہو لہذا کسی پر ایسی حالت طیاران کرے تو اسے ضرور ہجو کہ پھلے
اچھے میں تو یہ دریافت کر لیا کرے کہ یہ قول کس کا ہو اور اسکے قابل کے عادات و اطوار
کیسے ہیں یہ معلوم کر لینے کے بعد اوس کے دفعہ میں چندان وقت کا سامنا نہیں پڑے گا
جو غیر واقف کار کو پڑا کرتا ہو ۛ

رسالہ اظہار الحق معروف بیاظہر مرشد آیاد کے مترجم امام المکرین کے

قال فخرج النبي صلى الله عليه وسلم هو واصحابه بمقاتلى فزحاشد يذرا حتى دوى
الفرج في وجوههم وضحك رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى نزلت فواخذوه
وقال افلحت يا سواد قال فرأيت عمر رضى الله تعالى عنده التزمه وقال كنت اشتبهى
ان اسمع هذا الحديث منك امر رواه البيهقي في دلائل النبوة انتهى - اس میں سلام
کا بقول -

فانشهد ان الله لا رب غيره | وانك مأمون على كل غائب

اسلام میں آنا پھر حضرت کا ہنر افلحت یا سواد فرما نا صحابہ کا خوشی سنانا بوقت بیان
واقعہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سوا کو سینہ سے لگا نا زمانہ موجودہ کے سیدینوں کی کارروائی
سے موازنہ کر کے فی ضرورت کا محتاج نہیں ہو ہر ایک شخص جان سکتا ہے کہ جس طرح طیبہ سے
اسلام میں داخل ہونے کا سدا قلم حاصل ہونے کے وہ عقیدہ کفر کو چھوڑ جانے والا نہیں ہوتا
اعمال کہ ضائع نہیں کرتا بلکہ فلاح کا ستر ہوتا ہے جس کے منہ مدارک الترنیل میں پائین
قد اطلع المؤمنون یون کے بین والفلاح الظفر بالمطلوب والنجاة من المروءات انتهى
وهو المقصود من محبة صاحب الخوض الورود والمقام المحمود ۛ

بالجملہ جیسے اس باب اول کا اقسام اس حدیث پر ہر ایسی دوسری ہی میرے کلام کا
قسام بھی خداوند پاک بظہیل سرور لولا کہ اسی میں کے کوئے طیبہ -

فانشهد ان الله لا رب غيره | وانك مأمون على كل غائب

پر کر دے تو پھر دیکھے ہمارا کہ کیسی ہمار ہو - وآخرو دعویٰ ان الحمد لله رب العالمین
والصلوة والسلام علی محمد سید الانبیاء والمرسلین وعلی آلہ الطیبین و
اصحابہ الطاهرین مع جمیع المسلمین والمسلمات اجمعین

۸۰
 ملنے پر سولی عبدالحق صاحب حقانی نے جو فرمایا ہو جب قدر مسلمانوں
 کی کتابیں میں ہمارے نزدیک سب مسلمین گراؤں کتابوں میں جس مقام پر مصنفین
 سے غلطیاں ہو گئیں کہنے کہ وہ معصوم نہ تھے وہ مواضع قابل سند نہیں) یہ
 بکثرت گویا میری تحریر بالائی صحت کا شاہد ہو۔

ہماری اس بحث میں علماء حنفیہ سے شام علی قاری اور فضلاء شافعیہ
 سے بیضاوی انہیں اول الذکر تعصب میں مبتلا ہیں اور آخر الذکر تفسیر میں گرفتار
 تعصب کدھر رہا اور تفسیر کس رتبہ کا اسکا کسی قدر اندازہ عبارت ذیل سے
 ہو سکتا کتاب فقہ اکبر میں واللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انتہی لکھا ہوا ہے
 یہ فقرہ سنت اس کتاب میں افزوہ اور مدس ہو اسکی تصریح علامہ طحاوی نے حاشیہ فرمائی
 اور علامہ تجردی نے تفسیر الرید شرح جوہر التوحید میں کر دی ہو انا علی قاری صاحب
 نے نسخ الانہر میں اس فقرہ کی شرح کرتے کیا کہ باقی رکھا ہو وہ پوشیدہ نہیں جلال الدین
 سیوطی وغیرہ کو تو رہنے دیجئے مولانا بحر العلوم نے فتوح الرحمن شرح مسلم الشریعہ میں
 بعض معتبرات سلف سے انبیاء کا کفر حقیقی اور علمی ہر دو سے معصوم ہونا نقل کیا ہے
 علی قاری صاحب میں کہ سلف سے کفر تعلق رکھا نہیں ابانی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام
 کی نسبت تجرید کفر علمی کرتے بھی کچھ خیال نہ فرمایا یہی اسباب تھے جنکے باعث سے
 مستند الفاضلین بھی اس کے حق میں مقدمہ تعلیق المجدد میں تحریر فرماتے
 ہیں و تصانیفہ کلھا جامعۃ مفیدۃ حاویۃ علی فوائد لطیفۃ ولولہ انی بعضہا
 من رايحة التعصب المذہبی لکان اجدود واجود انتھی۔

علامہ نور دہشتی رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب المعتمد فی العقائد میں

۸۱
 اور کہ میں (بدعوی تناقض و علت جہت اخبار طلب را کہ صاحب خبری عالم غیب
 اور اندوہ اسلام علیہ رسانیدہ روئند کہ ملاحدہ کہ دشمنان دین اندوہ اسلام کہ منکران
 بارغیب اندوہ چنین مواضع فرصت طلب جیسا شد انتہی اس سے قیاد ہو کہ فلاسفہ منکران
 باغیب سے میں اور نظام ہو کہ جہر لہر رائفہ غالب وہ بالکل منکر ہو گا اور جسے کہ وہ انقدر بلا
 اور بقدر اندوہ انکار کر گیا اب بیضاوی صاحب کو دیکھئے کہ محقق و ملوی الشیخ
 زجریہ مشکوٰۃ میں جلد رابع کے مسئلہ پر تحریر فرماتے ہیں ہاں کہہ در تفسیر بیضاوی وجہ
 دینزد یعنی ابن آیت گنہ است و شک نیست کہ انچہ در حدیث متفق علیہ در تفسیر ابن واقع
 مدہ متعین باشد را وہ ان و عجب کہ ابن وجہ اصلا ذکر نہ کر وہ غالباً تفسیر اور برین را
 اشد انفسال اشد السلام انتہی جب بیضاوی صاحب اپنے جوش تفسیر میں حدیث متفق علیہ
 ایک کا بھی خیال نہ کیا کہ جہاں سے بحث غیب دانی میں استناد کرنا اور باقی بزرگان دین کے
 اقوال سے خواہ مخواہ اعراض کرنا انصاف کا خون اور اعتداف کا شگون نہیں تو کیا ہے
 ہاں اعتبار بقصار کا مدار قائل کے عادات و اطوار پر رکھا جاتا ہو۔

بیضاوی نے تفسیر عفا اللہ عنک کی یہی ہو کہ کثرت من خطہ فی الذنن فان العفو
 من زیادہ انتھی۔ اس فقرہ پر حاشیہ بیضاوی میں شیخ الاسلام زکریا رحمہ اللہ تعالیٰ
 نے تفسیر فیہ الخیر لکھا اور سیوطی نے فرمایا کہ تبع فیہ العبادۃ السمیۃ الذمیتۃ الخیر
 و اخطہ ہو کتابہ الاہریرت اب بیضاوی صاحب اپنے استاد و معتمد کی متابعت میں جناب
 رسالت اب کو خطا و تراویں تو انکی تخطیہ میں کوئی تباہی نہیں۔ نہیں تو ہاں رب و ہیک
 خطا سے بزرگان گرفتار خطا سے ہے۔

ابوب رہے وہ جو کسی قسم کے تعصب اور تعلق سے پاک و صفا ہیں میں وہ کونسی

کی تقلید میں یا وہ کسی عبارت کے تسوید کے نہ ہوں تو پھر ایک قاعدہ ہو چکا تھا
 رکھا جائے تو بیشک شبہات کا دفعہ ممکن اتحدول ہو سیکے گا وہ یہ ہو جو علمائے حدیث
 جنگو اصطلاحات اہل اصول فقہ سے کہ بحث نہیں تفسیر کرتے ہیں کہ خبر ثابت خبر نفی
 پر مطلقاً مقدم ہو یا معین کا شفعی رحمہ اللہ تعالیٰ معارج المنبہ^{۱۵۸} میں نے ثبوتی
 سے نقل کرتے ہیں کہ اثبات نفی مقدم باشد انتہی۔ علامہ سبوح جوری تحفۃ المرید
 شرح جوہرۃ التوحید ص ۱۷۷ میں تحریر کرتے ہیں والقاعدۃ ان المثبت مقدم علی النافی
 انتہی علامہ شامی رد المحتار جلد ۱ ص ۱۷۷ میں لکھتے ہیں والمثبت مقدم علی النافی انتہی
 ابن حجر مکی اپنے فتاویٰ حدیثیہ میں مشہور فرماتے ہیں والمثبت مقدم علی النافی انتہی
 امام قسطلانی ارشاد الساری شرح بخاری جلد ۱ ص ۱۷۷ میں تحریر فرماتے ہیں والمثبت
 مقدم علی النافی انتہی۔ کرمالی کواکب الدراری شرح صحیح بخاری باب
 الترویج میں لکھتے ہیں وروایت المثبت مقدم علی النافی انتہی علی قاری
 مرقاة المفاتیح میں حدیث عائشہ ماراث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عاصمًا
 فی العشر الاوائل من ذی الحجۃ کی شرح میں یحییٰ سے نقل کرتے ہیں اذا تناقض النافی
 والاثبات فالاثبات اولی انتہی۔ علامہ شامی سنبل الہدی والارشاد
 میں تحریر فرمایا ہرودی الامام احمد والترمذی عندنا قبل لد ربط البراق قال الخان
 ان یضرب منہ رقاد منہ عالم الغیب والشہادۃ قال البیہقی والمثبت مقدم علی النافی
 یعنی من اثبت ربط البراق فی بیت المقادیر مع زیارۃ علم علی من نفی فهو اولی
 بالقبول انتہی۔

ان کتب مشہورہ میں علامہ نے تصریح کر دی ہے کہ اثبات نفی پر مقدم ہوا بحث موجودہ

۱۔ ثبوت سے علماء نے حضرت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے واسطے کل شیء کا علم ثابت
 کیا تو بعض نے غمان و غمان شیء کا علم نہیں تھا یہ بھی بیان کیا ہوا ملاحظہ قاعدہ مذکورہ ہر طور
 پر مثبت مقدم اور مثبت زیادہ علمہ نافی سے اولیٰ بالقبول ہوا ہر صورت اگرچہ کوئی شبہ
 نہ ہو تاہن میں ہر پھر بھی بالخصوص کسی شبہ کی نسبت گفتگو کرتے ہیں کوئی ظاہری قیاسیت
 مینہادہ پیشیتا ہنا سے زمان سے مشہور کر کے میں اور اپنے رسائل میں مسئلہ بھی کرتے
 ہیں اس کے وہ میں کتب مستندہ کو پیش نظر رکھنا اہم المقاصد ہے۔

امام ابن حجر مکی کی چھپرے قبل چند قاعدہ سے بیان پر قائل گذارش میں وہ فقہ حضرت
 ابن تیمیہ کے ساتھ ہوں غالباً کہ آئندہ مقال میں یہ بہت ہی کارآمد ہونگے۔

قاعدہ اولیٰ امام الشکرین علامہ محمد نافریری کو سند کا پور سے لکھتے ہیں
 ہر کتاب سازی یعنی ترجمہ باذنی کا ازاد ہو اگر فقہی وضع فرمیں ہوگا تو مستفاد
 نافی الامی رسالہ کے مولفہ سے اور ازادہ الہیہ کے تو خاصے مصنف ان ہر دو کا ذکر
 شاید پھر آج ویکنا بفضل تو ازاد کی ایک کتاب کے ترجمہ سے مستفیض ہوتا ہوں اور بالخصوص
 اس پر کے حاشیہ سے مستفیض ہوا ہوں اور ایسی قابل شہید ہونا ظاہر بالکلین سے
 یہی مطالب عالیہ حضور اذان صافہ رکھنے کی امید ہے۔

قاعدہ ثانیہ حضور والا کی فضیلت سے جب جوش ملا اور حرارت علی سے آپ کو بہت
 ہو گیا تو مشہور رسالہ ثمنہ الہند کا ترجمہ بزالی گجراتی کر ڈالا اور صرف مترجم کے ہا میں کوئی
 نہ نہ جب پہلا دیکھا تو موقع بے موقع کہتے رہا شعی بھی جڑ کر نام نامی کو دفتر شہین میں
 مکتوب فرمایا یہ ترجمہ خواہشی سے مزین ہو کر تاریخ ۱۲ ماہ ذی الحجہ ۱۳۱۲ھ میں غالب علیہ من
 یہ باب ہر ازادہ میں اکابر ائمہ ان کر سنبھنے۔

થી સીમાં નહોતો. છતાં મને તોફાન ચાકરવા લાગ્યું. તમા
 પારે રાહુત હુની. ઠીંઠવાલો ભણે માથે તોફાન એવી બી
 મત. કરતો પાડવી છાછાની ને શ્રી કર. રાખતો. મદીના
 સરીકાનાં રસને. કોને રા. પડા. ભેરમાં. આતના હુનો. લવ
 કાકી. ઊતરતો. પારે. તેલ ભગાએક. કબર રસના. થા
 નું કોઈને. આજા. તુલીકે મદીના સરીકામાં કુરાતની ના
 બા. પેન્નવાદેસે. પડા. તેમની પુવાનો અસર. તેનો હુનો
 કે. બહુ. ખુસી. સાથે. અને મદીના. સરીકામાં. દાખલ
 થયા. અને. ન્યાં. આઠ. દીવસ. રહ્યા. મારી. સામે. બીજા
 કેટલાક. કાકીના. આવ્યા. કે. તેમાં. કેટલાક. ડાલે. બ. ગા
 મના. માણસ. હુતાં. ને. કાકીનો. પાછલ. આવ્યો. અને.
 આગલ. સરકારે. વદા. કયો. અને. કેટલાક. કાકીનાં
 નો. ગામમાં. પેસવા નહીં પામે. વગર. આપતી. કર
 મનો. બે. શુમારે. તેમાંથી. થોડાકના. વર્ગના. મા
 એક. રીસાલો. મારા ઊસના. લખયો. છે. અને. હાલ
 શામાને. જે મદીના. નામનો. રીસાલો. લખતો
 ર. માં. છપાએ. છે.

بھمبر فہرست میں کچھ اطلاع دی نہیں اس لئے کہ بعض کے ضمن میں علامت کے
 نسخے و التجا کی ہوتی

૪૧
 ન. પડા. હુરંતે. બચાં. પડા. નાહતા. છે. પુવા કરી. એ. એમ
 કહી. હાથ. ઊંચ. કરી. પુવા કીધી. બીજી દીવસે. બીજી સાહેબ.
 આરં. થઈ. ગયાં. એ. આવી. ને. તવા. કર. વાગા. આહુતાં. એ.
 સરમાં. મદીના સરીકા. વાનો. માથે. વીચાર. તોહુ. ને.
 તેમજો. એક દીવસે. પોતાના. દર. બારમાં. મદીના. સરીકાની
 વાન. કહાડી. ને. એવી રીતે. કે. ભડગે. કોઈ. મદીના સરીકા. ન
 વાનું. ના. પાડનો. હોએ. અને. પોને. તેને. મોકલના. હોએ. હું. મરી
 ના. સરીકા. વાનું. કુંડે. તૂટી. પેતી. તેમને. કોઈ. ને. હુની. ખબર.
 કરવા. માં. આવે. બી. તૂટી. આખર. મારા. સી. ફાક. મોલાના.
 મોલની. બહુ. મદ. સત. સાહેબ. મારા. નર. કે. તે. કુંડે. સવા. લા
 ગયા. તેમ. હું. પડા. સ. ભગાયો. કે. તે. મો. મને. મદીના. મ.
 રીકા. મોકલવા. માંગે. એ. તેમને. અર. કરી. કે. હું. બે. વાર.
 મદી. સરીકા. ગયો. હું. ને. આ. મદ. મારા. મારી. પામે. રા. ન.
 બાકી. રહે. ના. છે. તે. વગ. બોલી. આ. કે. ના. મારે. એ. રવા. રવા.
 બહુ. છે. એ. તેમ. કુંડે. હું. સી. પડ. ચહુ. વા. નું. ને. નું. કબુલ.
 રા. નું. ન. થારે. હું. નવા. લાગયો. ન. થારે. મને. દુરથી. ને. ઈ. ઈ. ન.
 થઈ. ગયા. અને. હાથ. ઊંચ. કરી. પુવા કરવા. લાગ્યા. અને. મને.
 કહ્યું. કે. ન. તે. ખુદ. ને. સોંપ. યો. એ. પુવા. બી. અસર. એવી. ને.
 હુની. કે. મારી. પામે. કોઈ. નો. કર. ચાકર. નો. હું. હું. કોઈ. ની

nor did he ever permit it in his own meetings. At the time it occurred to me that if the request was granted I would walk off. At that very moment Kutub Sahib added that there were present persons who would leave the place if he complied with his request. Then he requested for vocal music, which request was granted and the musician, began to sing something in his own language.

TABLE OF CONTENTS PAGE X

Page 88, Amiracle of Haji Imdadullah saheb exhibited in public.

In Hijri year 1312 I went on a pilgrimage to Mecca in the company of my revered preceptor Roushan Ali, In Mecca, Miss, Roushan Ali fell dangerously ill. The doctor as well as the people lost all hope of her surviving the sickness. She had with her five young children. The Mawlawi was very uneasy on their account. He would attend the meetings of our saint a friend of God and the pole of the age only occasionally.

چند حضور والا کا افاضہ اور سبغہ کا ارادہ و بار و جوش مار و نجات اس کتاب کا ترجمہ
 بزبان انگریزی عیسوی ۱۳۱۲ میں کر ڈالا جو درویش پیری میں واقع ہے اس ترجمہ میں
 رضائین مذکور بالا بالترتیب بموجب تحریر پائین ثبت ہیں +

TABLE OF CONTENTS, PAGE, X

On page 94 (note) A party at Hazrat Imdadullah Saheb, kutb of this generation

In the beginning of the year 1312 a member of a Mawlawi family paid a visit to Mecca from Syria. He had a songster with him who played upon a flute. He had been on a visit to Haji Imdadullah Saheb, one of the many marks of GOD, and who was the then deputy of Kutub Hazrat Mahomed Saheb. I was one of the assembly at that time. At the second or third interview he requested the Kutub Saheb to grant his musician permission to amuse himself with his performance. He replied that he never attended such a gathering.

got up, pronounced grace upon me and said I
committed me to the care of God. The virtue of his
blessing was such that although I had no servant
with me and no company, yet I was happier than
I was with them. The Camel-keeper served me as his
own servant. He provided me with water and other
things. There was cholera ravaging the way to
Medina. The place where a caravan halted
came a cemetery. No one was sure of being allowed
to enter the city. But it was due to the efficacy of
the saint's grace that no quarantine was imposed
against us and we entered Medina in peace.
We lived there eight days. There were other caravans
including mine from the village of Dabhel.
They followed me but were ordered by the authori-
ties to march on and not halt there. Other caravans
were not allowed to enter the city. Besides this there
are innumerable other proofs of his power. My
preceptor has written a pamphlet describing

At last the renowned saint said that the Moulvi
was very much grieved. The children were very
young. It was a case for grace. So saying he raised
up his hands and pronounced a blessing. The
next day the Bibi saheb was all right and made
her pilgrimage on foot. I had no mind to visit
Medina. One day the saint opened the subject of
Medina in the meeting in such a way as if he
was persuading one to pay a visit to it who was
inclined to go there. He was in no way informed
whether I was to go to Medina or not. At last my preceptor
or Ahmed Hasansahab, Moulavi of the Maulas
looked at me and smiled. I too understood him
to be sending me to Medina. I told him that I had
been to Medina twice before that and that at that
time I had only Rs 50 left with me. He said that that
amount was more than sufficient for me. I accepted
his advice and determined to go there. When I started
on my journey he saw me from a distance,

some of them. And another pamphlet called the "Shumai-mi-i-Imdadh" is being published at Lucknow".

FARJEE NOTE §

✱ ✱ ✱ "Oh god, when will the time come when I shall be fortunate enough to kiss the feet of Haji Imdadullah, the polar star of the time, your friend and wali."

اس مقام پر لائق و فائق ترجمان و مثنیٰ صاحب نے دو شخصوں کا ذکر فرمایا ہے ایک خود کے استاد مولوی احمد حسن صاحب کا جنہیں انگریزی ترجمہ میں کسی بچاؤ کے خیال سے چالاکی کر کے روٹھنے لگا ہوا اور دوسرے اپنے پیر مرشد حاجی امداد اللہ صاحب رحمہم کا پھر ہر ایک کو صفات مقدورہ سے موصوف فرمایا ہے استاد صاحب کو اپنا سرتاج اور روشن دل شاہی بتلایا ہے انگریزی کو تو دین و دنیا کا وسیلہ ایک ولی کامل و زمانہ کے قلب تین نائب محمد مصطفیٰ علیہ السلام چار اور خدا کی نشانیوں میں کی ایک نشانی ایسے پانچ مراتب کا مقصد و ارتقا یا پھر پھر انکی دو کراستیں مشعر اعلیٰ مانی الضمیر اور دوسری متعلق قبولیت و غایبان کہیں اور ساتھ ہی اخبار کہ کراستیں آپ کی سب سے شامین اور سب سے چمکی تیرہ سو بارہ کے لغات سے عیسوی اٹھارہ سو ننانوے جہین انگریزی ترجمہ ہوا اور پھر اسی عیسوی سن سے آج تک ہی نہیں بن آئندہ میں سب تک اس کے بر خلاف نام کو اعلان دین تب تک ہر دو حضرات کو

بہتر و پامند بنائے مانتے ہیں اور اپنے معمولی اعتقاد و اس کے مفہوم و مصداق سے بن نائزین ہائیکین اس گندارش کو قبول فرما کر بھول بخائین بر خاصہ تصدیق و راستے فائدہ و رابعہ سے فائدہ عاشرہ تک میں منازل و احوال اولیٰ اور خطاب کا مستند ہے۔

فائدہ رابعہ۔ امام شہرانی قدس سرہ الرحمانی یواختیت و الجوامہ

۲۳۳ میں تحریر فرماتے ہیں اعم ان عدد منازل الاولیاء فی المعارف والاحوال بقی و روحہا من الرسل علیہم الصلوٰۃ والسلام مائتا الف منزل و ثمانیۃ و اربعون الف منزل و تسع مائۃ و تسعة و تسعون منزلاً لا بد لکل من حق له نام الولاۃ ان ینزلھا جمیعھا علیہ فی کل منزل من العلوم مالا یحصى قال الشیخ محی الدین و ہذا المنازل خاصۃ بھذا الامۃ الحدیثہ لوینبھا الحدیث من الامم قبلہم و لکل منزل ذوق خاص لا یكون لغيرہ ذکرہ فی الباب الثالث والسبعین من الفتوحات انتہی ✱

فائدہ خامس۔ امام شہرانی قدس سرہ النورانی کیست را حرمین ارشاد فرماتے ہیں و اما شیخنا السید علی الخواص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فہو عندہ بقول لا یکن للرجل عند قاحتہ یعام حركات مرید فی انتقالہ فی الاصلاب و ہو نطفۃ من یوم السبت بریکم الی امتدادہ فی البیتہ او فی النار انتہی ✱

فائدہ سادس۔ یہی عارف ممدوح قدس سرہ المنہج من الکبیر مرحوم ابن الیمین و البیہقی ابن ارشاد فرماتے ہیں و روی العلامۃ الفاروقی رحمہ اللہ فقال فی کتاب التوحید ان العارف باللہ یعقوب خاتم سیدی احمد

بن الرفاعی قدس الله امرارهم وافاض علينا انوارهم قال سمعت سیدی احمد بن الرفاعی يقول صحبت ثلثمائة الف امیر من یاکل ويشرب وينکم ويرث ولا یحک الرجل عندنا حتی یصحب هذا العدد ويعرف کلامهم وصفاتهم واسمائهم وادبائهم وحبائهم وأجالتهم قال یعقوب الخادم فقلت یاسیدی ان المؤمنین رحمهم الله تعالى ذکروا ان عدده الامم ثمانون الف امته فقط فقال ذلک مبلغهم من العلم فقلت هذا عجیب فقال ان یردک امر لا تستقر نقطة فی شیء الا یخبر ذلک الرجل الیها ویعلم بها قال قلت یاسیدی هذا من صفات الرب تبارک وتعالی قال یا یعقوب استغفر الله تعالی فان الله سبحانه ذالجب عباد صرفة فی جمیع مملکته واطلعه علی ما شاء من علوم الغیب فقال یعقوب تنفصلوا علی بدلیل علی ذلک فقال سیدی رضی الله تعالی عنده ان الدلیل علی ذلک فی قوله فی الحديث القدسی لا یرال عبدی یتقرب الی بالنوافل حتی احب فاذا احبته کنت سمع الذی یسمع به وبصر الذی یبصر به وید الذی یدبش بها ورجله الذی یمشی بها ولان سألنی لا عطينه ولان استعاذنی لا عیدنه رواه البخاری عن ابی هريرة فاذا کان المتق مع عبده کما یرید صار کما ندصفه من صفات الله تعالی انتهى

فائدة سابعة فی شعرانی یواقیت و**الحجرات** من تحریر زمرات بن اصا القطب فقد ذکر الشیخ فی الباب الخامس والخمسين وصاتین انه لا یتکون القطب ان یقوم فی مقام القضاة الا بعد ان یحصل معانی العرف التي فی اوائل السور المقطعة مثل الروا مص ونحوها فاذا وفقه الله تعالی علی

ها ومعانیها تعینت له الخلافة وكان اهلا لها انتهى

فائدة ثامنة فی شرحی بزرگ اسی یواقیت کے **تحریر** زمرات بن است فاعلم ان القطب فان جماعة فی عصرنا قد ادعوا القبطية وليس معنا علم یرد دعوتهم فالجواب قد ذکر الشیخ ابو الحسن الشاذلی رضی الله عنه ان عتب خمس عشرة علامة ان یمد بمد والعصمة والرحمة والخلافة والنبیة ساد حلة العرش العظیم ویكشف له عن حقيقة الذات واحاطة الصفات یكرم بکرامة العلم والفضل بین الموجودین وانفصال الاول عن الاول وما یفصل عن ذلک منتهاء وما ثبت فی حکم ما قبل وما بعد وحکم ما قبل له لا یبد وعلم الاحاطة بکل علم ومعلوم ما بدارض السر الاول الی منتهاه ثم یعود الیه انتهى

فائدة تاسعة - **اسی یواقیت** کے **تحریر** من ہو قد ذکر الشیخ عبد القادر الجیلانی فی القضاة ستة عشر عالما احاطا الدنیا والاخرة عالوم من هذه العوالم وهذا الامر لا یعرفه الا من اتصف بالقبطية انتهى

فائدة عاشرة **اسی یواقیت** کے **تحریر** زمرات بن است هل احد من البشر نیال فی الدنیا علی امن غیر واسطة محمد صلی الله علیه وسلم بالجوار كما قال الشیخ فی الباب الاحد والتسعين واربعة لیس احدا ینال علما فی الدنیا الا هو من باطنية محمد صلی الله علیه وسلم سواء الانبیاء والعلماء المتقربون علی مبعثه والمتأخرون عنه انتهى

باجملہ فائدہ اربعہ سے **عاشروں تک** جو ہر اوصاف اور خواص ولی کامل اور

قطب زمانہ کے واسطے نمایاں اور ضروری ثابت مانے جاتے ہیں وہ ضرور ضرور امام الکامل
 علامہ محمد کے مرشد موصوف دین و دنیا کے وسیلہ ولی کامل زمانہ کے قطب نائب
 خدا کی نشانیوں میں کی ایک نشانی حاجی امداد اللہ صاحب کے لئے مانے بغیر چارہ بین
 ہوا الاکمل ولایت و ورور قطبیت زمانہ کا نور جو قطب کے احاطہ علی میں سورہ عالم میں
 جنہیں سے دنیا اور آخرت ایک عالم قرار پائے اور نبی کریم کو محض دنیا کے من و عن پر بھی
 علم نہ ہو یہ کہتے ہوئے مسلمان کیوں نہ شرمائے عنقریب فائدہ نمانے میں علامات قطبیت
 و علم الاحاطہ بکل علم و معلوم بتلایا یہ قطب صاحب جانین گربہ کریم کے واسطے نمایاں
 فان الله وانا لله واجبت

حضرت حاجی امداد اللہ صاحب کی دو ذکر استین تجربہ کردہ امام الشکرین علامہ محمد
 کی خبر نمایاں مولوی عبداللہ صاحب مدرس سیدہ نعمانیہ لاہور کے نبوی ہونے کی تب ہی تو استغفار
 کے سب پر بھیجا وہی سے اطلاع مافی القلب کا حصر رسول مجتبیٰ پر کر دیا گیا اس کے ضما
 القدر سے واقف کاری کا وہ پردہ گویا انکار کر دیا جس سے حاجی جی کی کرامتیں بیان
 کردہ علامہ محمد علیا بیٹ ہو گئیں واہ واہ اور سبحان اللہ ہزار آفرین مولوی عبداللہ نے
 خوب ہی فریاد کی وادوسی کی لیکن

کی پسند و خرد خردہ بین	درخت سست کوئی چست چاق
توروی درسیہ قفس سلط او	وان فی تصدیق فاین الوفاق
اما علامہ محمد کو جو بین پرشس آیا اور شتر کینہ سینہ میں نہایا تو آخر باحتراس سے درگزر کر ونبی بالولی مقرر کر کے مولوی عبداللہ صاحب کے کرتوت سے ایسا بہوت ہو گیا جو بین عالی سے حاجی صاحب کی کرامتیں نیست و نابود ہو کر مناظرہ بزرگ کے حکم کو سپرد کردہ	

کی دلائل کے فضل اول میں جو تھی دلیل یوم یوم امداد اللہ کی کھٹالی اور تفسیر کبیر
 کے سے یہ نقل کر دیا انما قالوا لا اعلم لانا انک تعلم ما اظهرنا واما اضمنا و
 من لا اعلم الا ما اظهرنا فاعلم انک نبيهم انقد من علنا امر او تفسیر حکانی ۷۲
 میں جو امر واقعی اور دل کی بات تو تو ہی جانتا ہو اور ظاہری قبل و قال کلام میں علم جو وہ ہے
 علم کے آگے بہتر لا شو کے ہو

بیان سے علامہ محمد کا عقیدہ دریافت ہو سکتا ہو ایسی جہت سے کہ کسی اور
 تفسیر و تفسیر کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہتی تاریخ ایران مؤلفہ سر جان ملک
 ترجمہ کردہ مرزا اصغر جلد ۲ ص ۱۳۲ پر بخیر عقاید و مابعدہ یہ بھی بیان کیا ہو کہ سوگند یاد کرنا
 بہ محمد و علی و کسان دیگر احوام سیدانند زیرا کہ گویند قسم عبارت است از شہادت علیہدین اپنے
 و ضمیر سترت و ضمایا می ضما را بجز خداوند کس نداند فقط علامہ محمد کی وہ رو باہ
 بازی اور جلد سازی ہرگز قابل التفات نہیں جو کہے کہ استفادہ کے صفو الی پر سوال میں
 مقربوں کہ درجہ اولیاء اللہ کو بھی حق سبحانہ و تعالیٰ نے بعض عین پر بعض اوقات میں بطور
 کشف و الہام خبردار کیا ہی اس جہت سے کہ بڑی ابلہ فریبی ہو اگر نفس الامریں ایسا ہی پاک
 اعتماد ہو تو ان الہام کے سب پر پرہیز کہاں سے اوگلا (جیسا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 نے واللہ ما علمت علی اہل الاخیلا تاکید کے ساتھ بیان کیا ہو اسی طرح حضرت اسامہ
 زمانہ میں اہلک یا رسول اللہ ولا نعلم واللہ الاخیلا اور اسی طرح حضرت زینب زمانہ
 میں یا رسول اللہ احی سحی و بصری واللہ ما علمت علیہا الاخیلا پس خان صاحب کے
 استنباط کے موافق تو چاہئے کہ حضرت اسامہ و حضرت زینب کو بھی قبل نزول ان الذین
 جاؤا بالافان انہما کا علم یقینی طور تھا حالانکہ کوئی اسکا قائل نہیں ہو +

اب سوچ لیجئے کہ غلام محمد اگر کشف و الہام کے ذریعہ سے اطلاع ملی ہوتی ہے تو
کابھی حاجی امداد اللہ صاحب کے اوکسی کئے جو ہرگز تو کوئی دلیل قیام کی جس سے ثابت ہو سکا
کہ اسامہ اور زینب رضی اللہ عنہما نے بلا اطلاع و اشد کدہ الا تعادان گرویل صرف اسکا کوئی
فائل نہیں ہے اسکا نام ہے تو پھر سراپا فضل و کمال کا حال معلوم ہو گیا شاہ صاحب
تحفہ کے مصنف پر ارشاد فرماتے ہیں وقاعدۃ لا قائل بتمسک کردن دلیل عجز است اتہی
وللہ ویرالقائل

ہنوز طفلی وارزوش و نیش بخیری
از علم غیر حیر از چیل خویش بخیری

جامی قدس سر السامی نے سچ کہا جو فرمایا ہے

لاف و نیش گر زہد پورست نادان دوریت
نشل اللہ المولیٰ الکریم ان یتدارکنا بفضلہ العظیم - ولا حول ولا قوۃ الا
باللہ العلیٰ العظیم

پھر اس قسم کی تقریری وارو گہ غالباً ناظرین کو نا مطبوع ہوگی لہذا اسے طر کر کے اور
ایک گزارش پیش کرتا ہوں کہ بشمول اور چند مسائل خلافت کے اس مسئلہ عیب پر بجا طور
میں اراکین ریاست کے بند و بست سے زیر تحکیم حضرت سجادہ نشین چاچران صاحب
مستند کے ماہ شوال میں مناظرہ ہوا جو حسین ایک جانب دیوبندی جنات اور
گنگوہی کے ذریات تھے اور مقابل میں مولانا مرحوم غلام دستگیر صاحب
تصوری تھے بالاخر مناظرہ بروزہ سے ناویری پارتی جیسی اوڑن چھو ہوئی ویسے
ہی انھوں نے فقر و اکی ٹھہرائی - مولانا مرحوم نے سوال وجواب قلبند کر کے ملک
حرمین سے تصدیقات اور تقریظات کی طلب گاری کی چنانچہ مشاہیر ربیع الاول میں کارروائی

نہ تمام پا کر ایک مبارک مجبورہ بنام ہندو تقدیس الوکیل عن توہین الرشید
غلیل مرتب ہو کر ۱۳۱۵ھ میں صدیقی پریس قصور میں مطبع ہو کر نوزائش دیدہ و ابابلیبات
سرورہ سینہ احباب بصیرت ہوا ہوا سمین مسئلہ غیب حسب اعتقاد حضرت سے دلائل سے
مل درج ہو کر مخالفین کا دندان شکن جواب نہایت خوبی اور وضاحت سے دیا گیا جو پھر
بان کردہ ذیل مقتیان دین مشین بلکہ امین اور علامہ مسکن سید المرسلین کی مہرین اور
یہ یطین موجود ہیں

مفتی شافعیہ محمد سعید باصیل - مکہ	مفتی شافعیہ محمد صالح کمال - مکہ
مفتی المالکیہ محمد عابد بن حسین - مکہ	مفتی المالکیہ خلت ابن ابراہیم - مکہ
مفتی الحنفیہ عثمان بن عبد السلام عثمانی - مدینہ	سید محمد علی بن طاہر مدرس اعظم مدینہ

مولوی عبد الحق صاحب الاکابوی بہاجر
مولوی عبد اللہ سندی
مولوی امام الدین احمد

مدرسین مدرسہ صولتہ

محمد سعید صاحب	سید اعظم حسین صاحب	علت علی صاحب
	پاپہ حرمین شریفین	

حضرت نوز صاحب
مولانا محمد رحمت اللہ صاحب


حضرت نوز صاحب
عبد السمان صاحب

اسکا تو بالکل تعجب نہ کیجئے بڑی حیرت انگیز اور زیادہ تعجب خیز تو یہ بات ہے کہ غلام محمد
کے مرث صاحب دین و دنیا کے وسیلہ ولی کامل زمانہ کے قلب محمد صاحب کے ناب اور
خدا کی نشانیں میں کی ایک نشانی جنکی قدوسی سے غلام محمد کو نصیب داری کی امید

میں نے حضرت حاجی امداد اللہ صاحب نے بھی جسے زور و شور سے مہر لکھادی اور دستا
 کر دے جس سے سارے دہلیہ پندہ کا منہ کالا اور اہل حق کا بول بالا ہو گیا ہے +
 مخفی اور ستر تہین کہ اسی تقیہ الکیل عن توہین الرشید و تحلیل
 میں یہ مسئلہ غیب نشا سے ۲۲ تک پر دست بردارہ وضاحت لکھا گیا ہے اور ایسے ہی
 باقی مسائل کو قیاس فرمایا ہے اس تمام کا نظارے گذرنا گونہ شاق لہذا بغرض آسائش و
 مقصائے مصلحت وقت حسب الارشاد حاجی امداد اللہ صاحب اسکی ایک تلخیص کی گئی
 جس پر حاجی صاحب سے مہر و دستخطے ہیں اور میں سے متعلقہ مسئلہ غیب اتنی عبارت
 ہے جو درج ذیل ہوتی ہے +

مسئلہ شیطان لعین کے وسعت علم اور احاطہ زمین کو خصوص قطعہ سے ثابت
 جانا اور عالم علوم الاولین والاخرین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے وسعت علم کو بلا دلیل
 محض قیاس فاسد سے ثابت کہنا اور اسکے شرک سے تمیز کرنا اور آپ کے علم شریف کو
 معارف اللہ شیطان کے علم سے کم کہہ دینا یا آپ کی سنت قرین ہو کر نہ کرنا ثابت ہے کہ حضرت
 علیہ الصلوٰۃ والسلام اعلم مخلوقات میں تفسیر نیشاپوری میں آیت فارحی الی عبدک
 ما اوحی کے نیچے لکھا ہے والظاہر انما السرائر وحقائق ومعارف لا یعلمہا الا اللہ
 ورسوله انتھی تفسیر کبیر میں ہر معارف اوحی اللہ تعالیٰ الی محمد صلی اللہ علیہ
 و آلہ وسلم الیہ للتفہیم والتعظیم انتھی۔ اور ایسا ہی اکثر تفاسیر میں لکھا ہے اور آیت
 علیک ما لم تکن تعلم کے نیچے تفسیر مدارک و خازن وغیرہ میں ہر دو علیک من
 خفیات الامور واطلعت علی ضمائر القلوب اور حدیث مسلم میں بروایت عمر ابن
 الخطاب وروہی فابخبرنا بما کان و بما ہو کائن اور مواہب لدنیہ میں ہر الفج الطیار

میں ہر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ فخر
 الدینا فانما انظر الیہا والی ما ہو کائن فیہا الی یوم القیامت کما انظر الی کفی ہذا
 من حدیث کو امام سیوطی نے فضائل کے تحت میں بھی نقل کیا ہے جس شہادت قرآن و
 تاجرانہ علامتے اہل سنت نے تصریح کی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ماکان و ما سکن
 مل ہو جیسا کہ قاضی عیاض نے شفا میں اور علامہ قاری نے اور شریح میں اور شیخ
 ابن حجر مکی نے طبری نے طریح النبویہ وغیرہ میں اس پر تصریح کی ہے انتہی +
 اقول شیخ کی صریح عبارت علامت اور علامت میں گذری ہے
 لہذا فی حدیث کی شرح زر قافی سے علامت میں معلوم ہو چکی ہے ہر شیخ شفا علی
 ہی سے علامت میں جو۔

فانشہد ان اللہ لا رب غیرہ	وانک مامون علی کل غائب
<p> نام سواد نام صحابی کا گذرا ہے اور اس سے غافل و ذاہل نہ رہا جائے فقط + حضرت حاجی صاحب موصوف نے اس تحریر کو ملاحظہ فرما کر حضرت مولانا الفضل رکنال اولیٰ الحاج احماد محمد عبدالحی صاحب کی خدمت میں بھیجا تو اس پر انھوں نے لکھا۔ حامداً و مصلیاً و مسلماً۔ ماکتب فی هذا القریطاس صحیح لاریب فیہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم و علیہ اقر حورہ محمد عبدالحق عقی عند محمد عبدالحق ہر حاجی صاحب نے یہ تحریر فرمائی تھیں میرا بال صحیح اور درست ہے اور موافق باحق و فقیر کے ہر اللہ تعالیٰ اور کے کاتب کو جزائے خیر دے۔ </p>	
ابی سب گریز ما موصولیت	تقدیرت از علی باب مؤخریت
<div style="text-align: center;">  </div>	

الجواب صحیح محمد انوار اللہ - جو عقاید اس جواب میں مذکور ہیں وہ اہل سنت
کے کتب میں مسطور ہیں واللہ اعلم حورہ المفتقر الی امداد اللہ القوی حمزہ علیہ
عفی عنہ ^{عند} عقائد مندرجہ سالہ مذکور مطابق کتب اہل سنت و جماعت
کے ہیں فقط حمزہ نور الدین عفی عنہ ^{نور الدین} اسی صفحہ میں تصریح ہے کہ مولانا
محمد انوار اللہ صاحب مشاہیر علمائے ریاست حیدرآباد و اوستا و نظام ریاست برہنہ
پور اور نیز مولانا مولوی سید حمزہ صاحب اور مولوی نور الدین صاحب مریدان حضرت
حاجی صاحب موصوف نے حاجی صاحب کی تقریظ اور مہر کے نیچے اسی جلسہ میں
تصدیقات اور وسایہ درج کی ہیں من شاعر الاطلاع علیہ فالیزج الی اصل الکتاب
واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب +

بڑودہ والی و مایہ تجرید خذ لیم اللہ باخذ لان السریہ کیشی عموماً اور غلام محمد نادری
والی پارٹی خصوصاً اب تو شاید کہ ذکر شراب و گی اور اپنی مٹ و مہری سے ذرہ بھرا زانگی
کہ امام الشکرین غلام محمد کے رشد ولی کامل زمانہ کے قطب محمد صاحب کے نائب خدا
کی تشایون میں کی ایک نشانی نے بھی یہ بات مانی اور اپنے عقیدہ کے موافق گردانی
کہ معلومات ماکان و مایکون پر جس سے کوئی شے خارج نہیں ہو اب کا علم محیطی اور آپ استناد
خدا دار کے ذریعہ سے کل شے کے علیم و ذلک فضل اللہ یوقیہ من الشیاء واللہ
ذوالفضل العظیم +

مان ہی جاتی ہر ایک اور بات وہ بھی اس گراگرمی سنگار میں سن لینے کے
قابل ہو کہ سیقت قدرت گذری جو حاجی صاحب کا وصال ہو گیا ہو اور مایہ کے عقیدہ
کے موجب اب وہ گویا نصب قطبیت سے دست بردار اور محض پیش خوار میں جسے اپنے

میں ہر دور میں مدخلت کی ممانعت ہوتی ہو لہذا اب اس مقدمہ میں اس کے کسی قسم
کی استدلال کیا ہر سراج کو بھی مسلخ نہیں ہو۔ پھر ناظرین کو یاد تو ہو گا اور کیوں نہ ہو قریب
ذکر ہے کہ غلام محمد نے مولانا احمد حسن صاحب کو اپنا اوستا و جتلا یا ہوا و اوستا و
جی بعض خشک نہیں سراج اور دشمن دل بھی بتلایا ہو پھر کیا قباحت ہوگی جو انکی خدمت
مندیہ رجت میں ایک عریضہ پیش کر کے علمدہ ڈگری حاصل کر لیں کہ وہ ابھی بغض
مدائے لایزال کا پور میں بدستور شیم و کمال میں یہ مولانا صاحب رشید دل فقط
ام الشکرین غلام محمد ہی کے سراج میں اتنا ہی نہیں مگر محمد النافین مولوی عبدی
صاحب نصرة النعم کے خطاب مسجد بولین میں منبر پر سواری کے موجب سراج بھی میں
ایسے بزرگوار و رشید دل جیسے جو سے ایک خاص استقلہ حاصل کردہ فتویٰ ذیل میں درج
کرتے دیتا ہوں جسکا مطالعہ نتیجہ برکات اور ملاحظہ شمر حسنات ہو۔

ایہا العلماء ما قولکم رحمکم اللہ فی هذا المسئلة ثم یدر (محمد بشیر الدین) نے کہا کہ
انحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے علم جمیع جزئیات و کلیات ماکان و مایکون کا
حانیت فرمایا ہو اور کوئی شے آپ کے احاطہ علم سے باہر نہیں ہو عمر و (غلام محمد نادری) نے
کہا کہ اس قول سے زید مشرک و کافر ہو گیا ایا قول عمر و کا کہ زید مشرک کا فر ہو گیا حق ہے یا
باطل ہدایت یا ضلالت۔ بیخوات و خورا۔

الجواب

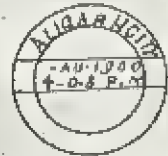
صورت مذکورہ سوال میں عمر و کا زید کو کافر و مشرک کہنا باطل ہے اس واسطے کہ زید
نے اپنا یہ عقیدہ بیان کیا ہو کہ اللہ تعالیٰ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جمیع شہاد
العلم عطا فرمایا ہو۔ یہ ہرگز شرک نہیں۔ مان جو صفت مختص ذات باری تعالیٰ ہو وہ کسی
دوسرے کے واسطے ثابت کرنا بیشک شرک ہو جمیع شہاد کا علم بالذات اور بلاد واسطہ

ہونا یہ صفت مختص بذات باری جن علامہ ہرگز زید نے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا بالذات و بالاعتقال عالم جمیع اشیاء ہونا نہیں بیان کیا پس زید کو مشرک اور کافر کہنا چاہا اور باطل پروردگار محمد لطف اللہ مفتی الدلائل العالیہ فی السلطۃ الکافیہ ص ۱۱۰ بیچ الاشیاء ص ۱۱۰ مقام علی گڑھ

تفسیر - چونکہ جناب مولوی لطف اللہ صاحب کا یہ فتویٰ کوٹلی ہوا ہے نہ نہیں ہے۔ اس عدم مہر کا جو سبب مولوی صاحب موصوف نے اپنے خط میں مولوی عبدالحکیم صاحب احمد آبادی کو لکھا ہے وہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔



Ahmedabad



شہر احمد آباد گجرات محلہ جالبور متصل مسجد کالج - گرامی خدمت جناب مولانا مولوی محمد عبدالحکیم صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔

جناب بن آپ کا فتویٰ حیدر آباد و علی گڑھ ہو کر دہلی میں میرے پاس پہنچا۔ میں ذیلی میں اپنے بیماری کا علاج کرانے گیا تھا اب علی گڑھ چلا آیا ہوں آج آپ کا فتویٰ دستخط کر کے روانہ کیا ہے مہر حیدر آباد ہوا اس واسطے مہر کرنے سے منع و رد مایا میری کی وجہ سے ارسال فتوے میں توقف ہو گیا۔ والسلام۔ ۱۲ بیچ الاشیاء ص ۱۱۰

محمد لطف اللہ - از علی گڑھ

یہ فتویٰ جناب مولوی لطف اللہ صاحب کا (جو وہ کے صدر اور غلام محمد کے استاد مولانا احمد حسن صاحب کے استاد ہیں) بطور مستند داخل کیا گیا ہے اب عمدۃ النفعین علامہ محمد امجدی صاحب اور امام الشکرین غلام محمد کے سرخارج رد فتوہ استاد مولانا احمد حسن صاحب کا فتویٰ ملاحظہ ہو

بسم اللہ الرحمن الرحیم و بہ نستعین

زید قول و اعتقاد مذکور سے کافر و مشرک نہیں ہوا اس لئے کہ کفر انکار وجود امور قطعیہ یا بدو لہ شرعیہ کا نام ہے اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا عالم الغیب ہونا اور قطعیہ اثبات و قطعیہ الدلائل سے ثابت نہیں ہونا غایۃ مافی الباب بعض آیات کریمہ و احادیث نبویہ علی حدیث اہل صلوٰۃ سے نفی علم غیب کی بطور ظاہر کے ثابت ہوتی ہے اور بعض دیگر سے ثبوت علم غیب ہوتا ہے پس علمائے محققین نے اذعن تطبیق باین طور دی ہے کہ علم غیب بالذات و بالاعتقال تعلیم باری عز و جل نہ تھا اور بواسطہ تعلیم حق تھا پس علم غیب ہوا بھی اور نہ بھی ہوا یا اعتبار جہتین پس کسی مشق میں کفر نہیں ہوا اور اشراک شرع میں نقیض توحید شرعی کی ہے اور توحید شرعی سبب اعتقاد علمائے ظاہر اور بعض صوفیہ کرام یہ ہے کہ مستحق عبادت و بجزات حق سبحانہ و تعالیٰ کو دوسرا کوئی نہیں ہے اور یہی مسافہ کلہ لا الہ الا اللہ کا ہے پس اشراک اثبات اعتقاد دوسرے معبود کا نام ہے اور بعض صوفیہ صافیہ کے نزدیک توحید اثبات و اعتقاد ایک ہے جو حقیقی کا نام ہے پس اشراک اثبات و اعتقاد دوسرے وجود حقیقی کا نام ہوگا اور بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اثبات علم غیب سے رد و منہ اشراک کے متحقق نہیں ہوتے پس زید کو مشرک ٹھہرا اور اگر یہ بھی تسلیم کیا جاوے کہ اشراک اثبات و اعتقاد صفات مختصہ باری عز و جل کا غیر باری عز و جل کا نام ہے چنانکہ زعم عوام و بعض علمائے ظاہر ہے ہوتا ہے زید اعتقاد مذکور سے مشرک نہیں ہوتا اس لئے کہ خاصہ باری عز و جل بارہ علم غیب ہے کہ علم بالذات اور غیب کا خواہ وہ موجود فی احوال و فی المال و فی الماضی ہوں خواہ معدوم از لا و ابدا خواہ اس کو نہ سے ہوں خواہ غیر کو نہ سے ہوں طور کہ گاہ غفلت و بیان بیچ نفع اور ہر طاری نہ ہو خاصہ حق سبحانہ و تعالیٰ ہے اور کوئی شخص حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ کے لئے ایسا

علم ثابت نہیں کرتا بلکہ زید یہ کہتا ہو کہ حق تعالیٰ نے حضرت نبی کریم علیہ الف صلوٰۃ والسلام کو علم امور کوئی اور احاطہ اور کثافت کیا ہو نہ یہ کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو علم مستقلی جیسے امور کا ہو خواہ کوئی ہوں خواہ غیر کوئی اہل باطن و کشف جو حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک میں لکھتے و کہتے ہیں اگر عمر و غلام محمد (علیہ السلام) کے گے گاب میں کچھ عبارتیں بریزیں مطبوع مصر کی نقل کرتا ہوں تاکہ معلوم ہو کہ اہل باطن کشف حضرت نبی کریم علیہ الف صلوٰۃ والسلام کی شان مبارک میں کیا اعتقاد رکھتے ہیں شہر الارواح مختلفہ فی هذا التمييز على قدر الاطلاع فمن الارواح من هو قوى في الاطلاع ومنها من هو ضعيف واقوى الارواح في ذلك روحه صلى الله عليه وسلم فانها لم يجب عنها شيء من العالم في مطلعة على عرشه وعلوه وسفله ودينه وآخرته واداره وحيثه لان جميع ذلك خلق لاحله صلى الله عليه وسلم فتمييزه عليه السلام خارق لهذه العوالم باسرها فتمتد تميز في اجرام السموات من اين خلقت ومتى خلقت ولم خلقت والى اين تصير في جرم كل سماء اه الى ان قال وكذا ما بقى من العوالم وليس في هذا من جهة العلم القديم الانلي الذي لا نهاية لمعلوماته وذلك لان ما في العلم القديم لم ينحصر في هذا العالم فان اسرار الربوبية وادصاف الالهية التي لا نهاية لها ليست من هذا العالم في شيء ثم الروح اذا اجبت الذات امدتها بهذا التميز فلذلك كانت ذات الطاهرة صلى الله عليه وسلم تميز ذلك التميز السابق وتفرقت به العوالم كلها فبما ان من شرفها وكرامتها وادارها على ذلك انتهى صفحة عن كتاب الابريز الذي تلقاه نجم العرفان الحافظ سيدي احمد بن المبارك عن قطب الواصلين سيدي عبدالعزیز الدبلیغ اور صاحب

نے اپنے شیخ عبدالعزیز قدس سرہ سے نقل کیا ہے بعد نقل ایک حکایت عجیب و غریب لے لے دانت و لیا بلغ مقاماً عظیماً و هو انہ یشاہد المخلوقات الناطقة والصامتة والوحوش والحشرات والسموات وبخواب الارضین وما ینہا وکرة العالم باسرها تتقدمه ویسمع اصواتها وکلامها فی لحظة واحدة وید کل واحد بما یتحاجه ویعطیه من غیمان یشغله هذا عن هذا بل اعلی العالم واسفله بمنزلة من هو فی حین واحد عنده قمر یروح هذا الولی فی نظر فیری مددہ من غیره وهو النبی صلی اللہ علیہ وسلم ویری مدد النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الحق سبحانه فیری الكل منه تعالیٰ - ابریز صفحہ ۲۵ - واعظم الامراض علی اوقواها نظراً روحہ علیہ الصلوٰۃ والسلام لانها یسوی الارواح فی مطلعة علی جمیع ما فی العوالم کما سبق دفعة واحدة من غیر ترتیب ولا تدبیر ثم لما وقع الاضطراب بینہا و بین ذاتہ الطاهرة صلی اللہ علیہ وسلم امدتها بعدم الغفلة حتی صارت الذات مطلعة علی جمیع ما فی العالم مع عدم طوق الغفلة لہا فی ذلك لکن الاطلاع لیس مثل الاطلاع فان اطلاع الروح دفعة واحدة من غیر ترتیب واطلاع الذات علی سبیل التدبیر والترتیب بمعنی انہا من شیء تتوجه الیہ فی العالم الا وتعلم لکن علمہ لا یحصل الا بالتوجه فاذا توجهت الی شیء آخر علمت وہکذا حتی تاتی علی ما فی العالم فلها التسلط فی العلم علی ما فی العالم و لکن بتوجه بعد توجه لا بتسلط الذات ما تطيق الروح من حصول ذلك دفعة واحدة وكذا یختلفان فی عدم الغفلة فانہ فی الروح علی نحو ما سبق تفسیرہ واما فی الذات فہو بالنسبة الی توجهہا بمعنی انہا اذا توجهت الی شیء لا یفوتہا ولا یلحقہا فی توجهہا الیہ ہو

و لا تغفلوا لآسيا و اما اذا التزموا جبالهم فالحاقا فتنفل عنهم وقع لمافية السهو
والنسيان ولهذا قال صلى الله عليه وسلم كما في صحيح البخاري ايضا انما انشا مني
كما تنسون فاذا نسيتم نذروني قال صلى الله عليه وسلم حين وقع له السهو
وهم يذهبوه - ابريز صفحہ ۴۵ - کتاب احمد حسن عفی عنہ مقیم کا پیوس

دعوت
جان محمد

کہوں جی میان نادیر پری شیل صاحب بقول ایک ظریف کے فہمدی یا اور بھی
فہمدی دن مطلب یہ کہ مجھے یا اور بھی سمجھاؤں اب انکھ سے شرم و حیا کا انجن وصول ہو پھر
منجن ملے دانوں کو کھلو اور رو باہر کے دیکھ منجن جلی جلی نہیں جھلے جھلے کہوں سے کو تو
لیکن دھرم سے برو کہ تمہارے چری دلی کامل زمانہ کے قلب محمد صاحب کے ناب خلکی
نشانیوں میں کی ایک نشانی جنگی آپسے گتسا بکھانے کے لئے آپ کی تکفیری پارلیمنٹ کیا حکم
نازل فرماتی جو اور دن سے تو سرور کار نہیں تم اپنی تو کہو کہ اب قطبیت زمانہ اسلامان کو زور دین
میں ہو یا بداعیہ عقیدہ مبدیہ سابقہ کمال ولایت اور منصب قطبیت مسلوب ہو جانے کی جہت
سے پرہ ناگشتیں میں مان ساتھ ہی ارشاد ہو جائے کہ مولانا احمد حسن صاحب آپ کے سراج روشن
اوستاج (اوستاد) کامل تزل کیا ہو نصرة النعم جو مطبع تنظیمی کانپور میں چھپی جو وہ آپ کے
روشن دلی کی نظر سے پوشیدہ تو نہ ہوگی اور کے ملک پر لانا حلیہ نایت عن صواظ الحق
فکسادان یختلسک عدوک الشیطان فتدعی فی ظلمات النواہیہ کو لاحتظ و مار تو بہت
خوش ہوئے ہونگے لیکن اب تو آپ کے کلام الکار نظام سے اپنے کان پور کیا چاہتے ہیں کہ
دوسرا شاگرد رشید کیا ہے نقطہ ستارہ سدا حق و تاب اور ست شراؤ کہ ان بزرگوار کو اب بھی
سراج جلتے ہو اور اوستاج (اوستاد) ملتے ہو یا نہیں اور نگار روشن دل بدستور چمکے رہے یا بقول

میرۃ الخائفین فرموی فی ظلمات النواہیہ کے اثر سے چلنے لگی اور گھڑی غائب ہو جانے کی
دہستے تم برو شتہ عقیدت اور تمہاری طبیعت بیزار ہو ازالہ کے صلہ پر کا اپنا مقالہ ذرہ سیلے
لکار دھرم سے فرمائے کہ ان دونوں نے واقعی یہ مسئلہ غلط اور کفر کو چھو چکائے والا بیان
یا بیا نہیں چونکہ یہ مسئلہ اعتقاد ہو اور اعتقاد کے مساوی اعمال ضائع ہوتے ہیں لہذا پیری
و اوستاد جی کے مساوی عقیدے کے اعمال ضائع ہو گئے یا نہیں دونوں سرحد کفر میں داخل
ہو چکے ہیں یا ابھی کہ یہ قدر منازل کفر اور راصل شرک پر جا کرنے باقی ہیں یہ مسجد چار وارٹکے
نیز کو برو چکیاں کرو یا صاحب نصرة النعم منبر مولین برآسا اور قاضی تو تمہارے گورو
میں صدقہ کیا کہنے کو بدل و جان راضی ہو افسوس صدقہ اسوس کہیں نظر ہے یہ بھی نہ گذرے گا

ہر آدمی زاوہ از دوہر است کہ دو ز آدمی زاوہ بدہر است
بطلق آدمی بہتر است از دو اب دو اب از تو بہر گز گوئی صواب

تصحیح المسلمین کے گجراتی ترجمہ میں صفحہ کے پہلے جدول میں پائین خط
مارضی رقم ایک سے معلوم - اولایہ حاشیہ لکھا ہوا دیکھ لو پتہ

۱۰۹ ۱۰۸ ۱۰۷ ۱۰۶ ۱۰۵ ۱۰۴ ۱۰۳ ۱۰۲ ۱۰۱ ۱۰۰ ۹۹ ۹۸ ۹۷ ۹۶ ۹۵ ۹۴ ۹۳ ۹۲ ۹۱ ۹۰ ۸۹ ۸۸ ۸۷ ۸۶ ۸۵ ۸۴ ۸۳ ۸۲ ۸۱ ۸۰ ۷۹ ۷۸ ۷۷ ۷۶ ۷۵ ۷۴ ۷۳ ۷۲ ۷۱ ۷۰ ۶۹ ۶۸ ۶۷ ۶۶ ۶۵ ۶۴ ۶۳ ۶۲ ۶۱ ۶۰ ۵۹ ۵۸ ۵۷ ۵۶ ۵۵ ۵۴ ۵۳ ۵۲ ۵۱ ۵۰ ۴۹ ۴۸ ۴۷ ۴۶ ۴۵ ۴۴ ۴۳ ۴۲ ۴۱ ۴۰ ۳۹ ۳۸ ۳۷ ۳۶ ۳۵ ۳۴ ۳۳ ۳۲ ۳۱ ۳۰ ۲۹ ۲۸ ۲۷ ۲۶ ۲۵ ۲۴ ۲۳ ۲۲ ۲۱ ۲۰ ۱۹ ۱۸ ۱۷ ۱۶ ۱۵ ۱۴ ۱۳ ۱۲ ۱۱ ۱۰ ۹ ۸ ۷ ۶ ۵ ۴ ۳ ۲ ۱

اور شایاں گجراتی ترجمہ تحفۃ البند کے اٹکا لکرا پنا پرانا اجہار نازہ کرلو۔

۱۰۹ ۱۰۸ ۱۰۷ ۱۰۶ ۱۰۵ ۱۰۴ ۱۰۳ ۱۰۲ ۱۰۱ ۱۰۰ ۹۹ ۹۸ ۹۷ ۹۶ ۹۵ ۹۴ ۹۳ ۹۲ ۹۱ ۹۰ ۸۹ ۸۸ ۸۷ ۸۶ ۸۵ ۸۴ ۸۳ ۸۲ ۸۱ ۸۰ ۷۹ ۷۸ ۷۷ ۷۶ ۷۵ ۷۴ ۷۳ ۷۲ ۷۱ ۷۰ ۶۹ ۶۸ ۶۷ ۶۶ ۶۵ ۶۴ ۶۳ ۶۲ ۶۱ ۶۰ ۵۹ ۵۸ ۵۷ ۵۶ ۵۵ ۵۴ ۵۳ ۵۲ ۵۱ ۵۰ ۴۹ ۴۸ ۴۷ ۴۶ ۴۵ ۴۴ ۴۳ ۴۲ ۴۱ ۴۰ ۳۹ ۳۸ ۳۷ ۳۶ ۳۵ ۳۴ ۳۳ ۳۲ ۳۱ ۳۰ ۲۹ ۲۸ ۲۷ ۲۶ ۲۵ ۲۴ ۲۳ ۲۲ ۲۱ ۲۰ ۱۹ ۱۸ ۱۷ ۱۶ ۱۵ ۱۴ ۱۳ ۱۲ ۱۱ ۱۰ ۹ ۸ ۷ ۶ ۵ ۴ ۳ ۲ ۱

۱۰۹ ۱۰۸ ۱۰۷ ۱۰۶ ۱۰۵ ۱۰۴ ۱۰۳ ۱۰۲ ۱۰۱ ۱۰۰ ۹۹ ۹۸ ۹۷ ۹۶ ۹۵ ۹۴ ۹۳ ۹۲ ۹۱ ۹۰ ۸۹ ۸۸ ۸۷ ۸۶ ۸۵ ۸۴ ۸۳ ۸۲ ۸۱ ۸۰ ۷۹ ۷۸ ۷۷ ۷۶ ۷۵ ۷۴ ۷۳ ۷۲ ۷۱ ۷۰ ۶۹ ۶۸ ۶۷ ۶۶ ۶۵ ۶۴ ۶۳ ۶۲ ۶۱ ۶۰ ۵۹ ۵۸ ۵۷ ۵۶ ۵۵ ۵۴ ۵۳ ۵۲ ۵۱ ۵۰ ۴۹ ۴۸ ۴۷ ۴۶ ۴۵ ۴۴ ۴۳ ۴۲ ۴۱ ۴۰ ۳۹ ۳۸ ۳۷ ۳۶ ۳۵ ۳۴ ۳۳ ۳۲ ۳۱ ۳۰ ۲۹ ۲۸ ۲۷ ۲۶ ۲۵ ۲۴ ۲۳ ۲۲ ۲۱ ۲۰ ۱۹ ۱۸ ۱۷ ۱۶ ۱۵ ۱۴ ۱۳ ۱۲ ۱۱ ۱۰ ۹ ۸ ۷ ۶ ۵ ۴ ۳ ۲ ۱

۱۰۹ ۱۰۸ ۱۰۷ ۱۰۶ ۱۰۵ ۱۰۴ ۱۰۳ ۱۰۲ ۱۰۱ ۱۰۰ ۹۹ ۹۸ ۹۷ ۹۶ ۹۵ ۹۴ ۹۳ ۹۲ ۹۱ ۹۰ ۸۹ ۸۸ ۸۷ ۸۶ ۸۵ ۸۴ ۸۳ ۸۲ ۸۱ ۸۰ ۷۹ ۷۸ ۷۷ ۷۶ ۷۵ ۷۴ ۷۳ ۷۲ ۷۱ ۷۰ ۶۹ ۶۸ ۶۷ ۶۶ ۶۵ ۶۴ ۶۳ ۶۲ ۶۱ ۶۰ ۵۹ ۵۸ ۵۷ ۵۶ ۵۵ ۵۴ ۵۳ ۵۲ ۵۱ ۵۰ ۴۹ ۴۸ ۴۷ ۴۶ ۴۵ ۴۴ ۴۳ ۴۲ ۴۱ ۴۰ ۳۹ ۳۸ ۳۷ ۳۶ ۳۵ ۳۴ ۳۳ ۳۲ ۳۱ ۳۰ ۲۹ ۲۸ ۲۷ ۲۶ ۲۵ ۲۴ ۲۳ ۲۲ ۲۱ ۲۰ ۱۹ ۱۸ ۱۷ ۱۶ ۱۵ ۱۴ ۱۳ ۱۲ ۱۱ ۱۰ ۹ ۸ ۷ ۶ ۵ ۴ ۳ ۲ ۱

۱۰۹ ۱۰۸ ۱۰۷ ۱۰۶ ۱۰۵ ۱۰۴ ۱۰۳ ۱۰۲ ۱۰۱ ۱۰۰ ۹۹ ۹۸ ۹۷ ۹۶ ۹۵ ۹۴ ۹۳ ۹۲ ۹۱ ۹۰ ۸۹ ۸۸ ۸۷ ۸۶ ۸۵ ۸۴ ۸۳ ۸۲ ۸۱ ۸۰ ۷۹ ۷۸ ۷۷ ۷۶ ۷۵ ۷۴ ۷۳ ۷۲ ۷۱ ۷۰ ۶۹ ۶۸ ۶۷ ۶۶ ۶۵ ۶۴ ۶۳ ۶۲ ۶۱ ۶۰ ۵۹ ۵۸ ۵۷ ۵۶ ۵۵ ۵۴ ۵۳ ۵۲ ۵۱ ۵۰ ۴۹ ۴۸ ۴۷ ۴۶ ۴۵ ۴۴ ۴۳ ۴۲ ۴۱ ۴۰ ۳۹ ۳۸ ۳۷ ۳۶ ۳۵ ۳۴ ۳۳ ۳۲ ۳۱ ۳۰ ۲۹ ۲۸ ۲۷ ۲۶ ۲۵ ۲۴ ۲۳ ۲۲ ۲۱ ۲۰ ۱۹ ۱۸ ۱۷ ۱۶ ۱۵ ۱۴ ۱۳ ۱۲ ۱۱ ۱۰ ۹ ۸ ۷ ۶ ۵ ۴ ۳ ۲ ۱

In this verse for the word "nawt" the Koran has the word Durar. This word has our i.e. tus sign like this (:) This gives to the word the meaning "a little hurt."

ہجے اسکو واپس لایا جاکر واپس لایا اور غور و تامل سے خوب ہی جانچا حضرت کے اوپر وزیر
 میں یہ ملاحظہ کر کے واہ واکہ سبحان اللہ جہاں اللہ کے ہیں اور دریافت کرتے ہیں کہ آپ کے
 اور تاجی کی منقول عبارت واقوی الارواح فی ذلک روحہ صلی اللہ علیہ وسلم نانہا
 لم یحب عنہا شیء من العالم اور ایسے ہی علی قاری نے شرح منہ فی زیارت
 المصطفیٰ کے میں جو کہا ہے جو اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عالم بحضورک و قیامک
 و سلامک ای بل جمیع احوالک و افعالک و مقالک و کائناتک حاضر حوالس
 بازائک الخ مستحضر عظمتہ و جلالتہ ای ہیبتہ و شرفہ و قدہ ای رفعت تہ
 صلی اللہ علیہ وسلم الخ سلا ای مرید السلام مقتصد ای متوسطانی رفع
 کلامہ الخ ای من غیر دفع صوت لقولہ تعالیٰ ان الذین یغضون اصواتہم عند
 رسول اللہ الآیہ و لا اخفاہی بالمرة لغوت الاسماع الذی ہوا السنہ وان کان لا یخفہ
 شیء علی الحضرة انتہی علی قاری صاحب کی اس عبارت میں جیسے شیء ہو ویسے ہی آپ کے رسول
 کی منقول عبارت میں بھی شیء ہو اور آپ کے لب و لہجہ میں شیء کے نیچے و پیش بھی ہیں
 اس سے ذرہ کمتر بھی آنحضرت کے علم سے مخفی اور پوشیدہ نہیں ہو یہ مطلب ہو سکتا ہے یا نہیں
 اسکا جواب نظر انداز فرمائیں یا تو فاسق بتلازمین یا اپنے اوستا و علی قاری کا حال بتلازمین سے اچھا ہوا ہون
 یا کہ ازلفہ و ازین و لو آپ اپنا نام میں صیا و صیغہ کیا فالت یا لک وان اللہ لیس ظلام للعبد +

عبداللہ بن سلام کی حالت اسلام میں اونکی قوم نے جو کہا حرف برف وہی تم بھی تمہارے
 اور اوستا و کو کہہ بغیر ہو گے نہیں یہ راستہ کہا جاتا ہے آپ خواہ لوٹ کر لو لیکن خداوند
 کریم اور اسکا رسول علیہ السلام جانے کہ پھر سے قنوجی ملا کی گئی تمہاری کا فر گزینہ کہینی
 کہیں بگاڑے گی جسے صاحب الزلزالہ اخفی عن عالم المصطفیٰ نے لستہ پر سنڈھ کا فر اور بل شرک
 بنا دیکر پھر اسی کی مسک الختام شرح بلوغ الرام سے جو نقل کیا ہو وہ ذیل میں درج کرے
 و بتا ہوں و نیز آنحضرت ہمیشہ نصب العین مروتان و قرة العین عابدان بہت درجہ احوال
 و اوقات خصوصاً رحلت عبادات کہ نورانیت و الکشف و رین محل بیستہ و قوی تر است
 و بعضی از عرفا قدس سرہم گفتہ اند کہ این خطاب بہت سریان صیقت محمدی است علیہ الصلوٰۃ
 و السلام و زرارہ موجودات و افراد ممکنات پس آنحضرت در ذات مصلیان موجود و حاضر ہست پس
 مصلی باید کہ ازین سنی آگاہ باشد و ازین شہود غافل نہ ہو تا با نوار قرب و با سرار معرفت منور
 و فائز گردد و آری۔

در راہ عشق مرحلہ قرب و رب نیست | می نیست عیان و دعای مستحمت
 انتہی۔ اب تو واجبی فرما دینا نہیں تو فرم طہری ادنی الدین لاہوری تم سے بہت ناراض
 ہونگے انتہی نہیں دیوبندی دلی کورٹ آف وہی تکفیر میں اپیل دے کر تمہارے ہم لوگ
 خارج از دفتر اسلام کرا دیتے ذرہ نہ کرینگے۔ پھر سچ ہی کہہ دو اور غلام محمد صادق بنے رہو
 فاسق و آئین نہ بنو کہ اس صاحب العروج + + کو جسے افراد ممکنات اور ذرات موجودات میں
 حقیقت محمدیہ کا سریان مان لیا پھر جریان علم میں کلام ہی کیا ہی م کیا کہا جائے مؤمن
 یا مشرک مسلم یا کافر مقبول الافعال یا مودود الاعمال پھر فضلہ و اظہار و انوار سے جو
 یا جملہ خالہ دین فی النار سے +

میان ٹیل صاحب سونہم آپ سے سچ کہتے ہیں اور بہت ہی سچ ہو کہ اسما علیہ السلام کے
بال گوبال کے ٹون بال دے ہی کر گھنٹال ملائے قنوج پھر نواب بھوپال
نے توجہ نہ گمان سیدائے وہم بہت سیکے پہلے آنکھ دوختہ کر دی اور پھر دھڑ سوختہ کیا ہو اور
نوباؤ گان صحرائے اہریت کی بیچ میں اولاد انا میٹ رکھا ہو بعدہ گیا سلیٹ سے افزائش
کیا ہو اسکا ترانسوس ہی کیا ہو کہ۔

دل کے بھولے جل اور تھے سینہ کے مانع سے اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے جلنے سے
اٹھین کلہم فی النار سناؤ اور آپ اپنی خیر سناؤ فتنہ جہالت کی چکنا چوری سے ہوش میں
آؤ اور کہیں قدر خیال فرماؤ کہ جب تم سے تمہارا دوستا و چھٹا اور پیر بھی روٹھا تو اب تم کہاں
کے رہے کہیں کے پامات کے واجبی جواب تو یہی ہو گا کہ نہ گھر کے نہ گھاٹ کے
کذلک العذاب وللعذاب الاخرة اکبر لو کانوا یعلمون ۛ

اب یہاں سے اٹھین چند متفرق اشتباہات کا علمدہ علمدہ جواب سنئے بڑا غلام محمد
اور اس کے جداگانہ ہر ایک سورد سے بطور خود عوام اس کی تو کیا معمولی خواص کے اعتقاد کا
ناس کرنے کو ترتیم کے ہیں اور وہ بھی نہ زبان فارسی اور وہ نہیں گرائی میں مطبع کر کے
شہزادوں کی طرح پر تقسیم کے ہیں ۛ
مبتلاؤن خیالات کا سدہ اور اشتباہات فاسدہ کے

پہلا شبہہ گرد گھنٹال نواب بھوپال کا ہو

یہ تلاجی اپنی کتاب ریاض الرضا و ریاض العراض میں غی غناید۔
چنانچہ لفظی علم غیب و رین آیت (ولا اعلم الغیب) و امثال آن از خاتم انبیاء و مرسلین

آن از جملہ رسل گرد و گفت یوم یجمع الله الرسل فبقول ماذا اجبت قالوا لا علم لنا
ما انت علام الغیوب ثم انتقمی ۛ

امام المسکین غلام محمد نے اسکی تقلید پیدا کر کے اپنے دلائل و معروضہ میں کردہ
علم مناظرہ بڑو وہ میں جو سوید کی ہر وہ قابل غور و لائق دید ہو جو فصل اول میں چوتھی
ذیل یہ لکھی ۛ یوم یجمع الله الرسل فبقول ماذا اجبت قالوا لا علم لنا اسکی تفسیر میں
بر میں ہر جہت انہم انما قالوا لا علم لنا لانک تعلم ما اظهر و ما اضمح و اضع لانعلم
لا اظهر و اضع لک فیہم انفس من علنا اس مطلب کو مفسر نے اصح کہا ہو اور ابن عباس
کی طرف منسوب کیا ہو اور سبط طح بیضاوی میں ہو اور مدار کہ جلد ۱۱۲ میں ہو قالوا لا علم لنا
باخلاص قومنا دلیلہ انک انت علام الغیوب او بما احدثوا بعدنا دلیلہ کنت
انت الوقیب علیہم اور خازن میں بھی مثل کبر کے ہو اور تفسیر مقاتل ۱۱۲ میں ہو امر و اتقی
اور دل کی بات تو تو یہی جانتا ہو ظاہری قبل و قال کا جو میں علم ہو سو وہ ترے علم کے
نئے ہنر لہ لاشو کے ہو ابھی ۛ

اب اس خیال خام مثل سراب کے جواب باصواب بلا خطہ ہو

مدارک التبریل میں ہو و علک ما لم تکن تعلم من خضیات الامور و مضائر
القلوب انتہی و عن المسوین محرمہ ان اباء محرمہ قال یا بنی انہ یبلغنی ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قد است علیہ اتبیتہ فویقسمہا فاذهب بنا الیہ نذهبنا فرجدا
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی منزله فقال لیا بنی ارفع لی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
ما عظمت ذلک و قلت ادعولک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا بنی انہ

ليس بجبار فذخوته فخرج وعليه قباء من ريباج مزور بالذهب فقال يا خرب هذا
 نجاً ما ذاك فاعطاه اياه رواه البخاري في صحيحه في كتاب اللباس في باب المزور بالذهب
وعن حذيفة قال السني امي متى عهدك تعني بالنبي صلى الله عليه وسلم
 فقلت مالي بجهنم منذ كنا وكذا فقلت منى فقلت لحاد عيني آق النبي صلى الله عليه وسلم
 فاصلي معه المغرب واشد ان يستغفر لي ولك فانيك النبي صلى الله عليه وسلم فقلت
 المغرب حتى صلى العشاء ثم انتقل فنتبهته فسمع صوقي فقال من هذا حذيفة قلت
 قال ما حاجتك غفر الله لك ولا امك رواه الترمذي في جامعته في ابواب المناقب
 بخاري شريفه في كتاب العلم من جوشم وروى حديث هو وروى من ستره من اورع الشافعي
 بك يابن القارب قد علمنا بابك جوكره هو وروى تالزين كاذبان صانيع وروى من هو
مشهاج الاحباب وروى جواهر العقدين من هو وعن حاتم الاعم قال
 حدثني شقيق البلخي قال خرجت حلجاً من سبع واربعين ومائة فترك القارص
 فاذا شاب حسن الوجه شد يد السمرة عليه ثوب صوف مشتمل بشملة في رجل
 نعلان وتجلس منفرداً عن الناس فقلت في نفسي هذا الفتى من الصوفية
 يريد ان يكون كلاء على الناس والله لا مضين اليه ولا ينجده فذوقت منه فلما
 رايت من قبله قال يا شقيق اجتنبوا كثير من الظن الالية فقلت في نفسي هذا
 قد ينطق بما في خاطري لا محققه ولا سالته ان يجالني فغاب عني فلما ازلنا راقصه اذا
 به يصلي واعضاءه تضطرب ودموعه تتحاور فقلت امضي اليه معتذراً فاجزني
 صلاته ثم قال يا شقيق افرأني لغفار ولكن تاب وآمن وحمل صالحاً فاهتدي فقلت
 هذا من الابدال قد تكلم على سري مرتين فلما ازلنا رباله اذابه قائم على البير وسيد

كوة يريد ان يستقي ماء فسقطت الركوة في البير فرفع طرقي الى السماء وقال -

انت ربي اذا ظلمات الى الماء | وقوفى اذا اربت الطعاما

قال شقيق فوالله لقد رايت البير قد ارتفع ماءها فاخذت الركوة وملاها وقوضاء
 صلى اربع ركعات ثم مال الى كتيب رمل هناك فجعل يفيض بيده ويطرحه في
 الركوة ويشرب فقلت اطمني فضل ما رزقك الله تعالى لانهم عليك فقال يا شقيق
 انزل انعم الله تعالى علينا ظاهراً وباطناً فاحسن ظنك بربك ثم نادى الركوة فترت
 منها فاذا سويق وسكر ما شربت والله الذي من ولا اطيع ربحاً فشبعت ورويت راقبت
 اياماً الا اشتحي طعاماً ولا شرباً ثم اراه حتى دخلت مكة فارتبيلة الى جانب قبة
 الشراب نصف الليل يصلي بخشوع وانين وبكاء فلما رزقك كذلك حتى ذهب الليل
 فلما طلع الفجر جلس في مصلاه يسبح ثم قام الى صلاة الفجر فطاف بالبیت اسبوعاً وخرج
 فتبعته فاذا غاشية وموالي وعلمان وهو على خلاف ما رايت في الطريق قد ابدى الناس
 عليه فقلت لبعضهم من هذا فقال موسى بن جعفر بن محمد بن علي بن الحسين بن
 علي رضي الله عنهم اجمعين اخبرني الرازي في كرامات الاولياء والمناظر عباد
 بن الكضر في معالم العترة الطاهرة وابن الجوزي في مشير العزم الى انك انما كن
 رصفة الصفوة انتهى

علامه شيخ عبد الرحمن صفوري شافعي رحمه الله تعالى في ترتيبه الخامس
 اور شيخ حريش رحمه الله تعالى في روض الفائق من تركيها بران امرأة دخلت
 مسجد ابي حنيفة رحمه الله تعالى وهو جالس بين اصحابه فاخرجت ففاحت احد جانبيه
 احمر الجانب الاخر فوضعها بين يديه ولم يتكلم ففتها نصفين فقامت وجئت

ولم يعرف اصحابه مله فافسأوه عن ذلك فقال لهم انها ترى الدم تارة احمر مثل
 جانبي التفاحة وتارة اصفر مثل الجانب الاخر اتهما يكون حبيضا او طهرا فاشقت الله
 وانتهى باطنها وارت بذلك انها لا تظهر حتى ترى البياض مثل باطنها انتهى .
 في السيراجية ان اعرايا رخل عليه فقال ابو اوام بو اوين فقال ابو حنيفة بو اوين فقال
 الاعراب تبارك الله نيك كما بارك في الاول ثم ولي قصير اصحابه رسالوه عن ذلك
 فقال انه سألني عن التشهد ابو اوين كنه هذا من مسعود ابو اوكنه هذا من موسى الاشعري
 فقلت بو اوين فقال بارك الله نيك كما بارك في شجرة مباركة زيتونة لاشرقية ولاغربية
 كذا في خزائن الرايات وذكره القريستاني في جامع الرموز نقله عن المبسوط وقال في
 اخره ونيل لالة على كماله في مقام الولاية انتهى . وفيه انه ليس في تشهد ابى
 موسى الاشعري واذا واحد ايضا قلت لعل الاعراب سأل ابو اوام بو اوين فاجاب
 بو اوين الاستفسار واصحابه قال انه سألني عن التشهد هل هي التي في اسم راويه او را
 واحد وهو ابو مسعود هي التي في اسم راويه او ابو اوين وهو ابو موسى الاشعري
 فاجبت بو اوي هي التي رايتها الواقعة في اسم راو واحد هو ابو مسعود والخلاف في النقل
 يقع من ذلة اقلام الناسخين والله اعلم بالخفي والمستبين .

امام ابو عبد الله يافعي شافعي رحمه الله تعالى روض الرياحين في
 مناقب الصالحين في تفسيره من جلائل نصوص الفخر في مناقب الشيخ عبدالقادر
 برهكيات ٢٤١ من ابو علي شيخ محمد بن يحيى تايبي نصلي رحمه الله تعالى طاب له الجوارح
 في ترجمته الشيخ عبدالقادر في كتابه في شرح نور الدين ابى الحسن علي بن
 يوسف بن جبر النعماني الشافعي رحمه الله تعالى حجة الاسرار معدن الانوار

ابن حجر زبلي رحمه الله تعالى يقول سمعت قاضي الموصل رحمه الله تعالى
 صلى قال سمعت ابى رحمه الله تعالى يقول سمعت قاضي الموصل رحمه الله تعالى
 كنت سئ الظن بقضية البان على كثرة ما بلغني من كراماته وسكافته و
 سمعت ان اكلم السلطان في اخراجه من الموصل وما اطلع على ذلك منى سوى الله
 ان فبيته انا في بعض اوقات الموصل اذ رأت تضيق البان متبلا من صدر الزقاق
 على هيئة المعرف ولم يكن في ذلك الوقت في ذلك الزقاق احد غيري وغيره قلت
 اني لو كان معي احد لامرته باسأله فسي خطوة وانه اهو على هيئة كوردي
 صورة غير صورته الاولى ثم مشى خطوة واذا هو على هيئة بدوي بصورة غليظ
 لاديين ثم مشى خطوة فاذا هو على هيئة فقيه بصورة غير الصور المقدمة وقال لي
 اتااضي هذا رابع صورتيه من هو تضيق البان منهم حتى تتكلم السلطان في
 اخراجه فلم اتمالك ان اكب على يديه اقبلها واستغفرت الله العظيم انتهى .

علامه ابن حجر زبلي رحمه الله تعالى اپنے فتاویٰ الحشریہ کے ص ٢٢١ میں
 تحریر فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ عوارف الہیہ ہر وہیہ وغیرہا من کتب القوم
 غیرہم مالا یحصى من الفضل الیٰ فیہا اخبار الاولیاء بالعیبات الخ کہ قول سائل الخ
 عنی لا انکار علیہ واعلموا ان اللہ یعلم ما فی انفسکم فاحذروہ فتاب بباطنہ فقال وہو
 الذی یقبل التوبۃ عن عبادہ ویعفو عن السيئات ویعلم ما یعلنون الخ واما مال ذالک
 من الاولیاء لا تخصی ویکفی دلیل قولہ صلی اللہ علیہ وسلم الخ اتقوا غیبت المؤمن
 واند نظیرہ نور الایمان الخ و سأل بعضهم عن الغیبت فقال ارواح متقلب فی المکوت
 مشرف علی معانی العیوب فتتطرق عن اسمہ الخ الخ یطلق مشاہدہ وعبان لا یطلق

ظن وحسبان انتہی

پھر اس تمام سے قطع نظر کہ گذشتہ علامت اور علامت کیوں نہ دیکھیں جس میں
امام المنکرین کے مافی الضمیر کی کمال زمانہ کے قطب مرید صاحب کے نائب حاجی اعداؤں
صاحب دوبارہ قاپو پاکئے اور بیان مافی الضمیر کر دیا یہ کتاب دنیا سے مفقود اور صد و گزرات
سے نابود ہوئی نہیں ہر ملکہ اسی سال میں گزرتی ہے اگر کسی میں ترجمہ کی گئی اور اسی سال میں
مقلب القلوب کے قدرت کا نشانہ کیجئے کہ اس قلب اسی کو محبت نبوی سے کیسا پرکشت اور
قاسی کر دیا فلان اللہ وانا للیہ راجعون۔ خود سننے پر کیا زیادت کی اتنا ہی نہیں حاجی جی سے
بیت کی صحبت میں رہتے کرستین دیکھیں تجربہ ہوئے وہ گزرتی اگر کسی میں تحریر پر کاشات
پائے یہ سب کچھ ہر اگر آپ بدولت سب سے وہی جوتھے۔ چون بیاید ہنوز والا شرف چھنا ضرور
نہیں ہر صاحب کے کلام کو نقل کرنے سے ہاتھ کھینچنا کمان حق سے دور نہیں ہر صاحب
بنا چاری اسے نقل کرے دیتا ہوں۔

ترب ینکان رانمی باشد سرایت در بدن	از فکر شیرین نہ گرد و دہانہ ہوا و ام
گرد و آلودہ و آلودہ ایمان این تیسرہ دولان	از چہ وارد جامہ خود کتبہ اسلام

وینا لا تفرح قلوبنا بعد اذ ہدیتنا و ہب لنا من لدنک رحمہ انک انت الوہاب
اور کہ اگر میں لا علم فرمانے کی وجہ حاشیہ حمل جلد ۱۳ میں یہ لکھی ہر اول
اندلس لغی العلم بل کما یذعن اظہار التشکی والالقاء الی اللہ تعالیٰ بتوفیق الامر
کلہ الیہ الشافی اندلغی العلم فی اول الامر لہو لہم من الخون ثم یحییون فی ثانی الحال و
بعد رجوع العقل و ہوشیہ بانتم علی الامم فلا ینکون قلوبہم لاعلم لنا من انما لانا الشاہد
تعالیٰ لہم من الشہادۃ علی اممہم لہم کتاب استغنی۔ اور روح البیان کی جلد ۱۳

من ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان هذا الجواب انما ینکون فی بعض موا
صاۃ وذلك عند ذفرہم وجہ الامم علی الکرک لا یجعی ملک مقرب ولا نبی
ہل الاقال نفسی نفسی فغند ذلك نظیر القلوب من اما کہنا فیقول الرسول
ہول المسئلة و ہولہ لمن لا علم لہ انک انت علام الغیوب وترجع الیہم عقولہم
شہدون علی قومہم انہم بلغوا ہم الرسالۃ وان قومہم کیف ردوا علیہم فان قبل
نا یصح ذہول العقل مع قولہ تعالیٰ لا یخزنہم الفرع الا کبر فیل ان الفرع الا کبر
خول جہنم انتہی

پھر انک لا قدری ما احد ثواب بعدک بالذک لا علم لک بالصدق و بعدک یہ جو
ابا جاد کیا وہ بھی بھی حالات و اوقات پر محمول ہوا اس سے عدم علمیت کا استدلال ہوا ہوسکتا
اور خیال خام نہیں تو کیا ہر اور فرض بھی کر لیں کہ انکے اعمال انصرفت پر حباب اشار علامتیں
دیں نہیں ہوتے تاہم ان تمام کے اعمال لوح محفوظ میں مرقوم ہونا تو منکرین بھی مانے بغیر
وہ نہیں سکتے اور لوح محفوظ کا کتبہ آپ کے علم کا محاط ہونے کی دلائل گذر چکے ہیں حاجت
اعادہ نہیں ہر سب انکے اعمال اس لوح میں مرقوم ہونے کے دلائل تو وہ بھی کس قدر قائم
میں ہم لکھ آئے ہیں علاوہ برآن یہ میں جو البو المہنتی شرح فقہ اکبر کے کتاب میں تحریر
رہا ہے میں ولا ینکون فی الدنیا لانی الآخرة شی من الجواهر والاعراض لا بنشیت
و علم و قضاۃ و قدر و کتبہ فی اللوح المحفوظ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اول
ما خلق اللہ القلم فقال لہ اکتب قال ما اکتب یارب فقال اللہ تعالیٰ اکتب ما ہو کائن الی یوم
القیامۃ الخ و لکن کتبہ بالوصف لا بال حکم یعنی کتب فی اللوح المحفوظ کل شی باخفا
من الحسن والقبح والطول والعرض والصغر والكبر والقلة والكثرة والخلقة والبقلة

والحرارة والبرودة والرطوبة واليبوسة والطاعة والمعصية والآداب والقدر
والكسب وغير ذلك من الأوصاف والأحوال والأخلاق انتهى **علی قاری**
شرح فقہ اکبر میں اس متن کی شرح میں کہ قال الامام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ
کتاب الوصیۃ فقہان اللہ تعالیٰ امر القلم بان یکتب فی نختہ بان اکتب فقال
القلم ماذا اکتب یارب فقال اللہ تعالیٰ اکتب ما ہو کائن الی یوم القیامۃ بقولہ
تعالیٰ وکل شیء فقلوہ فی الزبر وکل صغیر وکبیر مستطرا انتھی۔ تحریر فرماتے ہیں
بعض الحدیث مقتبس من القرآن لاند علی اللہ علیہ وسلم کان فی معرض التبیان
انتھی۔ **علی قاری** کے اس قول الحدیث مقتبس من القرآن میں اشارہ ہر طرف
بظہان اس مضمون کے جو شوکانی نے فوائد مجموعہ فی الاحادیث الموضوعہ
کے باب امین اس حدیث کی نسبت لکھ ڈالا ہو قال ابن عدی باطل منکر اذ یصح بن
وہبہ لدشقی وقال فی المیزان صدق ابن عدی فی ان هذا الحدیث باطل النسخ
یعنی جب حدیث مقتبس من القرآن ہو تو پھر اس میں کلام کی کوئی وجہ نہیں ہر حال حاصل
انکے اعمال لوح میں مکتوب ہیں اور اس لوح پر آپ کا علم حاوی ہونے کے ساتھ بھی جو
اناک لاند سری یا اناک تملکہ کہا جائیگا اور اسکی وجہ یہی ہو جائیگا کہ لا علم لنا کی توجہ میں
بیان ہوں کہ اس جیسا ماز البجہ کے جواب میں بصیغہ ماضی لہو فاعلم کہ لا علم لنا
نسبت حال کے کہنے کے ویسا ہی اناک لاند سریت اولہ تدویا ما علمت اولہ تعلم
بالنسبۃ الی ما مضی کہا نہیں جائیگا بلکہ لاند سریت اولہ تدویا ما علمت اولہ تعلم
کہا جائیگا جہاں اشارہ ہماری توجہ کی صحت کی طرف ہو لیکن الدیوبندیوں فضلاً
عن النادیونین قوم یجملون۔

دوسرا شبہ علم قیامت میں

امام المکرین وغیرہ اپنے دلائل مزعومہ میں اس علم کی نفی چونکہ کتب کا حوالہ دیکر ہر علم
در اعلیٰ ثابت کر چکے ہیں لیکن نظریہ قاعدہ تقدیم ثبوت بر ثانی لزادۃ علم تلقی بالقبول اور اس
علم کی چاہئے جنہوں نے اس علم کا حصول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیسے ثابت کیا ہو فقال
انکے ماسبق میں گزشتہ جگہ میں تازگی نظر کیسے حالہ دوران میں اس شرح مقاصد جلد ۲ صفحہ ۱۲۷
کے تمسک فلا یظهر علی غیبہ احدا الاۃ کے جواب میں جو ان الغیب ہما لیس علی العموم بل
مطلقاً او معین ہو وقت وقوع القیامۃ تقریباً السیاق ولا یبعد ان یطلع علیہ بعض
الرسول من الملائکۃ والبشر انتھی اور صاحب کتاب البریز میں اپنے شیخ عبد العزیز سے
متعلق فرماتے ہیں قال رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغند فرغ الادواح التي لم تخرج الی الدنیا و
استکمل الخروج الیہا الا تبقي روح الا وخرجت تقوم القیامۃ قلت لیس ان یعلم
ارباب هذا الکشف بالساعة ومتی تقوم وقد قال اللہ تعالیٰ ان اللہ عنہ علم الساعة
وینزل الغیث الاۃ وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم خمس لا یعلمن الا اللہ تعالیٰ قال
رضی اللہ تعالیٰ عنہ انما قال ذلك النبی صلی اللہ علیہ وسلم لاسمہ فرمائی الوقت والاخیر
صلی اللہ علیہ وسلم لا یخفی علیہ شیء من الخس المذكورة فی الآیۃ الشریفۃ وکیف یخفی
علیہ فذلک والانتظام السبعة من امة الشریفۃ یعلمون فاعلم ان الغیث فکیف بالثبوت
تکلیف بید الاولین والآخرین الذی ہو سبب کل شیء یومئذ کل شیء انتھی۔

تیسرا شبہ علم روح پر

امام الشکرین علام محمدؑ نے دلائل پیش کردہ علم سائرہ برودین میں عدم علم روح کی دلیل یہ
 کسی پرست و سبیلوںک عن الروح کل الروح من امر دنی اسکی تفسیر مارگین پر ای من امر
 یعلم دنی والجمہور علی انہ الروح الذی فی الحيوان سالوہ عن حقیقتہ فالخبر انہ من امر اللہ
 ای ما استأثر اللہ بعلمہ وعن ابی ہریرۃ لقد قبض النبی صلی اللہ علیہ وسلم وما یعلم الروح
 اور پھر وما یتیم من العلم الاقلیہ کی تفسیر میں ہر الخطاب عام فقد روی ان النبی صلی اللہ
 علیہ وسلم لما قال لم یخن محضون بهذا الخطاب ام انت معافیہ قال بل یخن وانتم لم
 یؤت من العلم الاقلیہ اور غارن میں ہر القول الاصح ہوان اللہ عز وجل استأثر بعلم
 الروح ہ ہاب قول اللہ تعالیٰ وما یتیم من العلم الاقلیہ یعنی بنجاری قس میں ہر
 وازادہ بارادہذا بالبلتیم ہذا الآیۃ التنبیہ علی ان من الاشیاء ما لم یطلع اللہ علیہا
 بنیاد لا خیرہ پھر وما یتیم کی شرح میں ہر الخطاب عام ودوی ان رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم لما قال لم یخن محضون بهذا الخطاب ام انت معافیہ فقال بل
 یخن وانتم لم یؤت من العلم الاقلیہ فقالوا ما اعجب شأنک ساعة تقول ومن یؤت
 الحکمتہ فقد اوفی خیر الکثیر وساعة تقول هذا فترلت ولوان ما فی الارض من شجرة
 اقلام والبحر ممد من بعد سبعۃ اجراما فقد ت کلما انتا لہ استھی بحروفہ
حاصل توان عبارات کا صرف تباہی ہو کہ ان علماء کے نزدیک آپ کو روح کا علم تھا
 پھر یہ من مضر اور استدلال کو تفسیر نہیں ہو غایت اسکے سوا اور کیا مختلف فیہ ہر صاحب الدین
 سیوطی رحمہ اللہ شرح الصدور کے مست میں تحریر فرماتے ہیں لقد قبض النبی صلی اللہ
 علیہ وسلم وما یعلم الروح وقال طائفة بل علمہا وهو نظیر الخلفاء فی الساعة انتھی
 اور پھر واضح طور پر گذر چکا ہو کہ اثبات دینی کے اختلاف میں فقہی پر اثبات مقدم ہو کر رہے مولانا

ابن علی دہلوی نے سیرۃ الاحمدیہ میں فرمایا و اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اطلع
 علی الروح فیما قال بعضهم انتھن۔ علامہ ابراہیم بخاری کا قول گذر چکا ہو جو حقیقتہ الروح
 شرح جوہرۃ التوحید شریف میں فرماتے ہیں ولقد یخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم من
 الدنیا حتی اطلعہ علی جمیع ما بہتہ عندہ من الروح وغیرہا انتھی۔ امام حمزہ الاسلامی
 عزالی رحمہ اللہ اپنی کتاب مضمون صغیر کے مست میں تحریر فرماتے ہیں ہذا السؤال عن
 سر الروح الذی لم یؤذن لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی کشفہ لمن لیس اھلاً
 لہ انتھی۔ امام تقی الدین سبکی رحمہ اللہ عالی شفاء السقام میں تحریر فرماتے ہیں و
 من الناس من توقف فیہ واسلم وحل علی ذلك قوله تعالیٰ علی الروح من امر دنی
 واندہو یا مستان ببینہ لھما انتھی محقق دہلوی مدارج النبوة جلد ۲ میں تحریر فرماتا
 میں چگونہ جرات کند مومن عارف کہ تقی علم حقیقت روح از سید المسلمین و امام المسافرین
 صلی اللہ علیہ وسلم گذر وادہ ہست اور اسی سہوار و تعالیٰ علم ذات و صفات خود و فتح کردہ بروے
 فتح مبین از علوم اولین و آخرین روح انسانی چہ باشد کہ در جب ہا میرت دی قیظ و است از
 دریا و ذرہ است از سید را شہی را قی تلاش کتب قد بدوین کو نصیب کہان سے ہو مگر توب
 کہ کہ امام الشکرین نے عمدة القاری کے مست پر سے عینی سے جو بخاری کا مستند بیان کیا وہ
 نقل کر دیا اور خود عینی کا کیا مستند ہے اس سے چشم پوشی اور کتمان حق کیا حالانکہ اسی مستند
 کو بہ صحت پر غور فرما رہے ہیں وقد ذکرنا الاختلاف فی الروح بین الحکماء والعلماء المتقائ
 قد یأوحی اٹا و اطلقوا اعنة النظر فی شرحہ و خاصاً فی غمرات ماہیتہ و اکثر ہم
 ناہو فی التیہ فالاکثر منہم علی ان اللہ تعالیٰ اہم علم الروح علی الخلق واستأثر
 الحق حتی قالوا ان النبی علیہ الصلوۃ والسلام لم یکن عالمًا بہ قلت جل منصب

النبی صلی اللہ علیہ وسلم وهو جیب اللہ وسید خلق ان یشکون غیر عالم بالروح کیف
 وقد من اللہ تعالیٰ علیہ بقوله وعلى انک تعلم وكان فضل اللہ علیک عظیما
 وقد قال اکثر العلماء لیس فی الایۃ دلیل ان الروح لا یعلم ولا علی ان النبی صلی اللہ
 علیہ وسلم لم یکن یعلم ما یقرب من مذکورین ہی امام تفتی الدین سبکی چکی نسبت جموی
 شرح اشباہ کے متاثرین تحریر فرما ہے من عدم التعلیل ان کان مجرد کونہ کلام السبکی
 حد کلام من جمل مقام السبکی نانہ اشترک حالہ بین الایۃ وبلغ رتبة الاجتهاد انتہی
 اسی شفا والسقام من بیان فرماتے ہیں والتعالیون بهذه الاقوال الثلاثة يقولون ان
 قوله تعالیٰ قل الروح من امر ربي جواب فان المراد هو الشریع والکتاب الذی
 جاء به من دخل فی الشریع وتفقه فی الکتاب والسنة عرف الروح لکل معنی الکلام
 ان دخلوا فی دین النسخ فواما سألتم عند انتہی امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ احیاء العلوم
 من تحریر فرماتے ہیں ولا ننظر ان ذلك لم یکن مکشوا بالرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فقل من لم یعرف الروح فکانہ لم یعرف نفسه ومن لم یعرف نفسه فكيف یعرف اللہ
 سبحانه ولا یبعد ان یكون ذلك مکشوا ببعض الاولیاء والعلماء انتہی۔ ان معبرین کے
 اقوال سے ثابت ہے کہ آپ کو علم روح ہے اور آپ کی امت کے اولیاء اور علماء پر بھی اس کے معرفت
 کا باب مقرر ہو رہا ہے اس بحث کو تفسیر کبیر میں ملاحظہ فرماویں فقط

چوتھا شبہ علم حروف مقطعات پر ہے

امام المنکرین کے اسی پیش کردہ دلائل فرمودہ میں ہر سہ قرآن شریف میں صالا
 یفہم ہر ماہنین اس میں حقیقہ کا مذہب یہ کہ قرآن شریف میں صالا یفہم ہو وہو مذہب السلف

ان مسلم الثبوت ۱۵۲ اور پھر دلائل اس کے لکھے ہیں ان الوقت علی اللہ والراحمون
 العلم استیناف وغیرہ ذلک اور تفسیر حنفی میں ہر جلد ثانی ص ۳۱ اور امام الوضیفہ وغیرہ علماء
 کہتے ہیں کہ الاصل پر کلام تام ہو گیا اور بیان وقت لازم ہو اور الراحمون جب کلام پر عطف
 کیے انہیں ہو کہ ابتدائے کلام کیے ہو اس تقدیر پر سے ہر گز تشابہات سے جو کہ ہر جلد
 اور کتب پر مذکور کے اور کوئی نہیں جانتا اور یہ ہی تمسک ہے شیخ زادہ جلد اول ص ۳۱ میں ہر
 تفسیر القرآن علی اوجه تفسیر لایع احد جملہ تفسیر تعرف العرب بالسنتہما و
 تفسیر یعلیٰ الفقہاء وتفسیر لایعلیٰ الا اللہ چنانچہ عبارت تفسیر القرآن میں بھی مرقوم
 ہے انتہی *

اقول اس علم کی نشی من صاحب برصوف کا علی سربراہ انتہی جمع تھا ہے بے عمل اور
 غیر مرقوم صرف کہنے کے اب اس کا جواب باصواب نہیں داخل ثواب ہو کہ مستطاب بنین قرآن مجید میں
 والا یفہم کا یہ تا نا نسبت الی الجمع سوی اللہ تعالیٰ کہنا مذہب حنفیہ کا نہیں مشرب حشر کا ہو عارف بانی
 امام شعرائی الیواقیت واجواءہر کے مابین اشارہ فرماتے ہیں فان قلت انا کان
 القرآن کلہ عربیاً لا یفہم العرب منه معانی الحروف المتحی وائل السور المرسوزہ کالم
 والمص وغیر ذلک نانہ بلسانہم بالجواب انما لو یکن جمیع العرب تفہم هذه الحروف لم یبق
 لهم الا یان ہا ولم یفہموا الخ فلان ذلک جعل اللہ تعالیٰ نہما خاصا باہل الکشف
 ولا یقال ان اہل الکشف لا یعرفونہا ایضاً لانا نقول انہ لا بد من ان یعلم ہا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم ومن شاء اللہ تعالیٰ والا فلو لم یصح لاهل الکشف علمہا لکان
 حشوا ولا یجوز وسرود ما لا یبعث لہ فی الکتاب والسنة کما علیہ الجہور من علمہ الامور
 خلافاً للحشویۃ باسکان الشین المجہولہ ما خود من قولہم ان فی القرآن حشوا انتہی

مولانا شیخ احمد نور الانوار شرح منار کے متن میں تحریر فرماتے ہیں **وَأَمَّا الْمُتَشَابِه**
 فهو اسم لما انقطع رجاء معرفة المراد منه ولا يرجع إلى بدو أصله فهو في غاية الخفاء
 بمنزلة الحكم في غاية الظهور فنصار كوجلي مفقود من بلدة انقطع اثر وانقضى اثره
 وجب ان يفكر حكم اعتقاد الحقيقة قبل الاصابة أي اعتقاد ان المبدأ بحق وان هذا
 قبل يوم القيامة واما بعد القيامة فمفصلي مكشوف الكل احداث الله تعالى
 وهذا في حق الائمة واما في حق النبي عليه السلام فكان معلوما ولا يبدل فان رآه
 المتخاطب بالهمل كالشكلم بالزنجي مع العرف وهذا عند ما انتهى اليه لزمه كمشابه
 من حافظين الحافظات واما معذور بها كرايهم بطلب سوجه نہیں تو چندان شکایت نہیں
 ہوا وابتلا کا پورا حق تو مسلم الثبوت کا مطلب بیان کرنے میں اور کیا ہو وہ لایق تحسین اور
 قابل توبین ہے۔

مولانا بحر العلوم فوائج الرحموت شرح مسلم الثبوت متن پر فرماتے ہیں۔
 (مسئلہ فیہ ما لا یتھم) لاحد واستأثر الله بعلمه والامامان فخر الاسلام وشه الاثمة
 خصصا المسئلة باعد رسول الله صلى الله عليه وعلى آله واصحابه وسلم وهو الاثمة
 والاصواب كيف والخطاب بالايهم المتخاطب لا يلقى بجنبه تعالى وهو من طب السلف
 فان حظ الزائعين ابتغاء التاويل ابتغاء الفتنة فيكون حظ الراغبين عدم الابتغاء
 لعدم العلم فيجوز ان يكون الراغبون داخلين تحت الاستثناء مع كونهم عند الامر
 فيكون المعنى والله اعلم ان الراغبين يتبعون الفتنة ويتبعون تاويله مع ان التاويل
 لا يعلمه الا الله والراغبون في العلم فليس علم التاويل الاحظ الراغبين لا يتبعون الفتنة
 بل يتبعون بالكل الحرقة ثم نقل عن الارباء الكرام واصحاب الكرامات انهم

ملون تاويل المتشابهات عند رايضاتهم الشديدة والمجاهدة القوية وخلعهم
 ابدانهم وانخرطهم في اعلیٰ عليین فانہ یناض علیہم عند هذا الحال علوم وھدیۃ
 من غیر قصد وطلب وکسب ما لا یعین رأی ولا اذن سمعت وعند طلوع الشمس
 هذا یقین لا یغنی الظنون المذكورة من الحق شسما فالحق ما ذکرنا من تاویل
 الآیة والسلف انما راسلوا بقدم مفہومیۃ المتشابهات عدم المفہومیۃ بالکسب
 والنظر انتهى۔

امام عارف ربانی مجدد الف ثانی کتوبات کی جلد اول میں فرماتے ہیں متشابهات
 قرآنی نیز از ظاہر مصروف اند و بر تاویل رسول قال الله تعالى ما يعلم تاويله الا الله يعني تاويل
 ان متشابه را هیچ کس نمیداند مگر خدا عز وجل پس معلوم شد کہ متشابه نزودائے جل علی نیز محمول
 بر تاویل است و از ظاہر مصروف و علمائے راغبین را نیز از علم تاویل عطای عظیمی و زیادت
 چنانچہ بر علم غیب کہ مخصوص باوست سجاء طلعت رسل را اطلعت علی نبی شد ان تاویل را خیال کنی
 کہ در رنگ تاویل بدست بقدرت و تاویل وجہ بذات ما شاء و کما ان تاویل از امر راست کہ
 بعض خواص علم ان عطای زیادہ انتہی زیادہ تفصیل کی آرند و باقی بود تو شیخ محمد با ششم
 بدخشی رحمة اللہ تعالیٰ کی زیادہ المقامات متطابق مذکور سیبین حضرت مجدد
 رحمہ اللہ کے معنویات و غیر نقل میں دیکھ مجال کہ تشفی خاطر حاصل کریجے اور باین ہمہ
 علامہ مست سے نقلت کہ کہیے اس تمام سے بر صاحت و ربانیت ہو گیا کہ کا طین کو بھی دف
 اسر مقطعات پر ہی پیر سید الکائنات علیہ الصلوٰۃ کی تورات ہی کیا ہو لکن النادر یہ ہوں
 تو مضمون۔

پانچواں شبہ آیہ لو كنت اعلم الغیب پر ہے

امام المکرمین علام محمد بن سید بن طاووس قدس سره فرموده که در علم ساقطه برود من
تحریر کیا برست قوله تعالى لو كنت اعلم الغيب لاستكثرت من الخير وما مسني السوء
بعد از این چند عبارات تفسیر خازن دارد که ابو سعید بن جنادی تفسیر عتالی تفسیر دقانی کی بر علم خود
مفید است در آنکه نقل کردین یکی نسبت است که کہا جا سکتا ہو اما تطویل مل مانع نہ ہوتا ہے
عبارات کتب نقل پرکتی ہو تاہن یہ

علامہ ابن خازن اپنی اسی تفسیر لباب التاویل کی جلد ۱۱۱۱ پر علامہ محمد
کی نقل کردہ عبارت کے ساتھ ہی تحریر فرماتے ہیں فان قلت قد اخبر النبي صلى الله عليه
وسلم عن الغيبات وقد جاءت احاديث في الصحيح بذلك وهو من اعظم معجزاته
صلى الله عليه وسلم فكيف الجمع بينه وبين قوله تعالى لو كنت اعلم الغيب لاستكثرت
من الخير قلت يحتمل ان يكون قاله صلى الله عليه وسلم على سبيل التواضع والاذب
والمعنى لا اعلم الغيب الا ان يطلعني الله تعالى ويقدره لي ويحتمل ان يكون قاله
قبل ان يطلع الله تعالى على الغيب قبل اطلاع الله عز وجل اخبر كما قال عالم الغيب
فلا يظهر على غيبه احدا الا من ارتضى من رسول الآتية او يكون خرج هذا الكلام
مخرج الجواب عن سوالهم ثم بعد ذلك اظهر والله تعالى على اشياء من الغيبات ما
عنها ليكون ذلك معجزة ودلالة على صحة نبوته صلى الله عليه وسلم انتهى -
حاشیہ جل من مجتہد ہی عبارت منقول ہو شاق اور سکا ملاحظہ کر سکتا ہو

امام نووی کتاب المستورات وعیون مسائل المہبات میں تحریر
فرماتے ہیں مسئلہ ما معنی قوله تعالى قل لا يعلم من في السموات والارض الغيب
الا الله وقول النبي صلى الله عليه وسلم لا يعلم ما في غير الله واشباه هذا من

قرآن والحديث مع انه وقع علم ما في غير في معجزات النبي صلى الله عليه وسلم وكلمات
الاولياء الجواب لا يعلم ذلك استقلالاً ولا علم احاطة بكل المعلومات الا الله واما المعجزات
الكرامات فحصلت باعلام الله تعالى للانبيا والاولياء ولا استقلال لهم انتهى
تفسیر نیشاپوری میں ہر والا اعلم الغیب قال فی الکشفان محلہ النصب عطفاً علی محل
قوله عندي خزانة الله لان من جملة القول اي لا اقول لكم ذلك ولا هذا قلت و
يتم ان يكون عطفاً على الاقوال اي قل لا اعلم الغيب ويكون فيه دلالة على الغيب
بالاستقلال لا يعلم الا الله انتهى

قاضی عیاض شفا شریف میں تحریر فرماتے ہیں ومن ذلك ما اطلع عليه
من الغيوب وما يكون بعد والاحاديث في هذا الباب مجر لا يدرك قعره ولا يزف
عمره وهذا المعجزة بمنجزة معجزاته المعلومه على القطع الواصل اليها خبره على التواتر
لكثرة رواها واتحاد معانيها على الاطلاق على الغيب انتهى - علامہ شہاب

نصاحی اسکی شرح شیم الریاض میں ارشاد فرماتے ہیں وهذا لا ينافي الآيات الدالة
على انه لا يعلم الغيب الا الله وقوله لو كنت اعلم الغيب لاستكثرت من الخير فان
المنفي علم من غير واسطة واما اطلاع الله عليه باعلام الله تعالى فامر محقق قال الله
تعالى عالم الغيب فلا يظهر على غيبه احدا الا من ارتضى من رسول انتهى - امام
زرقانی شرح مواہب قسطانی کی جلد ۱۱۱۱ میں تحریر فرماتے ہیں وقد تواترت
الاخبار واتفقت معانيها على اطلاع الله صلى الله عليه وسلم على الغيب كما قال عیاض
لا ينافي الآيات الدالة على انه لا يعلم الغيب الا الله وقوله لو كنت اعلم الغيب
لاستكثرت من الخير لان المنفي علم من غير واسطة كما انفرد المتقن واما اطلاع الله

عليه باعلام الله تعالى فيحقق لقوله الامن ارتضى من رسول الله صلى الله عليه وسلم

چھٹا شب حدیث ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہے

امام الشیخین علام محمد کے رسالہ ازالہ الريب کے منہ پر عبدالحی کے رسالہ کا ذکر ہے عبدالحی
 قاضی رحمۃ اللہ کا نو شہم جو قاضی نے رسالہ اسکے نام سے لکھا اور اس کی ابتدا لی تقریر سے صاف
 تھا کہ قاضی رسالہ اپنے نام سے شہر کرنے کو ناتوان بیچ میں صرف زر کثیر ضرور دیکھی بہت بڑی نیکی
 کرنا مال والی امانت گیرین بھی ناکفایت اس رسالہ کے منہ پر جو عن مسند بوق قال قلت لعلی
 رضی اللہ عنہما یا امساء ہل راہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم رہہ فقال قلت لقد تف شری
 ما قلت این انت من ثلث من حدیثک من فقد کذب من حدیثک ان عملاً لی رہہ فقد
 کذب ثم قرأت لا تدركه الابصار وهو يدرك الابصار وهو اللطيف الخبير وما كان
 لبشر ان يكله الله الا وحياً او من وراء حجاب ومن حدیثک انہ یعلم ما فی غد فقد کذب ثم
 قرأت وما تدوی نفس ماذا انکسب غدا ومن حدیثک انہ کتم فقد کذب ثم قرأت یا
 ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک الکیة رواہ البخاری ومسلم وصالحی والنسائی
 النعمی

اقول شكاة المصابيح باب الروية کی تیسری فصل میں اسی حدیث کے بول
 یہ ہیں وعن مسروق قال قالت عائشة من احبك ان محمد راى ربي او كم شيئا مما امر به
 او يعلم الخس التي قال الله تعالى ان الله عنده علم الساعة وينزل الغيث ينقد عظم
 الفية رواه الترمذي

والاجواب اما عن قولها من حدثك ان رجلا راي ربه فقد كذب ثم قرأت
لا تدركه الابصار والآية فما قال الدرريري رحمه الله تعالى واما استدلال عائشة رضي الله
تعالى عنها على عدم الرؤية بقوله تعالى لا تدركه الابصار وهو يدرك الابصار فليعلم
ان يقال بين الادراك والابصار فرق فيكون معنى لا تدركه الابصار الى لا يتطابق مع

الغالبية قاله سعيد بن السبب وغيره وقد نفى الادراك مع وجود الرؤية في قوله تعالى
 قل انما اتواي الجمع ان قال اصحاب موسى ان الله يكون قال كلا اي لا يلدن يكونكم وايضا انان
 في الابصار عوم وهو قابل للتخصيص فيختص النسخ بالكافرين كما قال الله تعالى كلا
 انهم عن ربهم يومئذ لمحجوبون ويكفر المؤمنون ان شاء الله منهم بالرؤية كما قال الله
 تعالى وجوه يومئذ ماضرة الى ربها ناظرة وبالحيلة فالآية ليست نصا ولا من الظواهر
 الجلية في عدم جواز الرؤية فلا حجة فيها والله اعلم *

وقال الشيخ **الديلمي** رحمه الله تعالى وانما لزوم واثبات رؤية الله في قوله تعالى
 ان الله يمشي على السلام پروردگار خود را گفت نعم و او را نداستانی گفت برای اینچشم علیه السلام و كلام
 موسى علیه السلام و رؤية برای محمد علیه السلام و احسن بصری منقول است که دري سوگند خود که محمد و
 پروردگار خود را از انصاف حق الله تعالى عنه خبر نموده که محمد و پروردگار خود را و رایت کرده است این
 خبر از معدود بن زبیر که اثبات و خبری و محمد و زبیر اثبات این است قول
 اشعری و سلم از حدیثی که در آورده است که دري رسید خبرت علیه السلام را از معدود بن زبیر و گاه پس گفت

هم نورانی که گفته اند یعنی وی نور است چگونه بنیم او این معارض است با کلام و حدیث دیگر
 واقع شده است و ایت نور و از امام احمد بن حنبل روایت منقول است و بوی گفته اند که قول
 حق الله تعالى عنه خبری خبری که گفت بقول پیغمبر صلی الله علیه و سلم که فرموده و ایت ربی و قول
 زبیر که است از قول عائشه و حکایت کرده است نقاش امام احمد گفت من سبکیم بحديث ابن
 عباس را که دیده اند چه چندان گفت که منقطع شد نفس و پرسیدند مردان ابا بکر مرید رضی الله تعالى عنه
 را یا دید محمد علیه السلام پروردگار خود را گفت نعم و جماعت از سلف بر او توفیق رفته و گفته اند که
 هم نمی گویند هیچ جانب را اثبات نه نفی و تطبیق این قول را ترجیح کرده و گفته بر هیچ جانب دلیل قاطع
 است و نهایت اینجاست که استدلال کرده اند باین هر دو طایفه ظاهر متعارضه است تاویل و نیست
 سند از علیات که گفتا کرده شود در ان باو که ظنی بلکه از معتقدات است و کفایت کرده و شهود و روای
 که قطعیات و الله اعلم و توحی بر آن اند که دید بدل نه چشم و مراد بدین بدل نه علم و زوایا است
 که آن همیشه بر وجه اتم حاصل بود بلکه مراد آنست که حق تعالی در جهان خلق کند چه در اول و در
 چنانکه و چشم کند قیل پس و المستحسن بدل و دیگر است و بدین بدل و دیگر بدین تطبیق میگفتند و در
 قول عائشه و ابن عباس و ظاهر در ان است که اختلاف و رویدن چشم است بدل و بدین بدل و دیگر تطبیق
 باشد والله اعلم بحقیقة الحال و الله العزیز و المال گفت بنده مسکین عبد الحق بن سیف الدین
 الله الله بنو الصدق و الباقین که کلام علی بن ابي طالب و احباب و چنان است که ذکر شد از این
 بدان می کنند که معراج اتم مقامات و اقصی کالات است حضرت بود صلی الله علیه و سلم که هیچ یکی از انبیا
 را در انجا باری شرکت نبود و هیچ بشری و ملک را انجا پیش آن مقام نه پس عجب است که در ان مقام
 چه نه در خلوت خاص و در آن و باطنی مطلب و اقصی مآرب که دیدار است مشرف گردانند و گفته
 و بعضی از حق باشد اگر چه کمال بندگی و ادب و سلطنت کبریا فی حق برین دارد که سوال نموده اند که

و از ذوق کلام مست گشته انبساط نماید و طلب و بار کند چنانکه موسی علیه السلام کرد اما کمال است
و محبوسیت که با جناب اقدس دارد و با سبیل دارد که جهانی در میان مانده این دولت بطلب بدست نمی آید
میگردید که مانع دیدار موسی را طلب و سوال و انبساط شد گاهی تا نخواستند میسر شود و اگر خواهند فرستند
هم نهند غریب گشت که قومی میگردید که چون موسی علیه السلام از طلب باز ماند و پیوسته شد
و دیگران نیز ترانی جزای شتابی و بتابی بود تحقیق آنست که ناگامی موسی علیه السلام بحیث آن
بود که هنوز سید البرمین صلوات الله علیه و سلم ندیده و بارین دولت نرسیده و دیگر چه مجال که
بطلبید و بنید و عطا خود همه مشتاق اند بر اسکان رکویت در دنیا بعد از اسکان چه مانع باشد و خود
مقام معراج و حقیقت از عالم آخره است و هر چه در عالم آخره دیدنی و یافتنی بود و دید و یافت تا در
خلق بحکم عین البصیرین کند چنانکه گفته اند **مصر** از دیده بسی فرق بود تا بشنیده
و اندام علم در خارج اندیشه شد

و قال الكاشفي رحمه الله تعالى و شيخ شهاب الدين نوربشتي سفيان بن عيينه
سكنوا بالشام يست و ينبغي ان يذكر ان چون اثبات و ثبوت از دو صحابی یا ثبوت شواهد اثبات بر نفی مقدم باشد
ايشان سعيد گار و فی رحمه الله در سیر خود آورده است که صحیح آنست که حضرت رسالت را صلی الله
علیه و سلم با روح و جسد و در بدنی بر آسمان برده اند و حضرت عز شاز را پنجم سر و دید و شیخ التکلمین
و قدوة المتبحرين شيخ نظامي كنجوي قدس سره ازین سببی باین عبارت تعبیر کرده است

در محله چشم و دیگر	بلکه این چشم سر آن چشم سر
--------------------	---------------------------

(معارج النبوة مشرق)
و قال الشيخ ابراهيم اللقاني رحمه الله تعالى
و منه ان ينظر بالابصار لكن بلا كيف ولا انحصار

المؤمن

للمؤمنين ان يجاءوا علقنت هذا المختار و دنیا - ثبت

قال شاوره الشيخ ابراهيم البيجوري رحمه الله تعالى قوله و منه اي من العارفين
لحقلا عليه تعالى ان ينظر فالروية بتجامة عقلا و دنیا و اخرى و واجبة شرعا في الآخرة
و قوله و لا انحصار اي و لا انحصار للرئي عند الراي بحيث يحيط به لاحتمال العدد و
و النهايات عليه تعالى و عرض المصنف بذلك الجواب عن شبهة المعتزلة العقلية التي
تسكوها في قولهم بالمال الروية و هي قوله تعالى لا تدركه الابصار فانه يدل على انه
لا يدرك بالبصر و الادراك هو الروية فادري بالبصر حاصل الجواب اننا لانسلم ان الادراك
بالبصر هو مطلق الروية بل هو روية مخصوصة و هي التي تكون على وجه الاحاطة بحيث
يكون المرعي مخصصا بعدد و نهايات فالادراك المعنى في الآية الكريمة خاص في الروية
و لا يلزم من نفى الانحصار نفى الاعم قوله ان يجاءوا علقنت لان الله تعالى علمها باحراز عقلا
و هو استقلال الجبل حين سألهم موسى على نبينا و عليه الصلوة و السلام حيث قال رب اني
انظر اليك قال لن تراني ولكن انظر الى الجبل فان استقر مكانه فسوف تراني و الاستلال
بالآية من وجهين الاول ما اشار اليه المصنف و حاصله قياسا بتقواي اشار الى الصغرة
و صغرة كقوله للعلم بك النتيجة و تقرره ان تقول روية الباري علقنت على امر ممكن و كل
ما علق على الممكن لا يكون الامكان روية الباري لا يكون الامكان و صغرة المعتزلة الصغرة
قائلين ان المراد فان استقر مكانه حال تحركه و هو مستحيل فالروية معلقة على استحصال
فتكون مستحيلة و هو تقول لا دليل عليه و داعي يدعو اليه كقولهم ان لن في قولهم تراني
للتأيد الثاني مكت عند المصنف و حاصله قياسا استثنائي هكذا لو كانت الروية
مستعنة في الدنيا ما سالها موسى على نبينا و عليه الصلوة و السلام لانه نبي يعلم ما يجب

في حق الله تعالى وما يستحيل وما يجوز اذا لا يجوز على احد من الانبياء والجهل بشيء من لسان
 الانسانية لكنه سألهم موسى عليه السلام فدل على انها جازية وقول المتكلمين سالها
 لاجل جملة قومه منه وبسياق الآية حيث قال ارفى انظر اليك صريح في حال نفى
 قوله هذا الى انهم هذا فهو مفعول لمخبره وهذا كما علمت فهو مجتهد خبره بخلاف
 او يجوز ذلك هذا مختص من بحث الى بحث آخر لان الكلام السابق كان متعلقا بعبارة
 روية تعالى فانتقل عنه الى الاخبار بوقها في الدنيا قوله وللمختار ونيان ثبتت الى قيمت
 روية تعالى في الدنيا ليلة الامراء للمختار الذي هو نبينا صلى الله عليه وسلم و
 في التعبير بالانتاء مناسبة لانه اختير لهذا المقام والزاج عند اكثر العلماء انه صلى الله
 عليه وسلم راي ربه سبحانه تعالى بعيني راسوهما في علمها خلافا لمن قال حولا
 لقلب لمحدث ابن عباس وغيره وقد نفت السيدة عائشة رضي الله تعالى عنها
 وقوعها صلى الله عليه وسلم لكن قد علم ابن عباس لانه مثبت والقاعدة ان
 المشيت مقدم على النافي حتى قال عمر بن راشد ما عشت عندنا با علم من ابن عباس
 وكان صلى الله عليه وسلم يراه تعالى في كل مرة من مرة المراجعة ومن كلام ابن زيات
 كان ترجيع موسى عليه السلام النبي صلى الله عليه وسلم في شان الصلوة ليتكرر مشاهدته
 انوار المرات وانما يقول -

والله في قول موسى انه ابراهيم	الجبلى النورانية حيث يشهد
ببرهانه على وجه الرسول فيها	لله حسن رسول انه يورده
فالحكمة الباطنة اقتباس النور من وجهه صلى الله عليه وسلم ففي كل مرة يروى نور	
والحكمة الظاهرة التعريف لمختصا من رتبة المريد شرح جوهر التوحيد	

واما استدلاله بالخبر صلى الله تعالى عنها بقوله تعالى وما كان لبشر ان يكلمه الله
 الا رجاء ومن راء جواب فالجواب عنه ساجد عن جابر قال لقيني رسول الله عليه وسلم
 فقال يا جابر مالي اراك منكرا قلت استشهد بانى وترك عيال اوريا قال فلا ابشر
 بالحق الله بزيادك قلت بلى يا رسول الله قال ما كثر الله لحد قط الا من ورا عجاب و
 لحياتك بغير كفا قال يا عبيدي تمن على اعطيك قال يا رب تضييى فاقبل فيك
 ثانياة قال الرب ان قد سبق معنى انهم لا يرجعون فتركت ولا تحسن الذين قتلوا في سبيل
 الله اموات الآية رواه الترمذي (مشكوة المصابيح) *

قال الشيخ ابو بلوى رحمه الله تعالى وزنده كروا نيد خدا تعالى پرتر پس سخن كرو با
 روبرو و سپرو و شهيد او و زنده اند و لكن سخن سجادة زيادة قوت و روحانيت بروى افانده
 بدان مشاهده سخن كرو بحجاب و شتر اطحجاب و دين عالم هست قياس آن عالم برين ستان كرو
 (اشعة النعمات ترجمة الشكوة جلد ٢ ص ٣٩) *

ولا تذهل عما مضى انفا من قوله وخود مقام معراج وحيث ان عالم آخره هست و مرجع
 و عالم آخره ويد في رواية اخرى بويد و يافت فند بركه لسيما مع انكارها المعراج بالمجسد و اولها
 بالروح فقط *

واما استدلاله بها على عدم الكتمان مما امر به بقوله تعالى بلغ ما نزل اليك من
 ربك فالجواب عنه ان المراد بالكتمان ليس كتمان ما امر به بتبليغه بل المراد ما كان مأمورا
 بكتمان الا ترى الخبر صلى الله تعالى عنها لما سالت فاطمة كافي علامت عما سارها
 رسول الله صلى الله عليه وسلم اجابته ما كنت لا فشى على رسول الله صلى الله
 عليه وسلم و قال القاضى رحمه الله تعالى قوله تعالى بلغ ما نزل اليك واعل

وعن أبي هريرة قال حفظت من رسول الله صلى الله عليه وسلم وعائش ما
 احدهما نبئت فيكم واما الآخر فلو نبئت قطع هذا للعلوم يعني مجرى الطعام رواه
 البخاري (مشكاة المصابيح) قال لطبي رحمه الله تعالى لعل المراد بالاول علم
 الاحكام والاخلاق والثاني علم الاسرار المصنوع عن الاختيار المختص بالعلماء
 بالله من اهل العرفان انتهى
 وقال العلامة محمد مبارك رحمه الله تعالى وروى عن الامام سيد الساجدين
 العظام زين العابدين رضي الله تعالى عنه انه قال -

يا رب جوهر علم لواء بوح به	لقليل لي انت من يعبد الوثن
ولا تستحل رجال عارفون دمي	يرون اتبع ما ياتونه حسنا
ان لا اكرم من علي جواهره	كيا يرى الحق ذو جمل فيغتتا
وقد تقدم في هذا بوح حسن	الى الحسين ووصي قبله الحسن

وقد يشير الى هذا الباب ما ذكر في فصل الخطاب بان للعالم ثلاثة علوم علم ظاهر
 يبذل لاهل الظاهر وعلم باطن لا يبع اظهاره ولا لاهله وعلم هو سر بين العالم
 وبين الله تعالى لا يظهرون لاهل الظاهر ولا لاهل الباطن (منهاج الاحباب
 في معرفة الآل والاصحاب)

امام شعب الاني رحمه الله تعالى ايقنت والحجواهر جلد امك بين
 ارشاد زائنه من ثم لو قد ران الانكار لم يقع في الوجود على اهل الله تعالى وكان الناس
 كلهم اصحاب عقول سليمة لو يفد قول ابو هريرة حفظت عن رسول الله صلى الله
 عليه وسلم وعائش ما احدهما نبئت فيكم واما الآخر فلو نبئت قطع من هذا للعلوم

المراد بتبليغ ما يتعلق بمصالح العباد وقصد بانزالها عليهم علمية فان من الاسرار
 الالهية ما يحرم افشائه (انوار التنزيل)
 وقال الشيخ اسماعيل الافندي رحمه الله تعالى يا ايها الرسول بلغ جميع ما اوتيتك
 من ربك ما يتعلق بمصالح العباد فلا يروان بعض الاسرار الالهية يحرم افشائه قال ابو
 حفظت من رسول الله صلى الله عليه وسلم وعائش من العلم فاما احدهما فنبئت فيكم واما
 الآخر فلو نبئت قطع هذا للعالم والتحقق ان ما يتعلق بالشرعية عام بتبليغ وما يتعلق
 بالمعرفة والمعرفة خاصة ولكل منهما اهل فموجب الامانة عند التبليغ يلزم ردها الى رايها
 (روح البيان جلد ٢ ص ٢٠٢)

قال الافندي رحمه الله تعالى وفي الحديث - الذي ربي اى لميلة العلاج فلم استطع
 ان اجيبه فوضع يده بين كفتي بلا تكليف ولا تمكيد اى يد تدبره لانه جهاز منزه عن
 الجارحة فيجرت بردها فادركت علوم الاولين والآخرين وعلمى علوم ما شئى فعلم خذ
 على كتمه اذ هو علم لا يقدر على حله غيرى وعلم خيرى فيمنه علم امرى بتبليغ الى الخاص
 والعام من استى وهما الانس والجن والملك كما في انسان العيون وروح البيان جلد ٢
 وقال الشيخ الدلموى رحمه الله تعالى عاكبا بن علي الصلوة والسلام پرسان سر پرده
 من چیزی پس نوشتم که جواب گویم پس نهاد دست قدرت خود در میان دو شانه من فی کفیف
 و بی تحد پس باقیم بر و از او سید خود پس و از او علم اولین و آخرین و تسلیم کرد از آن علم را علی
 بود که عید گرفت از من گفتم آنرا که با هیچ کس نگویم پس هیچ کس طاقت برداشت آن ندارد و چون در
 علمی بود که هرگز ندانید و از اظهار و گفتم آن و علی بود که امر کرد بر تبليغ آن بحاص و عام از دست
 من و مدارج النبوة

یعنی ہم واطعمہم وكذلك لم یفد قول ابن عباس لو انی ذكرتکم ما اعلم من تفسیر قوله
تعالی یتزل الامر بیمنح لرجعتونی اوقلم فی کاف و یقتل الامام الغزالی فی الاحیاء
و غیره عن الامام زین العابدین بن الحسین رضی الله تعالی عنه انه کان یقول

یارب جو هو علم لوابوح به	لقلیل انت من یعبدا الوثن
والا یستحل رجال اللین و می	یرون اقبج ما یا تونه حسنا

قال الغزالی والروایة بهذا العلم الذی یستقلون به و منه هو العلم اللدنی الذی
هو علم الاسرار لا من یتولی من الخلفاء ومن یعزل کما قال بعضهم لان ذلک لا یستحل
علما و الشریعة هم صاحبہ ولا یقولون انت من یعبدا الوثن انتھی

وقال الرومی رحمه الله تعالی فی المشنوی المعنوی

عارفان کہ جام حق نوشیدہ اند	راز ما دانستہ دیو شیدہ اند
ہرگز اسرار کار آموختند	چہرہ زند و دہانش دوستند
بر لبش قفل بہت دور دل رازنا	لب خموشی دل پراز آوازنا
گوش آنکس گوشہ اسرار جلال	کو چون سوسن مہربان آوازنا
تا نگویہ سہ سلطان و اکبر	تا زبیر وقتہ را پیش بکس
سرغیب آراستہ را سرخشن	کہ ز گفتن لب تواند دو فتن
در خور دریا نشد جزم غ آب	فہم کن دانستہ علم بالاصواب

واما قولہا فی الخس فقد مل بین من الامس ان المنی علمہ عن غیر اسطہ لنعلم
قولہا ان من قال انه یعلم الخس علی الدنیا ذاتیا من غیر اسطہ فقد عظم
الفرقہ و بہذا التاویل یحصل تطابق الاقوال والالزم تکذیبہ با رضی اللہ تعالی

ما امرت علیہا فی علامہا و فی علامہا فاذا اقرت بحصول ہذین العلمین لا راد للشیخین
المانع من علم الخس لسید الثقلین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم مادام القمرین و اما
وایتہا فی الصصیین بلغنا من حدیثک انه یعلم ما فی غلب فقد کذب الحدیث فقد
الجواب عن ہذا فی ماضی

ساتوان شہ اسم المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کہ قصہ انکے ناشی ہے

امام النکیرین علامہ محمد بن ابراہیم طبرستان نظامی کے ۲۳۰ سے یکوشت تک
اسمین من کثرت بہت سی کتب چینیان کین اور عرب و عرب چہ میگوینان نکین اور کوئی
رقیقہ اپنے میری کیشی کی طاقت کا اٹھا نہیں رکھا جسکی تائید میں کاشتہ ملا قنوجی
مولوی محمد کجراتی کتب فروش نے مان میں بان ملا کر استفسار کے ساتھ کہ اپنے منہ
کی روشنائی سے باہر طور سیاہ کیا رکھتا ہے اضعف عباد اللہ الصمد خادم علماء الحرمین الشریفین
والہند محمد کے عروسہ رقصہ انک کا جو سیدنا عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا پرنا تھیں
بعض ضعیف الایمان نے بانہا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تیرے ایک عورتہ تک یہ قصہ
دل دلیل سے کہتی ہے

پھر عمرہ النہالین مولوی عبدالحی امام آف مسجد ربیعین نصرۃ النعم سکین تھیں
کہہ رہیں کہ وکذلک لما غم علیہ صلعم امر عائشہ لما جاء بالاناک عصبہ ولما قال مخاطبا
ایاہا اما بعد یا عائشہ انه قد بلغنی عنک کذا وکذا فانکنت بریۃ فسیبرک اللہ تعالی
وانکنت الممت ذنباً فاستغفرہا اللہ وتوبی الیہ فان العبد اذا خفب ثوباً تاب اللہ

جلد ۱۳ کتاب الشہادت من ہر فقال اسماہلک یا رسول اللہ ولا نفلم والله
 الا خیر) انما حفظہ بقوی عنہ علیہ الصلوۃ والسلام راہا وکلیتک انتہی
 اس سے متبادر ہو کہ آپ کو واسطہ کہنے میں مقصود تھا نفی شک اور قوت برأت کا اور کیوں نہ ہو
 ایسی ارشاد و الساری جلد ۱۳ کتاب التفسیر من ہر قالت بربرۃ لا والذی یفتک
 بالحق ان رأیت امر الغصہ علیہا اکثر انہا جارینہ حدیث السن تمام عن عجین اہلہا فتا
 الداجن فتاکلمہ قال ابن النیر فی الحاشیۃ ہذا من الاستثناء للبدیع الذی یراد بہ
 السالفة فی نفی العیب کقولہ -

والعیب فیہم غیر ان سیوفہم بہن فلول من قلع الکتاب
 فغفلتہا عن عجینہا بعد لما من مثل الذی دیمت ہر وقریب الی ان تكون من المحصنات
 الغائلات المؤمنات وتقبہ البدر الذلمعنی فقال لیس فی الحدیث صورة استثناء بسوی
 وغیرہن ادواتہ وانما فیہ ان رأیت علیہا امر الغصہ علیہا اکثر من انہا جارینہ لکن معنی ہذا
 قریب من معنی الاستثناء فرغم قولہا فی روایت ہشام بن عروہ نیلہا فی انتشاء اللہ تعالیٰ
 قریباً فی ہذا السورۃ ما علمت علیہا الا ما یعلم الصانع علی تہر الذہب الاحمر استثناء
 صحیح فی نفی العیب عنہا انتہی - پھر اسی جلد کے ۱۳۴ پر روایت ہشام بن عروہ میں ہے
 (وقالت) ای الخارمۃ سبحان اللہ واللہ ما علمت علیہا الا ما یعلم الصانع
 علی تہر الذہب الاحمر بالغت فی نفی العیب انتہی - اور اس میں کوئی تعجب کی بات
 نہیں ہر ہر سلمان پر قبل نزول آیت کے بھی ایسا ہی اعتقاد واجب تھا امام محمد الدین
 رازی تفسیر کبیر جلد ۱۳ من ہر کرستہ ہیں اما قولہ سبحانک ہذا بہتان
 عظیم نفیہ سوال ان الخ سوال الثانی لہر واجب علیہم ان یتولوا ہذا البہتان

عظیم مع انہم ما کافوا علیہم بکونہ کذباً قطعاً والجواب من زوجین الاول انہم کانوا
 متکلمین من العلم بکونہ بہتاناً لان زوجۃ الرسول لا یجوز ان تكون ناجرة انتہی
 اور زنا و تہمت کے خلاف اور بھی کہ مطلقاً عیب تو اطمینان کامل حاصل ہو گا کہ
 الامم و رازی تفسیر کبیر جلد ۱۳ من ہر کرستہ ہیں قولہ ان الذی جاؤا بالافک عصبتہ
 منکم والافک ابلغ ما یكون من الکذب والافتراء وقیل ہوا البہتان وهو الامر
 الذی لا تشعیر بہ حق یفکارک واصلہ الافک وهو القلب لانتہ قول ما فوق عن
 وجہ واجمع المسلمون علی ان المراد ما افک عائشہ وانما وصف اللہ تعالیٰ ذلک
 الکذب بکونہ انکاراً لان المعروف من حال عائشہ خلاف ذلک لوجود احداث
 ان کوفہا زوجۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم المعصوم بمنع من ذلک لا لالاشیاء
 مبعوثون الی الکفار لیدعوہم ویستعطفوہم فوجب ان لا یكون معہم ما ینفہم
 عنہم وکون الانسان بحیث تكون زوجۃ مسافحۃ من اعظم المنکرات فان قیل
 کیف جاز ان تكون امرت النبی کافرة کاشرة نوح ولوط ولہیخبر ان تكون ناجرة
 وایضاً فلولہ یحیز ذلک لکان الرسول اعرف الناس بامتناعہ ولوعرف ذلک
 لما ضاق قلبہ ولما سأل عائشہ کیفہ الواقعة قلنا الجواب عن الاول ان الکفر
 لیس من المنکرات اما کوفہا ناجرة فمن المنکرات والجواب عن الثانی انتہی
 علیہ السلام کثیرا ما کان یضیق قلبہ من اقوال الکفار مع علمہ بفساد ذلک
 الاقوال قال اللہ تعالیٰ ولقد یعلم انک یضیق صدرك بما یقولون نکار ہذا
 من ہذا الباب وثانیہا ان المعروف من حال عائشہ قبل تلك الواقعة انما
 هو الصون والبعد عن مقدمات الفجور ومن کان كذلك کان اللایق احسان

الظن برونالہما ان القاضین كانوا من المنافقین واتباعهم وقد عرف ان كلام
العدو والمفتري ضرب من الضد بان للجموع هذه القرائن كان ذلك القول
معلوم الفبا وقبل نزول الوحي انتهى پھر لرحیم نبی شی قبل الوحي سے ناشی
اختلاج کا انداز ہو گیا ہو تو یہی الزام نہیں تو ایسے میں انتظار کی شقت گوارہ رہے ہر عمل
ایک بڑے شب کی طرف جو مشہور زبان نو نزدیک دور ہو تو جو ہر اس کے قلع و قمع میں
حتی الامکان سعی کرنی ضروری ہو یہ وہ مشہور قیل میں درج کر کے جواب کی گداز میں
کرنا ہون پ

آٹھواں شبہ سی قصہ میں کے مشورہ پر

یا مخصوص یہ کہا جاتا ہے کہ نقش و نقش کی چگونگی جناب سرور کو کیا نبی اور قابل طہا
معلوم تھی پھر اس بارہ میں صحابہ سے آپ کا مشورہ فرمانا خلاف علمیت اور سنا فی وقت
جس کو ہم فائدہ و مرتب نہیں ہو چکا اس کا جواب اولی الالباب پر پوشیدہ نہیں ہو
تا ہم اپنی جاعل فی الارض خلیفۃ اور شاوہم فی الامران آیات نبیات کے
تفسیر میں اقوال علماء و نقاش کے قابل ملاحظہ میں اور قصہ خاص میں جو مشورہ کیا گیا
اوس میں تو وہ وہ عجائب و غرائب و لطائف صحابہ سے پیش کیں جس کے مطالعہ سے ہر ایک صاحب
اسلام کے ایمان میں ایک گونہ خاص نصارہ و تامل حاصل ہوئے بغیر ہر کسی نہیں
اگر مشورہ نہ ہوتا تو یہ دلائل ہمیں کہاں سے سننے نصیب ہوتے جو تفسیر ہر ایک کے مشتمل
و غیرہ میں تحریر فرماتے ہیں و بحی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان فی تلك الايام
اکثر اقامۃ فی البیت فدخل علیہ عمر فاستشانه فی تلك الواقعة فقال عیان رسول اللہ

ارفع بکذب المنافقین لان الله خصصک من وقوع الذباب علی جلدک لانه یقع
علی العیاسات فیتلطخ بها فلما عصمک الله تعالى عن ذلك القدر من القدر فكيف
لا یعصمک عن صحبة من تكون مستلطخه مثل هذه الفاحشة وقال عثمان رضی اللہ
تعالی عنہ ان الله ما وقع ظلمک علی الارض لئلا یضع انسان قدمه علی ذلك
الظلم او یكون الارض نجسا فلا یؤمکن احدًا من وضع القدم علی ظلمک کیف
یؤمکن احدًا من تلویث عرض و جسدک وقال علی رضی اللہ تعالی عنہ یا رسول اللہ
کنا نضلی خلفک فخلعت نعلک فی انشاء الصلاة فقلعتنا فاعلمنا انما ائمت
الصلوۃ سالنا سببا للخلع فقلنا بالواقعة فنقلت امرئ جبرئیل باخراجهما العدم
نظافة فاعلمنا اخبرک الله تعالی ان علی نعلک قد لا و امرک باخراجهما عن جلدک

لما التصق بهما من القدر فكيف لا یامرک باخراجهما بتقدیر ان تكون مستلطخة
بشي من الفواحش انتهى - **محدث دہلوی** رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب **درج النبوة**

جلد ۲ صفحہ ۱۸۱ میں تحریر فرماتے ہیں انچہ مذکور است و صحیح بخاری میں بہت کراہ علی و اسات

ویر و پر سید و ایشان این جواب گفتہ اما بعض علماء سیرتہ عن عمر بن الخطاب و عثمان بن عفان

رضی اللہ عنہما و مشاورت حضرت علیہ السلام با ایشان و جواب دلوں ایشان ذکر کردہ اند و در بخاری میں

یزید و افق ایشان گفتہ اما عمر گفت یا رسول اللہ ہمیں بران نام تو نبی نشیند بہت نگو گس پر نجاست ہوتا ہے

سی اندہ دیا نہای اور دودہ بان میگردد و خدا تعالیٰ نرا از ان بجا و سید ایس چکر دے و از ان کیسہ بہترین

چیز نرا آوردہ باشد گاہ ہمارو عثمان بن عفان گفت کہ سایہ شریف تو بر زمین نمی افتد کہ سدا و بر

زمین نجس افتد و حق تعالیٰ چون صیانت سایہ تو بدین مشابہ میکند بگوئے صیانت حرم مہترم تو از ناپائید

گند و علی رضی گفت کہ حق تعالیٰ رنڈا داشت کہ نعلین عورت در نماز در پای مبارک تو باشد و خبر

کرد و تا بکشی از دایمی مبارک خود اگر این مرد باقی بودی خبر کردی ترا بدین خاطر جمع و اگر بقیه
 حال ترا خبر خواستند که چون آنحضرت این سخن شنید سجد رفت و غبطه خود را گرفت و گشت که
 نصرت و بدر او انتقام کشد ای انتقامی که بر من و بر کس دیگر نیست و من و کس دیگر
 ابایوب الانصاری قال لا امرئ قد الاثری ما یقال قالت لو كنت بدل صفوان لکنت تفلح بعد
 رسول الله ص و قال لا قالت ولو كنت ان بدل عاتشه ما كنت رسول الله صلی الله
 علیه و سلم و عاتشه خیر منی و صفوان خیر منک ففی الله الخاضعین فی الاذن لولا
 ان سمعتوه ظن المؤمنون بالمؤمنات بانفسهم خیرا و قالوا هذا انک مبین انھی
 فاضل شتوئی جمع النہایہ ۱۱۱۱ او را نام قسطی انی ارشاد الساری جلد ۱۱۱
 من تحریر زما سے من قال الفصل الصفی دانت بظن ان خلکان ان سلما ناظر بصری
 فقال للنصرانی فی خلال الکلام محققا فی خطابه لقیح اقامه یا مسلم کیف کان وجه
 زوجتہ بیکم عاتشه فی تخلفها عن الرکب عند نبیکم معتزلة بضیاع عقدھا فقال
 له المسلم بانصرونی کان وجهها کوجه بنت عمران لما انت بعیسی تحمل من غیر زوج
 فہما اعتقدت فی دینک من براءہ مریم اعتقدتا مثلہ فی دینا من براءہ عاتشه زوج
 نبینا فانقطع النصرانی و لم یجوابا انتھی ان تمام عبارات سے نتیجہ نکالنا ظاہر ہو سکتا ہے
 پر اگر دیکھو تو جانے دین اور علامہ سید علی بن سلیمان الدہلی رحمہ اللہ تعالیٰ کی
 روح التوشیح ۱۱۱۱ کو ملاحظہ فرماؤں تو لھا اولہ لا اقوم الا لله ولا احمل الا الله
 اطلقت ذلك لما خا من غضب اذ لم یأمر بالی تکذیب من قال ذلک فیہا
 مع تحقیقہم حسن طریقہا و قال ابن الجوزی قالت ذلک دلالہ کما یبدل العبد علی
 حبیبہ قلت سیدنا ابو جریہ صلی الله علیہ وسلم لا یخفی علیہ شیء و انما خفی علی من

صورة لا یخلو غالباً عما قالہ فانظر ما علمہ الله من الوحی و آدم بین الماء و الطین
 ان تلذات الشاک بالامر تعلیم اللہ و ثلث الذین بعدہ الی یوم القیمہ کیف یفعلون
 لا یروا کہ لکن جاء ما علمہ و رفع ما خفی عن اولئک فلم یطلق کما یل و اما قالت
 ما ابا فناء عن السوی کقول الخلیل الحبیثیل اما الیث فلا علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ و السلام
 طریح محمد فقہر انھی ۱۱۱۱ اس سے قول یہ بزم نبی پیشی قبل الیوم کا من دریافت ہو سکتا ہے
 علامہ سے نہایت علامہ نے غلبہ عبارت کے کلمات و اشارت پر ازان
 بہ تلب و اصحاب تو سب اگر صادی میں تو فیہا نبین قراب ایک عام فہم اردو کتاب کی
 عبارت پر گفتار کا ہون ادبی کو ملاحظہ فرما کر رفع تردد کر لین کتاب الاحواب و سلسلہ جلیلیہ کے
 ۱۱۱۱ پر سولہ اوکیل احمد صاحب ارشاد فرماتے ہیں چوتھا شبہ جیبا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 کو علم غیب بالعرض یا کما دیکھنا کہ تسلیم کیا گیا تو پھر حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کے مسائل
 میں آپ کو کیوں تردد و راجب وحی نازل ہوئی آپ کو اطمینان ہوا ہم کہتے ہیں کہ اس بحث میں
 یہ ثابت خیالی کیا جاتا ہو شاید شرکین کہ بھی اس سے بڑھ کر بحث پیش نہ کر سکتے مولوی
 ذم علی نے یہ شبہ پیش کیا ہے نصیحت السلیمن من ہوا کا وزن سے حضرت عاتشه پر رحمت
 ۱۱۱۱ تھی حضرت کو نہایت رنج ہوا متعجب بہتہ و وزن کے بعد خدا نے قرآن میں فرمایا کہ
 عائشہ پاک پر کا ترجمہ ہے ہن تب حضرت کو خبر ہوئی اگر گئے سے معلوم ہوا تو غم کیوں
 ہوتا فقط ہم کہتے ہیں یہ شبہ اصل واقعہ کی حیثیت یا چشم پوشی سے ناشی ہوا آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کو اصل واقعہ میں سرسور و نہین تھا مافقیں کی شہرت سے البتہ آپ کو رنج تھا
 اس امر میں وحی کے قبل جو کہ آپ نے تفتیش فرمائی اس میں محض تشریع منظور تھی وحی سے
 بہرہات چاہتے تھے مافقیں کی زبان بند ہو ایسی صورت میں کہ کنار طریح سے اپنے

دل کے پھپھوٹے توڑتے ہوں اور ہر ذرات میں مشغول ہوں۔ دونوں تسکونی کے
مقتضائے مصلحت نہ تھا کہ آپ بطور خود اپنے علم کی بنیاد برأت فرماتے چونکہ وحی میں توقف
اور منافقت کی زبان ہر قسم کی آپ کو زیادہ تر دوسرا اگر آپ کو نفس معاملہ میں اطمینان نہ
اور صرف منافقت کی یادہ گوئی سے طلال ہوتا تو منہ پر رونق ازور ہو کے یہ زلفیت یا
مشرک المسلمین من یعدونی من رجل قد بلغی اذہ فی اہلی واللہ ما علئت علی
اہلی الا خیر لیسے اگر کرد و مسلمانان کی کون شخص مجھ سے معذرت کر لیا ایسے شخص سے
جیسے ہماری اہل کو اذیت پہنچائی خدا کی قسم بگو ایسی اہل پر بخیر کے کسی قسم کی یہ گمان نہیں
یہاں علم پر مبنی اعلان ہوتا اس سے معلوم ہو گیا کہ آپ کو حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے
مسائل میں اطمینان کلی تھا صرف منافقت کے یہاں سے زد و تھا انتہی۔ فظہر الحق
و خیر ہذا لک الکافرون ۛ

تفسیر حاشیہ جامع الفصولین ج ۲ ص ۲۱۲ پر ہر حال التمسائی فی حاشیہ
علی الشفاء مسئلہ من قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج مخرج البول لقتل
یقتل ام لا اذاجاہل الحاج بانہ ان قال جیبہ لمن ذکر الفصل فهو یقتل ولا یتستأجر
وان ذکرہ فی جواب ذکر الصلحاء او اراہ من البشر فانه یضرب ضرباً شدیداً
وجیبہ او لا یقتل وان تجرد کلامہ فی جواب قتل ولا یتستأجر امر اسمن راہی
واقف سے خبر دینے والا واجب القتل ہو تو پھر آنحضرت علیہ السلام کے علاج میں حیرت السار
کے برخلاف اس امر غیر واقعی سے استدلال کرنے والا قتل دیکھا جاوے تو پھر جیسا کہ
کیوں نہ جاوے جواب الجواب میں اس سے انماض دیکھا جاوے یہ یاد رہے ہر طور آپ کا
مشورہ فرمانا صحابہ سے باوجود عرض تشریح کے اور فوائد کا بھی مشعر ہوا اس سے آپ کی لائمی

استدلال کمال حیالت پر وال ہر بخاری شریف میں باب طبع الامام المسئلۃ علی اصحابہ
الجبہ ما عنہم من العلم سرحد ہر اور بخیر ناشی شہادہ و ما ملک بیہنک یا موسیٰ سے مروی ہو

نوان شب قصہ ضیاع عقد پر ہے

ملا علی قاری رحمہ البازی اپنے موضوعات کیر میں تحریر کرتے ہیں
نقد ذکوالعماد بن کثیر فی تفسیرہ وهو من اکابر المحدثین قال البخاری حدثننا
عبداللہ بن یوسف اخبرنا مالک عن عبد الرحمن بن القاسم عن ابیہ عن عائشہ
قالت خرجنا مع رسول اللہ علیہ السلام فی بعض اسفارہ حتی اذا کنا بالبیداء
اور بذات الجیش انقطع عقد لی فاقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی القاسم
واقام الناس معہ ولیسوا علی ما وولیس معہم ماء فاتی الناس الی ابی بکر فقالوا الا
تری ما صنعت عائشہ اقامت برسول اللہ وبالناس ولیسوا علی ما وولیس معہم
ماء فجاء ابو بکر ورسول اللہ واضع راسہ علی فخذی فقام فقال حبست رسول
اللہ والناس ولیسوا علی ما وولیس معہم ماء قالت ففاتی ابو بکر وقال ما شاء اللہ
ان یقول وجعل یطعن بیدہ فی خاصرتی ولا یمسح من التحریک الا مکان رسول اللہ
علی فخذی فقام علیہ السلام حین اصبح علی غیر ما فانزل اللہ آیتہ النمیم فقال
اسید بن الحضیر ما ہی باول برکتکم یا آل ابی بکر قالت فبعشنا البعیر الذی
کنتم علیہ فوجدنا العقد فحقہ انتہی ۛ

ہر چہ علام محمد نے دلائل بر غور کے تیسری فصل کے اخیر میں تحریر کر دیا ہے کہ
مسئلہ علام ملا علی قاری کے اپنے موضوعات کیر میں اس مسئلہ کو بہت وضاحت

سے لکھا جو جس سے بشمول اور چند دلائل نقلی کے یہ بھی دلیل عالمی مانی جو پھر راجرت کے
کرزن گزٹ نمبر ۳۰ جلد ۲ تاریخ ۱ جمادی الآخر ۱۳۸۲ء صفحہ ۱۰۷۰ جلد اول میں حکیم ابو رباب
محمد عبد الحق نے ایک حدیث کے ترجمہ کا حق ناحی اپنے سر لیا بر اصل حدیث شریف
مشکوٰۃ المصابیح باب السکر فی فصل ثانی میں یوں ہے: عن ابی سعید الخدری قال بینا
رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي باصحابه اذا خلعت عليه فوضعها عن يساره
فلما ادى ذلك التيمم القوا انما لهم فلما انتهى رسول الله صلى الله عليه وسلم صلواته
قال ماحكم على ما كنتم نعالكم قالوا يا اباك القيت فغلبك قال القيا فقالوا فقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم ان جبرئيل اتاني فاخبرني ان فيهما قذرا اذا جاء احدكم المسجد فليغير
فان راى في غلبه قذرا فليستحم وليصل فيه ما رواه ابو داود والدارمي انتهى
اسمين ان جبرئيل اتاني فاخبرني ان فيهما قذرا واذا ترجمہ کیا ہے پھر فرمایا اپنے کو مجھے
تو جبرئیل نے اطلاع دی تھی کہ جوئی ناپاک ہو۔ پھر جہول دومین میں اس پر تفسیر کی ہے کہ۔ اس حدیث
سے تین باتیں معلوم ہوتی ہیں اور دوسری یہ کہ رسول خدا کو غیب کا علم ہرگز نہ تھا اور نہ ناپاک جوتہ
سے نماز کیوں شروع کرتے؟

الجواب وهو الملمم للصواب

تفسیر انوار التبریل ۳۹۳ میں ہے قال الله تعالى فلما ارادته اكبره عظمه وهين
حسنه الفائق وقيل اكبر من اكبر المبدء اذا ضاقت لها انما تدخل الكبر
بالحيض والها ضمير المصدر اول يوسف على حذف اللام اي حزن له من شدة
الشبق كما قال النسيبي۔

بالحمد واستغفر الجمال ببرقع فان تحت حاضيت في الخندق العواقر

قطعت ايديهن جرحهما بالسكاكين من فطر الدخلة انتهى تفسیر معالم التبریل
۳۹۳ میں ہے وقطعن ايديهن اي خزن بالسكاكين التي معهن ايديهن وهن يحسبن
ان يقطعن الاثر ولم يجدن الا ليل لشغل قلوبهن بيوسف قال مجاهد فما
حسن الابالدم وقال قتادة انهن بن ايديهن حتى الفين والاصح انه كما قطعنا
بداية انتهى تفسیر حلالہین ۳۹۳ میں ہے وقطعن ايديهن بالسكاكين ولم
شعن بالاكول لشغل قلوبهن بيوسف انتهى

تفسیر عرائس البیان ۳۹۳ میں ہے قال ابو سعيد الخزاز الماخوذ في حال
الشهادة فاشاع عن حسه باشاعن نفسه لايحس بما جرى عليه قال الله تعالى
فلما ارادته اكبره الاية وقال ابن عطاء دهن في يوسف وتخير حتى قطعن
ايديهن فغلبه مشاهدة مخلوق لخلق فكيف بمن ياخذ مشاهدة من
الحق فلم يترك عليه غير صفاته عليه او ينطق في الوقت على جد الغلبة بمراي
كثيرة انتهى تفسیر حسینی ۳۹۳ میں ہے در حقایق می مذکور است کہ حق سبحانہ ہرگز نہ

۱۔ میان محبت خود و سرزنش میکند کہ مخلوق در ریت مخلوق بدان مرتبہ رسد کہ اساس الم
قطع و نیکنہ شام و شہر و پر تو جمال خالق باید کہ از بیج بلا و عنایت م نشود یعنی متہاج الاحباب
فی معرفۃ الآل والاصحاب ۳۹۳ میں ہے در کتاب فضائل الامام ابو البركات احمد
بن الامام السعیدی ابی منصور محمد بن احمد بن الیروی رحمۃ اللہ علیہ مذکور است کہ رضی علی کر اللہ
تعالی و چہ رضی عنہ و مسجد کو فرماز میگذازد و سقف مسجد و رافتا و مردم مسجد و دیدند
چون از نماز فارغ شد گفت چیست گفتند سقف مسجد افتاد و گفت کنت فی المصلوۃ

در چنانچه بر مشغول می باشد
اگر یاد خویشتم در ضمیر می آید
و نیز همین سرکار کوثر بن عبد الرحمن بن ابی
نیراست و کمیش ولایت در وقتیکه از آنکس کمان مجاهد بر شام و پرویان مشغول باشد
نمود و ایات چنانچه در روز اول نظر فرمود.

شیر خدا شاه ولایت علی	صیقله شکر خفی و جلی
روژا چون شب سپی گرفت	تیر مخالف بر تنش جا گرفت
غنیه پیکان بکل او نهفت	صد گل رحمت بکل او شکفت
روستای عبادت سوی محراب کرد	پشت پر و سر اصحاب کرد
خبر الناس چون انداختند	چاک چین گل در تنش انداختند
عزقه بنون غنچه زنگارگون	آمد و از گلین احسان برون
کل کل خوش بصله چکید	گشت چون قمار ز نازان بدید
کین همه گل حیات پیای سن	ساخته گلزار مصالعی سن
صورت خالش چون نمودند باز	گفت که سوگند بداناسه راز
کز الم تیغ مذاوم خنجر	گرچه ز من نیست خبر و ارت
طاز من سدره نشین شد چه پاک	گر شود من تن چون نفس پاک چاک
جامی از آرایش تن پاک شو	در قدم پاک روان خاک شو
باشد از آن خاک بگردی رسی	اگر دختگانی و بگردی رسی

و لعل شیخ الاسلام و المسلمین حجة الله فی العالمین زین الدین ابوبکر محمد بن الحنفی
رحمه الله تعالى اشار الی هذا فی وصایا ده قال بعد تمهید الحث علی المحضو فی طاعة

اللهم الغفور هل علمنا انما من الصلوة و سایر الطاعات ولم یخطر بالبال الا الله
و قد تمت تلك الطاعة علی الوجه التام ولكن ذلك بالنسبة الی احوالنا و مقامنا
فاننا لیس بالنسبة الی من اقتدنا به صلی الله علیه و سألهم انما كانت کلام مع سواب
بقیعة یحبها الطران ماء بل بالنسبة الی ساکن لبعض اصحابه بل قد بلغ ان
امیر المؤمنین علی بن ابیطالب رضی الله عنه فی بعض الحروب الجهادیة اصیب
بسهم ثم جذب السهم من عضوه الشریف و بقی النصل فیہ فقالوا ان الذی یخرج
العضو لا یکن استخراج النصل یخاف من ایداء الامیر قطع عضوه الشریف فقال
رضی الله عنه انما اشتغلت بالصلوة فاستخرجوه لی افتتح الصلوة تطعوا و اخرجوا
العضو و استخراج النصل وهو رضی الله تعالى عنه لم یتغیر فی صلاته فلی افرغ
قال لم لم تستخرجوه فقالوا انما استخرجناه فانظر الی اقبال الی رب و استغلقه فی
عوار الجعیته علیه حتی لم یس یخرج العضو و استخراج النصل من جوار اللحم
فمن اد اعضا قلمه او بر غوثه بل اذا وقع ذهاب تشوش و لا یبقی لنا حضور
فاین فخر من تلك الحالات و المقامات انتهی - **علامه شیخ ابراهیم بن محمد**
رحمه الله قال تحفة المرید شرح جوهرة التوحید ص ۲۷۱ من تحریر فرامی هین
واما السهو فینسج علی الانبیاء فی الاخبار البلاغیة کقولهم الجنة اعدت للمتقین و عذاب القبر واجب
و هكذا و غیر البلاغیة کقام زید قد عمر و هكذا و جاری علیهم فی الادوال البلاغیة و غیرها
کالسهو فی الصلوة للتشیع لکن لم یکن سهوهم ناشیا عن اشتغالهم بغيرهم و لهذا قال بعضهم -

والله هو من كل قلب غافل لا ه
عما سوى الله فالتعظیم لله

یا سائل عن رسول الله کیف سمی
قد غاب عن كل شیء سوره فيها

وبالحجصلة فيجوز على ظواهرهم ما يجوز على البشر مما لا يوردى الى نقص
واما بواطنهم فيخبره عن ذلك متعلقة بربهم في السن كان المردف
الكرخي يقول لي ثلاثون سنة في حضرت الله تعالى ما خرجت فانا
الحكم الله تعالى والناس يظنون اني اكلمهم الخ فاذا كان هذا حال احد الانبياء
فابالك بالانبياء خصوصاً عليهم الاعظم صلى الله عليه وسلم انتهى

علامه علی قاری مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح میں تحریر
فرماتے ہیں: الا ان مقام لی مع الله وقت لا یسعی فیہ ملک مقرب ولا نبی مرسل
معلوم لنبینا صلی الله علیه وسلم ان ذہبنا شارة الی تنکبہ فی وقت کثرت المشا
واستغراقہ فی بحر الوحۃ حیث لا یبقی فیہا من البشریۃ والکونین وهذا محل
استقامۃ فی مشہد التماکین الذی احب الله عنه بقولہ نکان قاب قوسین
اواد فی ولس ہناک مقام جب ربیل و جمیع الکر و بیین والامقام العنقۃ الخلیل
ومن دونہم من الانبیاء وکان اکثر اوقاتہ کذا لکن یردہ الله الی تاویب امۃ
فی بعض الاوقات یجری علیہ احکام التکوین ولا ینوب فی انوار کبریا
الاذل انتہی حضرت محدث و ہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ مدارج النبوة جلد ۲
میں تحریر فرماتے ہیں: نعم دل بیدار ہست و خواب را دروسے تلمیذی فی لیکن میترا نہ کہ اورا
حالی و شہودی دست و پدہ دران مستغرق گرد و وازناسوی ان شہد و از تصور و معانی
غافل و قابل باشد چنانکہ در بعض احیان در حالت وحی مثل ابن مبنی روسے میداد
پس باعث عدم اوراک و سیمان غفلت مردم باشد بلکہ طریان حالت عظیم بر دل شریف
بنوی صلی اللہ علیہ وسلم کہ آنرا خدا عزوجل شناسد فانہم وہا اللہ التوفیق الخ بالجملة

فرمودن در حال شریف سید الکائنات علیہ افضل الصلوة واکمل التحیات بمیاس بلکہ
در یافت معرفت خرواز و اثرہ حسن اب برین ہست و حکم حکم و مشاہبات دار و ہستی
است عبارت بطور مقدمات فکر عالی اور ذہن رسا میں مخزون رہن اب آگے نفس
شہ کے قلع و قمع میں ایک ایسے قسم کا قلعہ پیش کرتے ہیں جسکی شمول سے تمام اہام
الاطالعہ اور خیالات باطلہ نیست و نابود ہو جاویں گے۔ عارف کامل جلال الدین
رومی شمسوی و فخر متذہب میں ارشاد فرماتے ہیں۔

مصدقنی بشنید از سوی علامہ	اندین بودند کاوار صلا
دست زور داشت از ان آب پر	خواست آبی و وضو تا تازہ کرد
موزہ دہر بود یک موزہ رہا ہی	ہر دو داشت موزہ کرد و رہا
موزہ دہر بود از دستش عقاب	دست سوی موزہ برد و آن خوش خطا
پس نگون کرد و از ان ماری قناد	موزہ را اندر ہوا پر و او چون باد
ز ان عنایت شد عقابش نیک خواہ	در قناد موزہ یک مار سپاہ
گفت بستان و برو سوی نماز	پس عقاب آ موزہ را آورد باز
من زاوب دارم شکستہ شاخی	از ضرورت کردم این گستاخی
ازین جفا دیدیم و خود بود آن ونا	پس روشش شکر کرد و گوشت ما
تو غم خوروی و من برہم شدم	موزہ بر بودی و من در غم شدم
دل دران لحظہ بزد و شمول بود	گرچہ ہر غیبی خدا مارا نمود و
دیدم آن عیب را از عکس تست	گفت و دراز تو کہ غفلت از کورت
نہست از من عکس نہست امی مصطفیٰ	مار و موزہ ہر بلہم و رہا

بحر العلوم شرح منظوم مولانا روم بن و پس معنی بیت آخرین است که دل
بجز مشتغال بود که نفس دل را مشاهد میکرد و ذات با حسی با جمیع اسما و در دل است
پس بسبب اشتقاق و بین مشاهدات توجه بسوی احوال نبوی بعضی احوال مفضول عنه
مانند و این وجه وجهی است الم مقصود و آنست که با وصف نزول بشریت دل و در تماشای
نفس خود بود و التفات بسوی احوال که غایب از حس بودند بنویس این تماشا و التفات بآن
چون برون عقاب دید و فراخ بر عتاق و رجم شد و این شافی آن تماشا نیست و نسبت مراد از
استغرق محبت یا فنا تا در هم بودن صورت زنده و انتهی به

سقطنی صبح آمد و در رکشود
در رکشود گشت پنهان مصطفی
تا برون آید رود گستاخ او
صبح آن گمراه را اوره نمود
تا گمراه شود شرمسار آن مبتلا
تا زبند و رکشای زیست و رو

129

مصطفیٰ میرزا احوال شیش

[illegible]

معدی المجلسہ الکریم و انما الکرم بطوره الصحاب و مالہ	اھدی لہ ما حاز من نعمائہ فضل علیہ لانہ من مائہ
---	---

الشيء فالحق ظهر غاية الظهور وطابق القصة بالمثل المشهور قال السعدي رحمه الله تعالى

بر دیوستان بان بایران شاه
بخش ششم زبستان شاه

حضرت علیہ السلام کے اظہارِ کفایتی ریتھریل نے بھی اشارہ کر دیا جو صاف کہہ دیا ہے۔

گفت دور از تو که غفلت از توست
و به غم آن غیب را از عکس توست
ما دور موزه پر بسیم در سوا
نیست از من عکس توست ای مصطفی

شماره پنجم حکیم صاحب اگر سمجھیں تو انھیں خدا سمجھے ہے

اعلیٰ بیان پرستی تحقیق ضروری ہو کہ ملین پاک سرور لولاک میں ایسا کیا اور کیا
لگا ہوا تھا جو آپ کو خبر نہ دی اور مخالفین کو اس قدر رسوم و عوام کرنے کا موقع ہاتھ لگا
اسکی تفتیش کی تو میاں نہ کسی کا یہ شر باوا گیا۔

بہت شور سے تھے پہلے میں لگا جبریل ایک قطرہ خون نکلا

حقیقت حال تو اسی ہے جو کمال الدین و میری رحمہ اللہ تعالیٰ حیوۃ الحیوان
جلد امین تحریر کرتے ہیں۔ الحکم۔ القلاد العظیم الیحادۃ حلۃ قال الجوهري
هو مثل القل وساقی ان القلاد المہزول الخ وروی ابو داؤد عن ابی سعید
الخدری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی باصحابہ یوما فتخرج نعلیہ ووضعا
علی یسارہ فلما رای ذلک القوم القوا بغالہم فلما انقضت الصلوۃ قال
ما لکم خلعتکم بغالکم قالوا یا نبی اللہ واثناک خلعت نعلیک فخلعنا بغالنا
نقال علیہ الصلوۃ والسلام انما نزعنا لانا جبریل اخبر فی ان یہما دم
حلۃ انتھن۔ قلت والمراد بالدم الیسیر المعفوع عنہ واما فعلہ النبی صلی اللہ علیہ
وسلم نزعھا عن الجاسۃ وان کان معفوا عنہا انتھی

فقہر ایاقتہیر کہتا ہو کہ یہ تو ایک خون بہہ چلے گا خون نعل میں لگا ہوا تھا آپ کے غلام
سے تو زہر بھر جی اسلٹوں اور زمین میں من حیث مریث غائب نہیں ہو دیکھ رہا ہوں
کہ غور سے پھر بیان اس قدر خون سے افاض اور درگزر کا مینی تشریح مضی پر اور خبر
دینا جبریل کا بار تظلیف و تظہیر و اس میں استہلال مخالفین کو کچھ بھی علامت نہیں ہر
بہر عدم اعادہ نماز کا تری قیہ قائم ہو محمدت و ہلوی اشعۃ اللمعات ترجمہ
مشکوۃ میں اسی زیر بحث والی حدیث کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں و قد یصلح

پر قد

حالت و ذال معجزہ و راسل کچھ کر دہ چند از انرا طبع و ظاہر الجاسۃ ہی بود کہ باز بآن درست
باشد بلکہ چہرہ نو و مستقد کہ طبع آن را ناخوش وارد والا نماز از سر گرفت کہ بعضی از ان
بآن گزار دہ ہو و خبر و ان جبریل و بر آوردن از پا بچست کمال تظلیف و تظہیر بود کہ لائق
مال شریف و می بود آہی

نوان شبہ ناشی عبارت قاضی قاضی خان سے

محمد عبدالعزیز نامی ایک صاحب تیر اپنے فتوے مطبوعہ مطبع انصاری دہلی میں نشی علم
غیب رسول مقبول علیہ الصلوۃ والسلام پر عبارت قاضی خان سے مستدل ہیں پھر
غلام محمد اپنے مرتبہ استفتاء کے صحت پر تحریر کرتے ہیں اور اس میں طبع و التماس عالمگیری نامی
خان نصاب الاغساب وغیرہ کتب فقہ بھی مؤید ہیں تو فیج بشہادۃ اللہ و رسولہ لہم یحیی
وقالو ینکون کفرا لکنہ اعتقاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعلم الغیب ہو
ما کان یعلم الغیب حین کان فی الاحیاء تکلیف بعد الموت انتھی

اجواب و ہوا المہم للصوصاب

منفی دستہ نہیں کہ غلام اہل حدیث نہ کو عبد العزیز تو غیب والی رسول یزوانی سے
برائے منکر ہو پھر اسکی تو شکایت نہیں مگر قابل تمسین اور ازوت آفرین تو جہانی غلام محمد کی
تو سکا و عوی ایجاب خزانہ کا اور دلیل سلب کلی کی ہو اور عوام کو مخاطب دینے پر ناتھ و ظلم کیا
خوب اسلوب سے روان ہو کہ نقل کریں عبارت قاضی خان کی اور مستند کتب کا نام و وزن
بہاری کرنے کو زیادہ کر دینے میں چھٹھوں سے تو نہیں مگر خداوند پاک سے بھی نہ شرمائیں

جبکہ گجراتی اور انگریزی ہر دو ترجمہ حرف بحرف اذان عالیہ میں مرکوز ہو گئے تو اصل عبارت قنوی قاضیخان کو بنیاد ملاحظہ کیجئے کہ وہ کس طور پر ہے پس واضح دلالت ہے کہ قاضیخانین پسند و وجاہت پر با اختلاف اتفاقاً یہی مذکور ہو اور اول تو کتاب النکاح کی فصل فی شرائط النکاح جلد ۱۷۳۳ پر یون ہر جمل تدریج امثله بشہادۃ اللہ ورسولہ کان باطلا لقولہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نکاح الا بشہود وکل نکاح یكون بشہادۃ اللہ وبعضہم جعلوا ذلک کفر لانہ یعتقد ان الرسول صلی اللہ علیہ وسلم یعلم الغیب وھو کفر انتہی پھر کتاب السیر کے باب یا یكون کفر من السلم والاکون جلد ۲۲۵ پر یون ہر جمل تدریج امثله بغیر شہود فقال لرجل والمثله خدای راویہ پھر را کہ او کہویم قالوا یكون کفر لانہ یعتقد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعلم الغیب حین کان فی الاحیاء فکیف بعد الموت انتہی پر ظاہر ہے کہ مذکور ترجمہ پہلی عبارت کا مرکز نہیں ہے تو عبارت ثانیہ متعین رہی اب غور و تامل و کارہی کہ اس میں بلکہ عبارت اولیٰ تک میں ذمہ کا ذکر نہیں ہے جو ترجمہ میں فرمایا گیا ہے اور اس پہلی عبارت میں جعلوا ہو مگر پہلی عبارت میں صاف قالوا موجود ہے جو ترجمہ میں لکھا گیا ہے ایسی فاش تحریف اور خیانت فی النقل کے ساتھ بھی صادق علام محمد ابن حافظ صادق صادق ابن الصادق بن اور سبب فظاشرہم جیسا کہ زائد بھی ہیں اسبابی نہیں مگر انیت و ترجمہ کا فیض دستور جاری بھی ہے سچ ہے اذالمہ کسستی فانقل ما شدت ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

قالوا کے فقرہ کو ترجمہ سے چٹ کر دینے میں بجز ملاحظہ عوام اور کوئی غرض دہشتہ نہیں تھی محض اس بنا پر حذف کیا گیا تاکہ ہادی النظر میں متبادر ہو جائے کہ مسئلہ

دھوکا کا نام الغیب

اتفاقاً ہے پھر قاضی خان جیسے معتبر نقاد سے کباب جائے چون و چرا ہی نہیں رہی تکفیر مقتد علم غیب کی غیر خدا سے پاک کیلئے گویا مجمع علیہ ہو گئی حسین خود کسی قسم کی غیب اور ایسی ہی کیوں نہ ہو تمام و کمال داخل و شامل ہو مگر کوتاہ عقل کو اتنا بھی نہیں سوچا اور اور نا عاقبت اندیش نے یہ نہ سوچا کہ بفرائے

اول بظالمان اثر ظلم میرسد	پیش از بدت ہمیشہ کمان ناله میکند
---------------------------	----------------------------------

خود کو اس موٹی اور پھر لابی زخمیر تکفیر سے کب زمانی حاصل ہوگی جو تہندہ کو اخذات میں ایجاب جزئی کا اعتقاد ظاہر قبول کر لیا ہو حق ہے کہ

باز گردیدن ندارد و سوجاہل را ز چہل	قلب تاوان اگر کنی صد بار تاوان میشود
------------------------------------	--------------------------------------

قابل افسوس تو حال اون سفاک موچون اور ریزیل جھڈیلون بد کیشتون کا ہو اور لائق حیرت تو حال ذریت و تابیہ نجدیہ کے بعض بعض اون خویشون کا ہو جو غلام محمد کی جانب سے انلا اور استقامت و غیرہ کی اشاعت کے باعث قرار دے گئے اور اشاعت تکفیر کے کثر مقرر کئے گئے تھے غلام محمد کی مکاری اور اس کے پاس کی عیاری نے اور محض بالکل سرا سیمہ اور سیاہ سیلہ کر دیا تاہم بچار سے یون نہ سمجھے کہ بھوٹائے

دہ حق عشق احمد بند گمان چیدہ خور را	بجا صان شاہی بخشہ منی نوشیدہ خود را
-------------------------------------	-------------------------------------

یہ کاوش سکے ساتھ کرتے ہیں اور یہ عداوت کا دم کے اگے بھرتے ہیں مال ان چوب زبانون کا اور حال ان گستاخون کا کیا ہو گا پھر ظاہر ہے کہ بجز تباہی اور دسیاہی کے کچھ بھی حاصل نہیں ہوا خسر الدنیا والاخرۃ ذلک هو الخسران المبین

امام النکیرین غلام محمد کے مذکورہ انگریزی گجراتی ترجمہ کا مقابلہ عبارت ملا قنوجی سے جسے ذیل میں درج کرتا ہوں کر کے جانچ لیجئے کہ دراصل یہ ترجمہ عبارت قاضیخان کا

افغان

ہو یا مطلب افادہ صدیق حسن خان کا قال الذی حج البيت الحرام ولم ير قبر النبي
عليه الصلوة والسلام في مشهد من كتابه دياض المراتض وديان الغياض -
مسئلہ اولیٰ را غریب باشد مگر اگر از معنیات بطریق خرق عادات بکشف یا باہام آنها را علم و بعد
علم غیب را بلیا و کشف کفر است قال الله تعالى ان لا تقولوا انکم عندی خزائن الله ولا اعلم الغیب یعنی کہ
ہی محمد صلی علیہ وسلم شہادہ کہ زور و زہد نبی خداست رحمت کنم کہ ہر کہ را خواہم و نیگویم کہ من علم غیب میدانم
بلکہ چنانکہ نفی علم غیب در من آنرا مثال آن از عاتم انبیاء و زورم چہمین نفی آن از جہل میل کرد و گفت ہوم
یجمع الله الیہ الیہ فیقول سالوا الجیم قالوا لا علم لنا ان انت علام الغیوب و زورم لا یحیطون بقی من علم
الا بانشاء و زورم و انما سبحانک لا علم لنا الا ما علمنا یعنی انبیا و ملائکہ اعلمت انکست از علم خدا جز را کہ
انچہ خدا خواہد و انچہ خدا آفرست و انہا را بدان علم و او دیگر آیات شامدین بدعا بسیار است و شکی نیست کہ
مادہ پرستی و گوہرستی اعتقاد حصول این علم است و رقی اولیا و صلحا خدا رحمت
کند بچنان قاضی تبارک و قدس سرہ کہ گفتہ اگر کسی گوید کہ خدا و رسول برین علم گواہ اند
کہ فرمودہ ہے بسبب اثبات غیب دانی از برای رسول صلی علیہ وسلم انتہی
فائدہ غلام محمد کے از الارب اور ہتھارا اور ایسے ہی ترجمہ تحفہ السند
میں پیر محمد الخافین امام آف سجد مولین کے نصرة النیرین اور ملا قوجی کے باخص
ریاض المراتض میں ترجمہ تفسیری اور صلوة و سلام کے فقرہ کو مختصر اور نہایت کر کے
جا بجا لکھ دینے سے مجھے مجبور کر دیا کہ میں اپنے مسلسل مطلب میں اس بحث کی چھپرے
بھی رک نہیں رہ سکا پس بنا چاری کسیدہ روایات یہاں پر تحریر کرتا ہوں شاید کہ
مخافین آئندہ اپنی عادات تہیہ اور شغلات فیض سے باز آویں۔ وما ذالک
علی الله بعزیز +

مجلیٰ سرا تحقیق فی بیان الصلوة علی خیر الخلق مشہور
وقال المحقق الصلواتی فی شرح خطبہ الشیخ الجلیل ویستحب لقاری ان یمسح علی الله
علیہ وسلم فی حدیث وغیرہ ان یصلی ویسلم علیہ صلی الله علیہ وسلم وان لم
یکون اما مکتوبین فی کتاب لکاتبہ ان یکتبہا ویضی عن اختصارها بکتب بعض حرم
دعک الباقی وقال ابو العباس ابن الخطیب المعروف بابن قنفذ فی شرحہ شرف
الطالب فی اسناد الطالب اعلم ان فی کتب الحدیث فضیلتہ عظیمة کثرة قد لا
فی الحدیث من ذکر الصلوة علی النبی صلی الله علیہ وسلم و مذموم من فعل غویہا
فی الکتب ضادا او عینا الا فی الفیہ السیر۔

و یجتنب الوضوء لها والحذف	منها صلاة وسلامات كفا
---------------------------	-----------------------

انتہی اور قرأت الفاتحہ علی صدق ذریعۃ النہضت میں ہوتا ہے کہ کثیر لاسیما
الاعاجم الفصحی فی الخط والنطق بہ علی اصلہ کثرتا بہ حیثہما و مفتوح و رحمة الله و ممنوع
والی آخرہ تارۃ وفارۃ ام و صلی الله علیہ وسلم علیہ السلام عم الی غیر ذلک لکن الا انک
الاخرین وان اکثر من الاعاجم انتہی اور مقدمہ صحیح بخاری مطبوعہ بولانا احمد علی
صاحب مرحوم مشہور میں ہوا الفصل السادس والعشرون فی اداب الکتب قال النووی
یستحب لکاتب الحدیث ان امرہ ذکر الله عز وجل ان یکتب عز وجل و تعالیٰ او
سبحانہ و تبارک و تعالیٰ او جل ذکرہ و تبارک اسمہ او جل عظمیٰ او جل عظمیٰ
او ما الشبہ ذلک و کذلک یکتب عند ذکر النبی صلی الله علیہ وسلم بکمالھا
لاوامر الہا و لامقصر علی حدھا و کذلک یقول فی الصحابی رضی الله عنہ
ان کان صحابی ابن صحابی قال رضی الله عنہما و کذلک یترضی و یترحم

على سائر العلماء والاختيار ويكتب كل هذا وإن لم يكن مكتوباً في الأصل الذي ينقل
فإن هذا ليس رواية وإنما هو دعاء وينبغي للمقاري أن يترجم كل ما ذكرناه وإن لم
يكن مذكوراً في الأصل الذي يترجم منه ولا يأسأ من تكرار ذلك ومن اغتراف
حرم إجماعاً عظيماً وفوت فضلاً جسيماً انتهى **أورطخطاوى شرح درالمختار من**
هو ويكره الوضوء بالصلوة والترضى بالكفاية بل يكتب ذلك كله بجملة وفي بعض
للاوضح من التواريخ ثمانية من كتب عليه السلام بجملة والميم يكفر لا بد تخفيف
وتخفيف الأبياء كغيره بلا شك انتهى **يهران** من ابن رزبان كى حديث والى اور
معلومات اترال علماء حقانى كى تاگ سكتا هو كسى نے كچ كہا اور كسى نے كچ پھر مولا نا احمد علی
صاحب نے تو محض فضل جسیم اور غیر عظیم سے حرمان نصیب ہئی فرمایا مگر طحاوی
نے ترکب فعل حرام بتایا اور تارخانیہ دے نے تو کافر ہی بتایا ہے

اب اصل مدعا اور عبارت قاضی خان رودیان دیجئے اور فقہائے ربیعہ کی جہات
کا اندازہ کیجئے تو راوی النظر سے متبادر ہو جائیگا کہ وہی قالوا ہے علام محمد نے ترجمہ
میں سے چاٹ لیا اوسى پر مدار اس عبارت کی اعتبار کا تھا اگر محض قالوا کے مقامات
استعمال کی اصطلاح پر زور نہ ہو تو قوف ہوتا تو شاید کچھ بھی شرماتے اور ایسی جرات
و دلیری نہ فرماتے علامہ نامى فاضل شامى نے رواحتا جاشیہ درالمختار جلد
۳۳ میں تحریر فرمایا ہے لفظہ قالوا ذکر فیما بینہ خیالات کما صرحوا بہ انتہی پھر اس
محمد امین مشہور بابن عابد بن حماد بن قتیبہ نے عقود الدررۃ مشتمل علی حدیث
ملکہ ۳۳ میں فرمایا فائدہ لفظ قالوا استعمال فیما بینہ اختلاف المشایخ کذا فی الہدایۃ
فی کتاب الغصب فی قولہ انما تخلل الخمر بالقاء الملیح المزق قد اشار الیہ ذلک فی کتاب الصوم

فی قول المصلی ان ینوی التطوع فی هذه الصورة دون الکافر علی ما قالوا وقد اذاد
حدیثی یعنی السعد المتقارانی فی شرح الکشاف فی تفسیر قولہ تعالیٰ حتی
یتبین لکم الخیط الابيض ان فی لفظ قالوا اشاره الی ضعف ما قالوا انتہی مرحوم سیدی
عبدالحی صاحب فوائد السبیل فی تراجم الحنفیہ میں امین پھر مقدمہ راجعہ الی
۳۳ امین فرمایا ہے فائدہ لفظ قالوا استعمال فیما بینہ اختلاف المشایخ کذا فی الہدایۃ
فی کتاب الغصب فی العنایتہ والبنایۃ فی باب ما یفسد الصلوۃ و ذکر ابن اللہام فی
الفتح القدیر فی باب ما یوجب للقضاء الکفارة من کتاب الصوم ان عاودہ ای
صاحب الہدایۃ فی مثل افادۃ الضعف مع الخلاف انتہی و کذا ذکرہ سعد اللہ
المتقارانی فی حواشی الکشاف عند تفسیر قولہ تعالیٰ حتی یتبین لکم الخیط
الابيض ان فی لفظ قالوا اشاره الی ضعف ما قالوا انتہی

اتنی عبارت کے مطابق سے ضرور معلوم ہو گیا کہ لفظ قالوا کا استعمال ضعیف مقال
پر علی العموم ذال ہو مگر اسی قالوا کے استعمال کا قاضی خان میں بالخصوص کیا حال ہو
یہ بھی دریافت میں آجائے خالی از فائدہ نہیں ہو سکتا خطہ بر علامہ علی کی غلیظہ علی
شرح منیہ المصلی آخر بحث قنوت میں پھر تحریر فرماتے ہیں وہل یصلی فی آخر القنوت
علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا قال الفقیہ ابو اللیث یصلی لاند من سنن الدراعلہ
وفقد تقدمت الروایۃ بہا من طریق النساء فی حدیث قنوت الحسن بن علی
قال ابن الصام ولا یجعی ان یعدل عن هذا القول و ذکر فی بعض الفتاوی بل یلفظ
لاباس فقال لاباس بان یصلی وهو غیر بعيد عن قول ابی اللیث والمراد بیا
باس اند الاولی نظر الی الدلیل لکن فی فتاوی قاضی خان وغیرہ اند الاولی

فی القنوت لا یصلی بعد التشہد وکذا اذا صلی فی التشہد الاول لا یصلی فی الاخیر
 وهو قول لم یروی عن الائمة المتقدمین ولیس لقائله دلیل یعتد به وکلام قاضی
 خان یشیر الی عدم اختیاره له حیث قال واذ صلی علی النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام
 فی القنوت قالوا لا یصلی علیہ فی القعدة الاخیرة ففی قوله قالوا الشارة الی عدم
 استحسانه له والی انه غیر مروی عن الائمة کما قلناه فان ذلک من المتعارف
 فی عباراتهم لمن استقرها والله تعالی اعلم بحسب معلوم ہو چکا کہ قاضی خان خود کی
 ناپسند اور غیر مروی عن الائمة روایت کو فقط قائلوا سے تعبیر فرماتے ہیں تو پھر قائلوا کی
 کفر آمین بھی مان لیجئے کہ یہ تکفیر قاضی خان کی ناپسند اور غیر مروی عن الائمة اور بہت
 ضعیف ہے پھر ضعیف رجوع اور مقابل راجع ہو اور بمنزل نسخ ہو جس پر خود کو عمل درآمد
 کرنے کا مسلح نہیں پھر فتوہ میں غیر کے واسطے تو بلاوہ اعیہ سخت ضرورت کی جو یہاں
 پر فتنی ہو عند الحنفیہ اتفاقاً منسوخ ہو اور المتعارف صہ بین ہو ان الحكم والفتیاء بالقول
 المرجوح جملہ حقوق للاجتماع استھیروا المتعارف جلد امث میں ہو قوله وان
 الحكم والفتیاء انوکذا العمل بنفسه قال العلامة الشرنبلالی فی رسالۃ العقد الفکر
 فی جواز التقليد مقتضی منہ ہذا لشافعی کما قالہ السبکی منع العمل بالقول المرجوح
 فی القضاء والافتاء دون العمل بنفسه ومنہ ہذا لحنفیۃ المنع عن المرجوح حتی
 لنفسه لکون المرجوح صار منسوخاً ہر فیلحفظ احر جب قاضی خان کی ایسی روایت
 میں کے قائلو کے استعمال کا منی ضعف مقال پر ثابت ہو گیا جس پر خود عامل ہی
 نہیں منستی بھی جاہل اور غارتا اصحاء قرار یا چکا تو یہ انھیں کی کتاب النکاح
 والی پہلی روایت و بعضہم جعلوا ذلک کفر کی نسبت کسی قدر خیال اور فکر صاحب

ہر ہی نہیں باوی النظر سے معلوم ہو رہا ہو کہ یہ قول مجوز خلاف جمہور مبنی علی غیر الشہر
 و المتعارفین کتاب النکاح مہر ہو ترجیح بشہادۃ اللہ و رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر مجوز قبل
 کذا انتھیروا المتعارف جلد امث میں ہو قوله کفر لانہ اعتقد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عالم
 بحیث قال فی التاویخانیۃ فی الحجۃ ذکر فی الملتقط انہ لا یکفر لان الاشیاء تعرض علی روح النبی
 صلی اللہ علیہ وسلم وان الرسل یعرفون بعض الغیب قال اللہ تعالی عالم الغیب فلا یظہر علی غیب احد الا
 ان یرفعی من رسول انتھی اس سے صاف معلوم ہو گیا کہ اگر شخص مذکور کا اعتقاد ہی ہر اتفاقاً نہیں ہو
 ہو طواوی حاشیہ و المتعارفین ہر قولہ کفر لعل وجہ انہ صلی اللہ تعالی لا یکفر لان اللہ تعالی لا
 یحل النکاح الا بشہود من الجنس فاذا اعتقد الحل بغیر ذلک فقد خالف فی شرح
 الملتقی لانہ ادعی ان الرسول علیہ الصلوٰۃ والسلام یعلم الغیب امر وقال شیخی
 زادہ نقلاً عن التاویخانیۃ لا یکفر لان الاشیاء تعرض علی روح النبی صلی اللہ
 علیہ وسلم فیعرف بعض الغیب قال اللہ تعالی عالم الغیب فلا یظہر علی غیب احد
 الا من یرفعی من رسول انتھی اس عبارت سے بھی معلوم ہوا کہ کفر اتفاقاً نہیں
 ہو اختلافی ہو اور تکفیر اس ناکح کی یا تو اس حیث سے ہو کہ نکاح غیر وضع شرعی کی صحت
 مانی ہو یا اس حیث سے ہو کہ ناکح معتقد غیب والی ہو پس باوجود وہو ہے سبب تکفیر کے
 جس سبب کو مخالفین نے مانا ہو وہ بھی اتفاقاً نہیں ہو اتنا ہی نہیں بلکہ او میں بھی صحیح
 عدم تکفیر ہو اور صحیح کے مقابل عند الفقہاء ضعیف و فاسد یا باطل ہو اگر تاہو یہ
 مجموعہ خالی جلد ثانی صہ میں ہو در قادی حجتہ سیکو یہ صحیح آنت کہ این رو
 کا و نشہ و زہر اگر اعمال بندگان پر پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام عرض میکند انتھی معدن
 الحقائق شرح کتر الد قایق میں ہو والصحیح انہ لا یکفر لان الانبیاء علیہم

الصلوة والسلام يعلمون الغيب ويعرض عليهم الاشياء انتهى حرأته الروايات
 من بروفي المصنفات والصحيح انه لا يكفر لان الانبياء عليهم الصلوة والسلام
 الغيب ويعرض عليهم الاشياء فلا يكون كنهان انتهى جب عدم تكفير كما صرح به ازان
 من انما تناوب مقابل صحيح كما في صحيح باضعف وناسد بناسد مقدمه عمدة الرعاية
 اورر والمشارطة من برو الاصح مقابل للصحيح وهو اى الصحيح مقابل للصحيح
 انتهى عجوب البصائر شرح الاشياء والنظار من برو وقال جامع
 المصنفات والمشكلات لفظة الاصح تقتضى ان يكون غيرها صحيح ولفظة الصحيح
 تقتضى ان يكون غير ما غير صحيح وفي جري الانه على التتقى الاصح للباقي في شرح
 قوله ولما آل جصا في التنبيه على الاصح والاقتوى قال والاصح مقابل للصحيح والصحيح
 العاصم انتهى جب والصحيح انه لا يكفر من غير صحيح فاسد ورضيف بايا لكان
 حكم اور فتوى دينا علامت من اچکا جو کہ جبل وخرق اجماع بر پس تکفیر کا فتوی دینا اصلا
 جائز ہی نہیں برور الحما من برو اولیلت بالصحيح والناخذ ویدا ویدفتی او علی الفتوی
 یفت بخالفه اخر انتہی باوجود ان روایات کے مخالفین نے تکفیر کے دو میں سے ایک
 ایسے سبب کو پسند کر لیا ہے جو ضعیف غیر صحیح اور فاسد قرار پا چکا ہے اور یہ مسئلہ نظیر ہر
 وجہ اور قولین ماکنت فتولین کا جسمین بھی ممانعت کی سبب دو علتوں میں سے باعث
 خرد و غرضی یہی علت کو پسند کی تھی جس پر شارحین نے ضمت کا اشارہ کر دیا تھا ملاحظہ ہو
 علامہ محمد کا سولت استقارہ پر نایہ مولوی نور محمد مدرس سیر انجن اسلام سورت
 کے سطر نو میں فی اللغات قالوا انما سمن عن ذلك كراهتا ان يسند علم الغيب اليه
 مطلقا صلى الله عليه وسلم انتهى شيخ في نقد قالوا في صاف بتلا ويا هو کہ نسخ کی روایت

من ہر نور محمد اپنی حیالت سے اسی پر اہی ایسی ہی علامہ محمد ترکیا مگر خادم اہل حد
 جہد الغیر ہی خود غرضی سے اوسی وجہ ضعیف و فاسد پر کھڑا ہونا چاہی واضطراری
 بان پر مولوی عبدالحی صاحب کے مقدمہ عمدة الرعاية متاسے کسی قدر
 ممانعت نقل کرتا ہوں مخالفین اور سے نصیحت یا نہیں اور بالکل براہ مامنین آپ فرماتے ہیں
 فی فتاوی قاسم بن قطلوبغا عن الفتاوی الولوالجیة اعلم ان من یکتفی ان ینکون
 سواء او علی موافقا القول او وجہ فی المسئلة ویعمل بما شاف من الاقوال والوجود
 من غیر نظر فی الترجیح فقد حمل وخرق الاجماع انتہی اس سے متجرب مفت کسبیتوں
 کا مابل و فارق اجماع ہر ثابہت برو دہر المطلوب نقطہ

وسوان شبه حدیث انکم تختصمون پر ہے

امام الشکرین علامہ محمد نے اپنے دلائل مزعمہ کے فصل دوم میں تحریر کیا ہے ہر
 زیدی ملّا عن ام سلمة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انکم تختصمون
 الی واما انابشر ولعل بعضکم ان ینکون الحق یجتہ عن بعض فان قضیت لاحد منکم
 بشئ من حق اخیه فانما اقطع له قطعة من النار فلا یأخذ منه شیئا اس حدیث کا حاشیہ
 لغات سے ہر ان حرکت علی ما جبلت علیہ من القضاء بالبشرق ولو اورد بالوحی طرہ
 علی منہا ما بطرہ علی سائر البشر پس اگر صحیح خبریات ماکان ویا کون کا علم مختصرت
 سلم کو ہر تا طور و علی ما بطر علی سائر البشر کی کوئی معنی نہیں ہے حالانکہ یہ حلیہ و انما
 انابشر سے مستنبط ہے

اقول اس مدعی اعتبار و استنباط کی باوجود کوئی سن کے اب شارح مشارق

کافر و مومن و مومن بقدر ضرورت یہاں نقل کرتا ہوں جو فرمایا ہے بان قولہ والذین
 الآخری ناقض لہ جہودا مع بندہ ظاہرہ بدل علی ان ذلک فیما کان بیہما مع الخصم
 غیر انہ یكون هناك جنة او یمن و لیس الکلام فیہ فانما الکلام فی القضاء بشہادہ
 الزور وان قولہ صلی اللہ علیہ وسلم من قضیت لم یحق مسلم الی الخ شرطیۃ و ہی
 لا تقتضی صدق المقدم فیکون من باب فرض الحال نظر الی عدم جواز قرارہ
 علی الخطاء و یجوز ذلک اذا تعلق بہ عرض کما فی قولہ تعالی قل ان کان للرحمن ولدا
 فانا اول العابدین والغرض فیما نحن فیہ التحدید والتقریع علی المس والاعدام
 علی تعیین الحج فی اخذ اموال الناس و بان الاحتجاج بہ یستلزم انہ صلی اللہ علیہ وسلم
 یقر علی الخطاء لانه لا یكون ما قضی بہ قطعة من النادر الا اذا استمر الخطاء والا
 فتی فرض انہ یطلع علیہ فاندیج ان یبطل ذلک الحکم ویرد الحق المستحق وظاہر
 الحدیث بخالف ذلک فانما ان یسقط الاحتجاج بہ ویؤمل الی ما تقدم واما ان یستلزم
 التقریر علی الخطاء و هو باطل انتہی ہر چند یہ بحث ایک تفصیل کا طلبکار ہو لیکن تطویل
 محل مانع ہو نیکام عذر کرام الناس کے نزدیک مقبول ہوا کہ اگر کسی مولوی عبدالحی نصرۃ النیر
 میں مشاہیر قصہ بنو مرثیہ پھر ذکر شہادہ زید بن ارقم اور شان نزول سورہ کہف کو وہرم
 و نام سے نقل کر کے اور سپر تفریع فرماتے ہیں ملاحظہ فرماتے ہذا الایات التي تلت علیک
 مع اسباب نزولها و اما لعلہا لا یغنی فی نفسک ان سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ما کان
 یعلم جمیع المضیبات و یجوبها و الا لما قال لقنادة الزملاء کذب زید بن ارقم الزلا لاجلہ
 تریشاعما لوہ من عند نفسه تحرزا من شماتۃ الاعداء و توقیاعا عن معاناة مرادة
 الکاتبۃ و الغم الی خمس عشرة لیلۃ مہمات لبت الوحی من اللہ سبحانہ و تعالی انتہی

یہ داخل اجل و عالم بے بدل کا جواب کون دے سکیگا آپ کے مختلف سروا کے اختلاط
 سے تربیہ سب استنباط پیدا ہو کر سمیت میں رہ رہا رہے بھی پار جانا چاہتا ہو اسکی اصلاح
 راغبین کے ارستاد کی منقول عبارت ضمن علامت میں گذر چکی ہو نصارۃ نظر اقدس
 کیلئے دوبار تحریر کرتا ہوں جو ایریز کے ذمہ سے تحریر فرمائی ہو و اعظم الادراج علما و
 اقواہا نظر ارحمہ علیہ الصلوۃ والسلام لافضایسوت الارواح حقنی مطلعہ علی
 جمیع مافی العالم کما سبق دفعۃ واحدة من غیر ترتیب و لا تدیرج ثم لما وقع الاصل
 بینہما و بین ذاتہ الطاہرۃ صلی اللہ علیہ وسلم امدقا بعدم الغفلة حتی صارت
 الذات مطلعة علی جمیع مافی العالم مع عدم طوق الغفلة لسانی ذلک لکن الاطلاع
 لیس مثل الاطلاع فان اطلع الروح نفع واحدة من غیر ترتیب و اطلع الذات علی سبیل
 التدبیر و الترتیب الا حضور والا اس قسم کے اجتہاد کا خون ناحق توب ہی پہنا تھا
 کہ ان قصص کے ماتمیز زمانہ میں ذات شریف کو حصول علم کلی کا کوئی مدعی ہوتا تھا
 حالت فقدان میں تو ایسا خیال تراش خانی اور ہرزہ سرائی ہے یا باور پائی نہیں تو
 بلا ریب خود نمائی ہے

گیارہواں شبہ حدیث تملیح پر ہے

عمدۃ النافین امام سجدہ مولین مولوی عبدالحی صاحب اپنے نصرۃ النیر
 میں یہ تحریر فرماتے ہیں و اما الاحادیث التي یستدل بها علی نفی علم جمیع النبیات
 لہ صلعم فذہا الزمات ومنها ما روی مسلم عن رافع ابن خدیج قال قدم نبی اللہ
 صلعم الذینۃ و ہم یابرون النخل فقال ما تصنعون قالوا کنا فی صنعۃ قال لعلکم

لورم فعلوا کان خبراً فترکوه فنقصت قال فذكر والله ذلك فقال انما انا بشر اذا امرت
 بشئ من امر دينکم فخذوا به واذ امرتکم بشئ من راي فامنا انا بشر فقال العلامة
 القاري اي فليس لي اطلاع على الغيبات واما ذلك شئ قلت بحسب الظن المشهور
 اذ ذاك الى مسبب الاسباب واستغراق في عجائب قدرته وغرائب قوته التي
 لا تتوقف على سبب انتهى بحروفه *

اقول اسکا جواب محدث دہلوی کے اشعۃ اللمعات ترجمہ مشکوک
 سے ہر چند ہو سکتا ہو جسکو مشاہیر بعد ایک تقریر ولید کے تحریر فرماتے ہیں والا انحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم وانا است از ہمہ در مہم کار ماسی و بنا و آخرت انتہی اما زیادہ توضیح کی
 خاطر کہ قدر بیان اور بھی کہہ دیتے ہیں یا ضل اندر اسی **فصل الخطاب**
 میں علامہ تبصری سے نقل کرتے ہیں ولا یعتبر عن علم مثقال ذرة فی الارض
 ولا فی السماء من حیث مرتبة وانا کان یقول انتم اعلم بامور دنیا کم من حیث
 بشریۃ انتھی ہر چند خاص حیث بشری سے جو کلام آپ کا ہے اسے آپ کے باقی
 حیثیات سے بھی متعلق جانتا جہالت سے کیا ضلالت سے خالی نہیں ہر تفسیر حسین سورہ
 برہان کے ابتدا میں یہ کہ نبی برگزیدہ کیلئے تین صورتیں ہیں اول بشری جیسا کہ فیما قبل
 انما انا بشر مثکم و دوسری ملک جوار شاو کیا فی لست کا حد کہ تیسری حق جہان زمان
 ہو کہ لی مع اللہ وقت لایسی فیہ ملک مقرب ولا نبی مرسل ام پھر اس سے قطع
 نظر کر کے صورت بشری ہی میں من حیث البشریۃ آپ کے زمرہ کا مطلب اصلا وہ
 نہیں ہو جو مخالفین نے تراشا ہے علی قاری کی شرح شفا و شریف جلد
 نہ میں ہر فصل (ومن معہم ائمة الباہقۃ) ای آیات الظاہرۃ واجمعہ اللہ

ومن العارف) (ای الخیر مشہور والعلوم) ای الکلیۃ والدیکات الظنیۃ والیقینیۃ اور
 الاسرار الباطنۃ والافوار الظاہرۃ (وخصہ) من الاطلاع علی جمیع مصالح الدین
 الدین ای مایتم بہ اصلاح الامور الدنیویۃ والاخریۃ واستشکل بانہ صلی اللہ
 علیہ وسلم وجہ الانصار یلقون الثقل فقال لو ترکتموه فلم یخرج شیئا وخرج شیئا
 فقال انتم اعلموا منہ نیا کہم واجب بانہ کان ظنا منہ لا وجہا قال الشیخ سیدی محمد
 السنوسی اراد ان یعلمہم علی حقوق العوائد فی ذلك الی باب التوکل اما هناك فلم یمثلوا
 فقال انتم عن دنیا کہم ولو امتثلوا ویمثلوا فی سنتہ او سنتین لکنوا المرشد الختمۃ انتھی
 دھونی غایۃ اللطافۃ انتھی **خفا جی** نے **النہج الزیاض** میں بہ نقل کر کے کلام
 سنوسی کے گویوں کہا کہ دھونی غایۃ الحسن لمن تاملہ اما قاری صاحب کلام سنوسی کہ
 مناج تامل بھی جانتے نہیں میں جو فرما رہے ہیں دھونی غایۃ اللطافۃ اناسی واکر خاموش
 نہیں رہے اور اسی شرح میں جلد ۳۲ پر تحریر فرما واکر دھونی انہ علیہ الصلوۃ والسلام
 اصاب فی ذلك الظن ولو تمہوا علی کلامہ لفاقوا فی الغن ولا ترفع عنہم کلفۃ المعالجۃ
 فاما رفع التغیر حسب جریان العادۃ الا تری ان من تعود باکل شیء او شربہ یمتقدہ
 فی وقتہ واذ الریح یغیر عن حالہ فلو صبرا علی نقصان سنتہ او سنتین لرجع الخیل
 الی حالہ الاول وریما کان ینید علی قدرہ المعول و فی القصۃ اشارۃ الی التوکل بعد
 المبالغۃ فی الاسباب وغفل عنہما باب المعالجۃ من الاصحاب واللہ بالصواب
 انتھی هذا ولینعم ما قبل -

چون نداری کمال فضل آنہ	کہ زبان در زبان نگہداری
آدمی را زبان فصیحہ کند	جو بہر فراسکبماری

سأل الله السلامة عما يوجب الندامة والملازمة

بارہواں شبہ حدیث تمام فیما مقاماً فماترک فی مقامہ لک
الی قیام الساعة الحدیث ہے

اہل الکفرین عظام محمد کے انزال کے مشہور ہو بیان سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وعظ فرماتے تھے یا خطیب پڑھتے تھے اور یہ تو ہر کوئی جانتا ہو کہ وعظ میں فضائل کے بیان اور تعلقات اسرو دین بیان کیا جاتا ہے یہ نہیں بیان کیا جاتا کہ فلاں شہر میں اسے مکان ہوئے جس میں اتنی اینٹ ہونگی اتنا چوڑا اتنی بالواتے درخت فلاں سال اتنے گیہوں اور فلاں سال اتنے اور اتنا باجرہ اور اتنے جوار وغیرہ لاکھ ولا تخصی اگر ایک ہی شہر کے جزئیات نہیں نہیں اگر ایک ہی مکان کے جزئیات بیان کئے جائیں تو ایک زمانہ چاہئے اور دنیا بھر کے جزئیات کے بیان کو تو غیر متناہی زمانہ چاہئے اور بیان موضوعہ خطبہ کے باہر ہو جاوے الخ

اقول پھر اسی قسم کے ہفتاد عمدۃ النافین نے بھی نصرة النیعمین میں داخل کر دئے ہیں جس سے انکے عقیدہ کی پوری جانچ ہو سکتی ہو اور پرتہ ابوحناحت تمام ثبات کر آئے ہیں کہ گیہوں باجرہ تو کیا ذرہ ذرہ بھر بھی لوح محفوظ میں ہو اور ولوت آپ کے علم کا ایک حرف ہو جسکے لبس کی خبر آپ سے صحابہ کو بھی ہر محقق دہلوی مالوج شریف رحمۃ اللہ علیہ میں ارشاد فرماتے ہیں وانا بحمدہ است کہ ہر چہ در دنیا بہت از زمان اوم تا اوان لغز اولی برد شکست ساختہ تا ہمد احوال را از اول تا آخر معلوم کرد و باران خور را نیز بعضی از ان خبر داشتی اور او بر علامت میں قول را بہ کا ثمرہ فی کثرہ گنہ چکا ہے

ما یہ ابن حجر نے علوم موروثہ میں لایا ہے کہ تمام بظرف رکھ کر طارق ابن تہاب کی حدیث ملاحظہ فرمائے قال سمعت عمر یقول قال فیما النبی صلی اللہ علیہ وسلم مقامنا خیرنا عن بل الخلق حتی دخل اهل الجنة منازلهم واهل النار منازلهم حفظ ذلك من حفظه ونسب من نسبه واداه البعائث علامت میں کی موصوف مولوی احمد علی والی بخاری رحمۃ اللہ علیہ پر خیر جاری اور کو ایک امر جاری ہے ہر شے والغرض اندا خبر عن المبدء والمعاش والمعاد جمیعاً قال الطیبی دل ذلك علی اندا خبر عن جمیع احوال المخلوقات انتہی ارشاد الساری جلد ۲ ص ۲۷ میں ہر دول ذلك علی اندا خبر جمیع احوال المخلوقات انتہی مرقاۃ المفاتیح باب بد الخلق میں اسی حدیث کے تحت میں ہے قال العسقلانی اخیرنا عن المبدء شیئاً بعد شیئ الی ان انتہی الاخبار عن حال الاستقلال فی الجنة والنار ودل ذلك علی اندا خبر فی المجلس الواحد جمیع احوال المخلوقات انتہی پھر عمدة القاری جلد ۲ ص ۲۷ میں ہر فیہ دلالة علی اندا خبر فی المجلس الواحد جمیع احوال المخلوقات من ابتدائہا الی انتہائہا فی ابرار ذلك کلمہ فی مجلس واحد امر عظیم من خوارق العادۃ کیف دنا عطی مع ذلك جوامع الکلم صلی اللہ علیہ وسلم انتہی اور مرقاۃ باب البعوت میں عمرو بن اخطب کی حدیث فاخبرنا بما هو کائن الی یوم القیامہ کی شرح میں علی تہامی زمانہ میں ای مجاہد وعضیلاً لافیلہ الا حجاز اکثر انتہی یہ ارشاد نبوی ہے خطبہ عبدالحی نہیں ہے جس میں خیالات محمد کو مسامع ہو سکے اور یہ جو کہا کہ پھر دنیا بھر کے جزئیات کے بیان کو تو غیر متناہی زمانہ چاہئے بڑی جرأت کیا کہی جیانی ہے اور رشوح شریعہ سے گویا درپردہ الحار کرنا ہو اور کاروبار دنیا کو اپنے حالات اتر سے مقلد کرنا ہو جو صلی وچہ نہ بدینوں کا ہو

مشکوٰۃ المصابیح میں ہر وعن ابی ہريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم
 قال خفف على داود القرآن فكان يامر بهد وابه فتسج فبقدر القرآن قبل ان
 تسج وابه رواه البخاري **مرقاۃ المفاتیح جلد ۲۲ میں علی قاری**
 رحمہ الباری تحریر فرماتے ہیں قال التوریت ہی یرید بالقرآن الزبور ایما قال له القرآن
 لانه قصد اعجازه من طريق القراءة وقد دل الحديث على ان الله تعالى يطوى الزبور
 لمن يشاء من عباده كما يطوى المكان لهم وهذا باب لا سبيل الى ادراكه الا بالانوار
 الربانية قلت حاصلہ اندھ من خرق العادات علی اختلاف فی انبساط الزمان او علی الشان
 والاول اظهر وقد حصل نسباً صلى الله عليه وسلم في ليلة الاسراء هذا المعنى على الوجود
 الاكمل في المبني من البعم بين طي المكان وبسط الزمان بحسب السمع واللسان في قليل
 من الآن ولا يبعد ايضا وقع حظ من هذا الشأن على ما يمكن ان عليا كرم الله وجهه كان
 يبيت في القرآن من ابتداء قصد كونه مع تحقق المباني وقهر المعاني ويختمه حين من
 قدومه في ركابه الثاني وقد نقل مولانا نور الدين عبد الرحمن قدس سرہ السامی
 في كتاب فحاش الانس في حضرات القدس عن بعض المشايخ ان قدس سرہ القرآن حين
 استلم الحجر الاسود والركن الاسود الى حين وصول محاذات باب الكعبة الشريفة والقبلة
 المنيفة وقد معاد ابن الشيخ شهاب الدين السهروردي من كلمة كلمة وحررنا
 من اوله الى آخره قدس سرہ اسرارهم ونفعنا ببركة انوارهم انتهى اور اس
 سہی زیادہ حسیۃ الغیریہ بات ہو جسے مولانا مرحوم عبدالرؤف صاحب تفسیر رومی
 نے اپنی کتاب مغرب القلوب فی معراج المحبوب کے نام پر تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت
 علاؤ الدین سمنانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہو کہ اکثر میں بعد نماز صبح کے اذکار سے

فارغ ہو کر مراقبہ کرتا ہوں اور اس عالم میں سے نکل کر اویسی عالم میں جاتا ہوں وہاں سو
 برس ہزار ہزار سال مشغول بعبادت رہتا ہوں ہر سال تین سو ساٹھ روز گزارتا ہوں
 ہر دن پانچ وقت نماز پڑھتا ہوں ہر سال ایک ماہ رمضان کے روزے رکھتا ہوں اور
 اویسی سن اور اواب موافق دیشیے اپنے کے بجالاتا ہوں پھر جب مراقبہ سے سزا بخاتا ہوں
 تو اوقات ظاہر ہوتا ہو نماز اشراق کی یہاں اور کرتا ہوں انتہی ہے

انام النکین غلام محمد کے مستند مولوی عبدالحی صاحب اقامۃ الحجۃ
 میں تحریر کرتے ہیں فانتقلت بعض المجاہدات مما لا یعقل وقوعا کثرا نختات فی
 یوم ریلے وکاد ان الف رکعت فی لیلۃ ونحو ذلک قلت وقوع مثل هذا وان استبعد
 من العوام لکن لا يستبعد ذلك من اهل الله تعالى فالضم اعطوا من ربهم
 قوة ملکیتہ وصلوہا الی هذه الصفات لا ینکرہ الامن ینکر صدور الکرامات
 بخوارق العادات انتہی

تیرھواں شب آیت و منہم من لم نقص علیک

غلام محمد کے ہمایاں مولوی محمد گجراتی کتب دوش نے استفادہ کے ساتھ پر
 تحریر کیا ہے قوله تعالیٰ ولقد انسلنا رسلا من قبلك منهم من قصصنا علیک
 ومنہم من نقص علیک بیسے بعض رسل کا قصہ کہنے بیان کیا اور بعض کا نہیں
 کیا پس بیشک جبکہ قصہ اللہ سبحانہ نے حضرت پر نہیں اوتا رواہ غیر معلوم رہا پس
 بیسے دریاں کا علم ہوا
اقول مشکوٰۃ المصابیح بلکہ الخلق کو ذکر الانبیاء میں ہر وعن ابی ذر

قال قلت يا رسول الله اهل الانبياء كان اول قال اتم قلت يا رسول الله ونبي كان قال
نعم نبي مكلم قلت يا رسول الله كم المرسلون قال ثلثمائة وبضعة عشر جماعة غفيرة
رواية عن ابي امامة قال ابو زر قلت يا رسول الله كم وفاء عدة الانبياء قال مائة
الف واربعة وعشرين الفا الوصل من ذلك ثلثمائة وخمسة عشر جماعة غفيرة رواه
احمد علي قاري رحمه الله **مرقاة المفاتيح** جلد اول صفحہ ۱۰۱ میں تحریر فرماتے
ہیں وھذا لا ینافی قولہ تعالیٰ وقد ارسلنا رسلنا من قبلک منهم من قصصنا علیک
ومنہم من لم نقصص علیک لان المنفی ھو التفصیل والثابت ھو الاجمال اور
المنفی مقید بالوحی الجلی والثبوت متحقق بالوحی الخفی انتہی اور اسی میں
مذکور کے اخیر میں ہر ^{۱۰۰} **العدۃ** والحدیث کا ترجمہ یا بلکہ نہیں بقطوع فیجب الایمان
بالانبياء والمرسلون جملا من غیر حص فی عدد دلالت بخروج احد منهم ولا یخل
احد من غیرہم فیہم انتہی ۛ

تفسیر روح البیان میں ہر قال البیضاوردی کان الاسم الشریف
اربعة اصرف لیوافق اسم الله تعالیٰ کما ان محمد رسول الله اثنا عشر حرفا مثل
لا الہ الا الله وهو من الاسماء المناسبة ثم وحمد باعتبار البسط لا بحساب
اجد ثلثمائة وثلاثة عشر مثل عدد المسلمين فانک اذا اخذت فی بسط المبین المبین
المدغم م ی م ح دال ینظر لک العدد المذكور استھی باقی کی تحقیق کتاب
الابریز وغیرہ میں ملاحظہ فرماوین فقط ۛ

الیواقیت والکجواہر جلد ۱ صفحہ ۱۵۱ میں امام شہرانی رحمہ اللہ تعالیٰ ارشاد
فرماتے ہیں فصل ابلیس یجمل شیئا من شواہج الانبیاء علیہم السلام بالجواب

ھو عالم بها کلھا علی الکمال لیوسوس للناس یضد ما امرت الانبیاء بہ ولو کلا
علم بہما لربما التبس علیہ الامر فامر الناس بما امرت بہ الرسل ذلک لا یصح منہ
انتہی اس سے ظاہر ہو کہ جب شراہج انبیاء و رسل کو لغین جانتا ہو تو اصحاب شراہج کو بھی
منور و سچا جانتا ہو اب انھیں اگر نبی کریمؐ جانیں تو معاذ اللہ آپ کا علم شیطان کے علم سے کم
قرار پائیگا جسکے علم و ماہرہ قائل ہیں وھذا ما لا یتطاع تحریر و لا ینح نقیر
مع فقدان فائدة الامتنان فی قول السبحان وعلک ما لم تکن تعلم وکان
فضل الله علیک عظیما ۛ

چودھویں شبہ آیت و ما علناہ الشفر ہے

قد اخبرنی من ائمہ کہ نبی کے ایک کلمہ درمہد معاب نے ایک نیا شبہ اپنے
اجتہاد و فائزاد سے یوں ایجاد کیا کہ کلام مجید میں ہر ما علناہ الشفر ما ینبغی لہ
یعنی فن شاعری ایک ایسی شے جو جسکی تعلیم رسول کریمؐ کو نہیں ہے پھر آپ کل شے کے
علم نہیں ہیں ۛ

اقول قربان ایسے ذہین و شیر کے اور صدر ایسی لکیر کے فقیر کی تقریر کے
جسکا اجتہاد اس درجہ پہنچ گیا اور میڈیکل افاسر نے ابھی تک ایسے مطلق النان
چھوڑ رکھا ہو کسی پاگل خانہ میں تو حواسے کر کے زیر علاج رکھا نہیں لیکن اسکے رگ
جان پر بغرض اخراج دم فاسد ایک آوہ نشر بھی مارا نہیں دیا خداخیر کرے آثار و
علامات نوروی میں اگر کچھ بھی گئے تو سنہ میں بواسیر پیداہوے بغیر نہ ہے تو
جعفر زملی کا ذمہ ہے ۛ

فی الجملہ اس مادہ گوہر زہرہ سرا کو ابھی تک اتنا ہی معلوم نہیں ہو کہ شیخ کا سنی شیخ
وجود ہے جو ہمارے میں فن پر ظاہر و مبہن ہو اور مادہ شعر گوئی نبی کریم میں قبیل مالائشینی
کے منصوص ہو پھر اسکے ایجا سے نبی میں مشیت کو تعلق نہیں تو معدوم محال ہو
اور معدوم محال شونہیں ہو اور آپ تو کل شیخ کے علیم میں منتقل ہے

پہنہ روحان شبہ اللہ لا ادری ما یفعل بی ولا یکم پر ہے

نام کے علما و حقیر کے فتوے و رسالہ غیب کے ذیل میں فقیر محمد حسین نے
لکھا ہو بخاری شریف کی حدیث ہے واللہ لا ادری واللہ لا ادری وانا رسول اللہ
ما یفعل بی ولا یکم اس حدیث کی شرح میں جناب شیخ الحدیث محمد الکل حضرت شیخ
عبدالحق محدث دہلوی یون فرماتے ہیں والمحصل اندر برید نفی علم الغیب عن نفسه
صلی اللہ علیہ وسلم واندلیس بمطلع علیہ واند غیر واقف ولا مطلع علی المقدور
لہو لا لغیرہ والمکفون من امرہ وامر غیرہ انتہی ہے

الجواب

اس قسم کے شبہات فقیر محمد حسین کے اضرائی اور غافل ساز نہیں ہو تو ایک پرانا
مشن ہو گرایان کے قطع و برید کا جسے کبھی پرزادہ یعنی محمد بن عبد الوہاب سنی کہتے
اتر حید میں لکھ گیا ہو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الصحیح واللہ لا ادری وانا رسول
اللہ ما یفعل بی ولا یکم هذا الحدیث صحیح فی انہ کان لا یعلم اما خاتمة فی
حال حیاتہ فکیف یعلم حال تلك المشرکین بعد مماتہ انتہی مگر چونکہ اس کا جواب

مفصلاً تقدیس الوکیل بن ۱۶۹ سے تا ۱۸۲ بالاندر علیہ آچکا ہو اور ایک عمدہ
براب آئندہ ضمیمہ فتوحات میں مجددانہ حاضرہ فاضل بریلوی مولانا احمد
رضا خان صاحب وام فیضیہم کے فتوے میں بیان ہو گا لہذا اسی پر
توکل کر کے تطویل سے اعراض کرتے ہیں ہے

سولھوان شبہ لوی عبدالحق صاحب کی عبارت پیدا ہوا ہے

علامہ محمد کے دلائل پیش کردہ حکم سناؤ بڑودہ کے فصل تیسری میں ہے
الامار المرفوعہ ۲۲۸ میں ہو ماید کہہ الوعاظ من ان النبی اعطی علم الاولین و آخرین
معضلا وھب لہ علم ما مضی وما یات کلیا وجزئیا واند لافرق بین علمہ و علم ربہ من
حیث الاحاطة والشمول واما الفرق بینہما ان علم اللہ انلی ابدی بنفس ذاتہ بدین
تعلیم غیرہ بخلاف علم الرسول فاندہ حصل لہ بتعلیم ربہ وھذا خوف من القول زور
علی اصحیح بدین جبر للکی فی نسخ الفکریتہ شرح قصیدہ الحمزۃ وغیرہ من ابواب الشعور
والثابت من الایات القرآنیۃ والحدیث النبویۃ ہوان الاحاطة والشمول و علم کل
علم مختص بجناب الحق ولم یقوہب هذه الصفة من جانب الحق لاحد من الخلق انتہی

الجواب

تجدید یون کا پرزادہ محمد بن عبد الوہاب کتاب التوحید میں تحریر کیا ہو دما یتفوه بہ
عقلاء مشرک زمانہ تا بیان الماد فی العلم والہدایۃ التفضیلیۃ المستقلة ولا ینفک
واوند کان فی اول الامر ثم اتق اللہ علیہ علم الاولین و آخرین وجعلہ مطلعا علی ما یکون

الی یوم القیمۃ وامثال ذلك البغوات فهو ابتداء فی الدین انتم فی اس کلام کے
 مولوی محمد اکی کیسا پہلو پہلو اور چسپان ہر ہم اور کی روایات میں معتبرین سے جو کہ
 نقل کیے وہ حرف بحرف انکی تقریر سے برخلاف ہوا ان تمام کے اقوال کو حضرت مولوی
 زخرف القول اور زور فرما رہے ہیں یہاں کیسے در شرم و کار تھی مگر اس سے اس کے
 سرکار کو خدان سرکار نہیں جو یہ خرافات بھی سمجھاؤں نہ روایات کے قرار دے لیجئے جسکی
 تفصیل تنبیہ الجملہ وغیرہ رسائل میں شائع ہو چکی ہو یا جواب بھی ہو یہی ہر دون رسائل
 جوابات میں پیش کیا گیا ہو کہ کسی کی ملحق کردہ عبارت ہو فقط اور حسن ظن تو یہی چاہتا ہے
 کہ ان کتابوں پر نظر نہ کی یا کتاب کے ہر ایک مسئلہ اور بیان سے بروقت خبر نہ کی نہیں تر
 ایسا وہاں کلام علماء اتفاقات کی شان میں کہنے کی جرات شاید نہ کرے کسی کتاب پر
 نظر نہ کیا یا اس کتاب کے ہر ایک مضمون سے باخبر نہ ہو نا کوئی تعجب کی بات نہیں جو مشنوی
 معنوی و فقرہ ثانی میں اسرار نمازی کی سی قدر بیان کئے ہوئے ہیں اور نور الانوار میں
 بحث کون الما سورہ موصوفاً باحسن کے اخیر میں کافقہ بھی اسی کا مشرہ ہرانا المرحوم
 مولوی عبد الحکیم اور علامہ دار النعیم نے بھی فخر الامار میں فی بعض النسخ المعتمدہ
 بیت اسرارہا فی المشوی المعنوی فرما دیا ہو کہ عبارت قد نہ ستان الانوار یا پیش نظر
 جو نسخہ مکتوبہ بد الشارح میں یوں تھی کہ وقد سیئت اناسرا دھا فی المشوی المعنوی فی
 لفظ لانے آپ کو مجبور کر دیا کہ ہذا بشرح الشارح مشوراً مسنداً فرما دیا ہو اب غور فرمائیے کہ
 مشنوی متداول میں جو مطلب مذکور ہو وہ بروقت مستحضر ذہن غالی ہوتا تو کیا پھر بھی آپ
 یوں فرما سکتے تھے عا شاد کلا شام حاشا دکلایسے ہی یہاں بھی تصور فرمائیے کہ مسند
 خاص میں محمد اکی صاحب کو ان روایات سے محض نا آشنا تھی جو ایسا فرما دیا اور قط

اس تمام سے آپ تو بھی اگر سبب میں اور بھی کاشہادت نامہ تقویم پاری کے طور پر
 بار ہوتا ہو مجموعۃ القضاوی میں جو فرمایا ہو کہ در شریعت محمدیہ ثابت نہ ہو کہ انحضرت
 نامی علوم جمیع کشتیاں و مافیہ مستقبلہ جزئہ و کلیہ اطلاع داشتند الا ما شاء اللہ تعالیٰ
 نہیں غائبان یہاں شریعت محمدیہ سے مراد آپ کی شریعت محمد بن عبد الوہاب محمدی ہوگی
 بین ثابت نہیں ہوا الا شریعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں تو علی مار بوضاحت ہے
 کہ آپ بکل شیء علیم و ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ

ذوالفضل العظیم

بجذبات بزرگان آخری معذرت ہر چندان

یہ کہ فقیر سراپا تقصیر نے اپنی استعداد اقل قلیل اور فہم کلیل کے ذریعہ سے
 متعجب کتب و ذبیہ کا کر کے حتی الاسکان منکران و بن اور دشمنان سید المرسلین صلوات
 اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وجمعین کے شبہات ہر موقع اور اعتراضات بھل کا جواب دیا کہ
 اور ایک ہی مطلب و مضمون کا متعدد کرتے استخراج کیا ہو اس میں تطویل جواب
 انتخاست کتاب مقصود نہیں ہو محض غرض یہ کہ باہمیہ ضرورت رجوع الی الاصل
 کوئی کتاب اگر کوئی کتاب نہ ہو سکے تو دوسری سے غرض حاصل ہو جائے یا ایک کتاب
 اور اس کے مصنف پر کوئی حلیہ کرے تو دوسرے اس کے پکاؤ میں حلیہ کام آئے۔

جو کہ کتب ماخذ روایات ہیں وہ عند اتفاقات اعتبار اور سنجیدگی کی نظر سے
 دیکھے جائے ہوں ویسے ہیں گو سہارا و ثابہ محمدیہ اونکو مانے تو یہی کوئی قیاحت
 یا کسی قسم کا حج نہیں ہو وجہ یہ کہ ان اوراق کی فراہمی سے منکرین جاوہ مستقیم

پر آجائے اور نفس شیم کے افوا سے اعراض کر جاویں گے مطلقاً یہ نہیں ہو سکتا۔
 اہل اسلام لگام و مابیت اپنے کام میں لے لیں اور ذریعہ تہذیب کی گسترہ و رنگین
 تزویری و دام میں نادانستہ اپنا ایمان ناقون ماتمہ دے ندین اسامیہ گروہ کی طبع
 کاری سے وضو کا کھانا مین اور عبادان گنگوہ کے فریب میں آنجائیں صرف
 مراد و محض ہی مقصود ہو جائے۔

عوام کا لانا نام تو کیا مگر بعض خواص کا لانا نام بھی جب کسی نام کے ساتھ
 سولیت پھر حنفی کا فقرہ دیکھ لیتے ہیں تو مصداق اس حکایت کے بناتے ہیں
 جو مشہور ہے کہ کسی ناخواندے نے ایک نیم ملاسنے سنی کا معنی دریافت کیا تو دوست
 جواب دیا کہ سنی وہ جو سکر ایمان لاوے ایسے ہی ان حشرات الارض کا حال ہے کہ کسی قسم
 ایک چھاپا ہوا پرچہ چاہئے پھر اس میں سولوی اور وہ حنفی کہا جاوے اس کے فقیر
 کیوں نہیں اور یہی زمانہ ایک روان داو ہے جس پر جاگیا وہ چت ہوئے بغیرہ سکتا
 ہی نہیں ہو اور ایسے جیسٹ موجودہ بدکیشوں نے ہی طرنا اختیار کر لی ہے کہ کفر خیر زائد
 امیر عقائد کو ترجیح کی فرض سے حنفیہ کے نام سے شہرت دیکر عوام کے اعتقاد کے
 خون کھینے پر قابو پا جاتے ہیں۔

غلام محمد کو نظر غائر سے ملاحظہ کیے کہ گجراتی ترجمہ نصیحت المسلمین کی ابتدا میں
 حرم علی بلہوری کو ترجیح سلط کا سدک غرض سے کننا سرا پایا ہے جسے مشارق الانوار
 اور درالمنار کا مترجم کہنا نا کافی بنانا تو خطاب ولی کامل بھی عطا فرمایا ہر تحفہ ہندوستان
 میں وہ کو سنا سمرانی مستعد کا طالع علم ہے جسے عقائد حرم علی پر وقوف ہونگا اور
 اسکے اثرات سے انجان ہو گا مگر مولانا مولوی عابد اللہ صاحب اعلیٰ مدرس

سید جامع مدنی کا رسالہ نور الشیخہ جو مولوی حافظ عبد الغفور صاحب خطیب مسجد گجراتی
 محلہ مدینی کے نام سے شائع ہوا ہے کہ نہیں دیکھا حسین خرم بلہوری کی اجمالی صفت مندرج
 ہے ترجمہ میں مذہب حنفی کی تائید سے اسامیہ گروہ سے خارج ہو جا سکتا ہو مگر اس سے
 کب لازم آئے گا کہ اسحاق قیادہ میں بھی داخل نہیں ہر دشمنی نے کہیں تائید مذہب
 حنفیہ کر دی تو کیا اب وہ دہیہ و بال اعتبار سے بے داغ ہو جا سکتا ہو حاشا و کلام
 حاشا و کلام عوام کا اس تزویر سے تسخیر کرنا بلکہ فریبی ہو جائے۔

اسی گجراتی ترجمہ نصیحت المسلمین کے اخیر میں غلام محمد نے ایک فتویٰ کا ترجمہ ضمیر
 کر دیا ہے اس کے عنوان کی سرخی یہ ہے۔ فتویٰ از علما حنفیہ و سنیہ علم غیب۔ جس کا گجراتی
 ترجمہ یہ کیا گیا ہے۔

اب زمانے کے کون ہو گا جو یہ دیکھ کر یا اس کا مضمون سن کر سنی مسلمانوں سے
 خارج ہو رہے اس فتوے کے اختتام پر معمولی طور پر ایک ہی تھیلے کے پٹے پٹے ہیں
 جنہوں نے دستخط کر دئے ہیں اور اکثر انہیں کے وہ نو عمر گروہ مدرس میں گویا بعض
 بعض پرانے ہی ہیں جو سو ہو مصداق اس فتوے کے ہیں۔

راہل مدرسہ اسلامیت مطلب
 عہدگی تو اس فتوے کی اس سے زیادہ اور کیا ہونی چاہئے کہ اس پر محمود حسن
 خلیل احمد رشید احمد کے دستخط اور سوا میر بھی موجود ہیں اول الذکر نے تو لکھا
 ہے۔ انجواب صحیح بندہ محمود عفی عنہ۔ دوسرے نے بھی کہا کہ۔ انجواب صحیح خلیل احمد عفی عنہ
 مگر تیسرے صاحب رشید احمد نوہ ہیں جنکے فریق اور پاسی کے نسبت صاحب الزادہ انتقا

۱۸۹
 ۱۸۸
 ۱۸۷
 ۱۸۶
 ۱۸۵
 ۱۸۴
 ۱۸۳
 ۱۸۲
 ۱۸۱
 ۱۸۰
 ۱۷۹
 ۱۷۸
 ۱۷۷
 ۱۷۶
 ۱۷۵
 ۱۷۴
 ۱۷۳
 ۱۷۲
 ۱۷۱
 ۱۷۰
 ۱۶۹
 ۱۶۸
 ۱۶۷
 ۱۶۶
 ۱۶۵
 ۱۶۴
 ۱۶۳
 ۱۶۲
 ۱۶۱
 ۱۶۰
 ۱۵۹
 ۱۵۸
 ۱۵۷
 ۱۵۶
 ۱۵۵
 ۱۵۴
 ۱۵۳
 ۱۵۲
 ۱۵۱
 ۱۵۰
 ۱۴۹
 ۱۴۸
 ۱۴۷
 ۱۴۶
 ۱۴۵
 ۱۴۴
 ۱۴۳
 ۱۴۲
 ۱۴۱
 ۱۴۰
 ۱۳۹
 ۱۳۸
 ۱۳۷
 ۱۳۶
 ۱۳۵
 ۱۳۴
 ۱۳۳
 ۱۳۲
 ۱۳۱
 ۱۳۰
 ۱۲۹
 ۱۲۸
 ۱۲۷
 ۱۲۶
 ۱۲۵
 ۱۲۴
 ۱۲۳
 ۱۲۲
 ۱۲۱
 ۱۲۰
 ۱۱۹
 ۱۱۸
 ۱۱۷
 ۱۱۶
 ۱۱۵
 ۱۱۴
 ۱۱۳
 ۱۱۲
 ۱۱۱
 ۱۱۰
 ۱۰۹
 ۱۰۸
 ۱۰۷
 ۱۰۶
 ۱۰۵
 ۱۰۴
 ۱۰۳
 ۱۰۲
 ۱۰۱
 ۱۰۰
 ۹۹
 ۹۸
 ۹۷
 ۹۶
 ۹۵
 ۹۴
 ۹۳
 ۹۲
 ۹۱
 ۹۰
 ۸۹
 ۸۸
 ۸۷
 ۸۶
 ۸۵
 ۸۴
 ۸۳
 ۸۲
 ۸۱
 ۸۰
 ۷۹
 ۷۸
 ۷۷
 ۷۶
 ۷۵
 ۷۴
 ۷۳
 ۷۲
 ۷۱
 ۷۰
 ۶۹
 ۶۸
 ۶۷
 ۶۶
 ۶۵
 ۶۴
 ۶۳
 ۶۲
 ۶۱
 ۶۰
 ۵۹
 ۵۸
 ۵۷
 ۵۶
 ۵۵
 ۵۴
 ۵۳
 ۵۲
 ۵۱
 ۵۰
 ۴۹
 ۴۸
 ۴۷
 ۴۶
 ۴۵
 ۴۴
 ۴۳
 ۴۲
 ۴۱
 ۴۰
 ۳۹
 ۳۸
 ۳۷
 ۳۶
 ۳۵
 ۳۴
 ۳۳
 ۳۲
 ۳۱
 ۳۰
 ۲۹
 ۲۸
 ۲۷
 ۲۶
 ۲۵
 ۲۴
 ۲۳
 ۲۲
 ۲۱
 ۲۰
 ۱۹
 ۱۸
 ۱۷
 ۱۶
 ۱۵
 ۱۴
 ۱۳
 ۱۲
 ۱۱
 ۱۰
 ۹
 ۸
 ۷
 ۶
 ۵
 ۴
 ۳
 ۲
 ۱

عن علم المصطفیٰ یون تحریر کرتے ہیں۔ یہ رشیدی بہادر تو کافر و شرک کی رسید ہو گیا جسے ابو سعور رضاعی و امام ربانی کو بھی
 میں رات دن اسی کا رخصت رہتے ہیں اس مد خاص میں جب کبھی نظم کفر رقم اٹھا لیا
 تو اپنے پروردگار کو شکر و بدعتی بنا کر رکھتا ہوں اس سداوستہ شفیقوں کی ہنگامہ ڈکے
 روسی جنت الہی صرف اسماعیلی و رشیدی جاگیر داروں کا حصہ ہر باقی سب نصیب
 انتہی۔ بھلا ایسے پرانے گرگ صد باران دیدہ محض نام نامی اور اسم گرامی تحت
 فرما نے پر مکتفی کیوں ہو جائیں کیا ایک سطر بھی تحریر نہ فرمائیں نہیں نہیں ضرور ضرور
 ایک آدھ گولانٹ تو کھائیں مگر ہودہ و لندی اب مختصر نویسی ملاحظہ ہو کہ کہتے تو کہہ
 کم ایک ہی سطر گراہیں بھی کیا ہی خوب چرکا اور کسی مرغوب تیزی جو غور سے نہ سنے
 وہ اخصین کا سوا منہ دیکھے اب زالت برکات ہم ایدر عدست حرکات ہم کا ارشاد ہے۔
 علم غیب خاصہ حق تعالیٰ اس نظر کو کسی ناویل سے دوسرے پر اطلاق کرنا ایسا شرمناک
 خالی نہیں۔ اس پرانے گھلاڑی کو یہ تو شاید یاد نہ آجائے اور شاید عقل سلیم میں علامۃ الوجود مفتی
 ابو سعور نے فرمایا ہو علمناہ من لدنا علما خاصا لا یکتہ کہنہ ولا یقاہ سرقدرہ وہو
 علم الغیوب انتہی دیکھو تفسیر کبیر جلد کے ص ۴ پر جاشید میں جسکو صاف طور پر
 ہر ضاعوی صاحب بھی انوار الترتیل میں تحریر کرتے ہیں و علمناہ من لدنا علما خاصا
 بناو لا یعلم الا بقیۃ فیقنا وہو علم الغیوب انتہی۔ مان یاور ہے کہ ابو سعور سے تو واسطہ
 نہیں ہو رہا بیضاوی تو اسکا سوا پارہ پڑھا اور پڑھا ہوا اور یہ مطلب تو اسے جاسکے ہر
 پھر معذور مگر تعجب و تعجب تو یہ کہ امام ربانی حضرت مجدد و الف ثانی صاحب کتب
 جلیلہ پر حضور معذور کو نہ سوچھا جو فرمایا ہو۔ ہر علم غیب کہ مخصوص ہاوست سبحانہ
 خلص سل را اطلاع می بخشد انتہی یاد رہے قصہ گنگوہ تیری علمی انبواہ میں پہنچے ہے

ہر رشید سمجھاؤ تو کفر و شرک کی رسید ہو گیا جسے ابو سعور رضاعی و امام ربانی کو بھی
 رات شرک سے پیدا کر دیا۔ ناظرین باتکین یاد رکھیں حضرت معرب کبرا احمد مختاری محمد مصطفیٰ
 علیہ التقدیر و الشان کی نسبت جسکے عقیدہ میں شتم بھرنا دیا ذرہ سا فساد ہو گا وہ علی الدوام
 مراللیالی والا یام میں یون ہی ناکام بنام ہر بے انجام سے منہ کی کھائیگا اور ذلت
 یا یگا و لنعم باقیل۔

گودی کو سر تباہ از شہ ماوربا

حسب اللہ ونعم الوکیل ونعم المولیٰ ونعم النصیر۔ غفرلک بنوالیہک
 المصیر

میرے بھولے پھر سارے عجمانی مسلمانو میرا کہا مانو اور یوں جانو

یہ وہی خلیل اور رشید احمد ہیں جسکے مسائل باطلہ اور دلائل عاقلہ کی تردید میں دوبارہ
 مولانا مولوی عبد السمیع صاحب نے انوار ساطعہ کو طبع کرائی جو حسین ان کارون
 اور عیاروں کے خلاف پر ۲۵ علماء نامہ ارہر مرکب و دیار نے دستخط کئے اور ہر لکائی ہو
 پھر مولوی نذیر احمد صاحب رحمہ نے انکے برخلاف ہوا رق لا معنی لکھی جسپر بھی
 ۱۲ علما احکام اور فضلاء اسلام نے تائیدین اور تقریریں لکھیں میں یہ آپس کبھی دیکھی
 نہ ہوگی لیکن سب اور عرب میں حبیبہ عظمت و جلال سے میلین اخضرین مروت میں ویسے
 بلا دہندہ میں صفات کمال سے یہ مشعلین مشتعلین مروت نئے قواعد کا سدھ اور عقائد
 فاسدہ کے بطلان میں تقدیس الوکیل عن تو میں الرشید و الخلیل نام کی
 مہارک کتاب دیکھکر ان بزرگوں کی حقیقت کا اولاد اندازہ کر لو پھر اپنا اپنا اعتقاد از سر نو۔

تازہ کرلو غنی دستر نہیں کہ یہ کتاب لاجواب پورے ملک پر تصور میں چھپ چکی
 شایق اسکے مطالعہ سے زمان اسلام اور زمان ایمان کے سزا و عقاب اور طبی فساد و بھلائی
 عناد و قوت حاصل کرنے میں کامیاب ہو سکتا ہو اسی میں سے بیان پر حضرت مہر
 جناب مولانا مولوی رحمت اللہ رحمہ صنف اظہار الحق ابو سلطان البرین
 خانان البحرین کی طرف سے پایہ حریم کے خطاب مطالب سے مخاطب ہیں کی تقریر
 شد پر سے نقل کرنا کر رہے ہمارے علیہ تحریر کے بغیر چارہ نہیں ہے۔

تقریظ حضرت مولانا بالفضل والکمال اولنا حضرت مولوی رحمت
 صاحب علیہ الرحمۃ پایہ حریم شریعت جہاں کہ معظیہ اللہ شرفا و تعظیما
 از تقدیس الوکیل عن توہین الرشید و انکلیل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد اور نعت کے کہتا ہوا رحمت ربہ انسان رحمت اللہ بن خلیل الرحمن غفر لہما الخ
 مدت سے بعض باتیں جناب رشید احمد صاحب کی سنا تھا جو میرے نزدیک وہ اچھی نہ تھیں
 اعتبار نہ کرتا تھا کہ انھوں نے ایسا کہا ہو گا اور مولوی عبد السمیع صاحب کو جو انکو میرے
 رابطہ شاگردی کا ہو جب تک کہ معظیہ میں نہیں آئے تھے تو راسخ کرتا تھا اور کہ معظیہ میں آئے کے
 بعد تقریر بہت تاکید سے بالمشافہہ منع کرتا تھا کہ آپس میں مختلف ہنوں اور علما و مدرسہ
 و یونسہ کو اپنا بڑا محبوب و پیرو سکین کہتا تھا کہ میرا اعتبار نہ کرنا سطح عمدہ رہتا کہ
 حضرات علما و مدرسہ کی تحریر اور تقریر بطریق قرار مجاہد یک پرچی کہ تمام انہوں سے کہ کہنا
 پڑا اور جب رہنا طواف دیانت سمجھا گیا سو کہتا ہوں کہ میں جناب مولوی رشید کو رشید

بہتا تھا میرے گمان کے خلاف کہ وہ ہی تھے (یعنی غیر رشید) بسطرف آئے اس طرف
 ایسا کہ سب برتاؤ اور میں اونکی تقریر اور تحریر دیکھنے سے روگنا کھڑا ہوتا ہوں حضرت نے اول
 عالم سپر اٹھایا کہ جس مسجد میں ایک دفعہ جماعت ہوئی ہوا میں دوسری جماعت گروہ
 اذان اور تکبیر کے ہوا اور دوسری جگہ ہوا جائز نہیں آپ کا اور آپ کے مقبوع کا وہ حکم تو تھا
 جو نجدیوں کا وقت حکومت مکہ منظر کے تھا کہ جماعت اول میں حاضر ہوا و سکون سزاوتے
 تھے سر آپ کا اور آپ کے مقبوع کا ایسا حکم جابلون کے واسطے من و سلوی ہو گیا کہ سب
 مسجون میں خاص کر شریعت گرمی کے موسم میں عذر داتا لگ گیا کہ عذر کے سبب اب تو
 جماعت قوت ہو گئی ہو۔ دوسری جماعت جائز نہیں وکان اور گھر چھوڑ کر مسجد میں کھڑے
 ہوا میں اور علما نے جو مخالفت اور کے لکھا کہ سنئے تھے اپنی ہٹ پر۔ وزیر و وزیر تھے
 پھر ایک فاسق مرد و کو چاہے کہ حضرت عیسیٰ کے بارہ ہوتا تھا اور سب انہما
 بنی اسرائیل سے اپنے کو افضل گتا تھا اور اپنے بیٹے کو درجہ خدائی پر مصون پاتا تھا عیسیٰ
 اور موسیٰ اور پیغمبر علیہم السلام کا کیا ذکر ہو اور اس کے مرید تو کھلم کھلا حضرت شیخ عبد القادر
 جیلانی اور حضرت بہاؤ الدین نقشبند اور حضرت شہاب الدین سہروردی اور حضرت
 معین الدین چشتی قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم کو جسے سلسلو میں لکھ کر کہا اسکا کہین اور ہزار
 اور ایسا مقبول رب العالمین کہ رسے میں کا زور گمراہ کندہ ہوتا تھا اور ہزارے۔

ابن سلسلہ از علما سے ناب ہست

ابن خان نام آفتاب است

بڑا بھالی اس مرد و کو دنیا کی کمائی کے لئے اوہی طریقہ برتا ہوا اور وہ سچا بھلا
 اور سکا امام الدین نامی چوہدری اور بھنگیوں کے پیغمبر کا دعویٰ کرتا ہے اور انکے
 نزدیک بڑا مقبول پیغمبر حضرت مولوی رشید اس مرد و کو مرد صالح کہتے تھے اور

جو علماء و اوس مردود کے حق میں کچھ کہتے تھے مولوی رشید احمد اپنی ہٹ سے نہیں ہٹتے اور کہتے تھے مرد صالح ہی احمد کہ خدا تعالیٰ نے اسکو جو ناکیا اور بیٹے کے حق میں جو دعویٰ اس میں بالکل ہی جبرئیل پر حضرت مولوی رشید رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لٹو اسے کی طرف متوجہ ہوئے اور انکی شہادت کے بیان کو بڑی شدت سے محرم کے دنوں میں لگو کیا یہی روایت صحیح سے ہونے فرمایا اور حالانکہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب سے جناب مولانا اسحاق مدظلہ کے عادت تھی کہ عاشورے کے دن بادشاہ دہلی کے پاس جا کر دریاات صحیح سے بیان عالی شہادت کرتے تھے سو یہ سب انکے مشائخ کرام و اساتذہ عظام میں سے ہوا کہ تشریف کے موافق ان مشائخ کرام و اساتذہ عظام کا جو حال جو وہ ظاہر ہو اور میرے نزدیک اگر روایات صحیح سے حال شہادت کا بیان ہو تو فائدہ سے غالی نہیں ہونے خود تجربہ کیا کہ جب میں ہندوستان میں تھا عاشورے کے دن حال شہادت کا بیان کرتا تھا اوس مجلس میں کم سے کم ہون تو ہزار آدمی سے زیادہ ہی ہوتے تھے اور اس بیان شہادت میں قزلبون کے بنائے کی برائی اور جو رسوم اور بدعات قزلبون کے سامنے کجائی ہوا انکی برائی بیان کرتا تھا اور اس میں تین فائدے تھے اول یہ کہ میں چھ گھڑی دن چڑھے اس وقت کو شروع کرتا تھا اور دو پہر تک اس مجلس کو مشہد بنانا تھا سو ہزار سے زیادہ آدمی قزلبون کے دیکھنے اور ان رسوم اور بدعات کے کرنے سے رکے رہتے تھے دوسری یہ کہ اس سببی میں ساتھ قمر نے بنے تھے صبحین و شیعون کے اور اتحاد و سنت و جماعت کے سوا اتحاد میں سے وہی برس میں انکیس کم ہونے سے دو برس کے بعد خبر پڑ گیا اور میں ہندوستان سے نکل کر ہوا اسید کہ ایک برس اگر رہنا سیرا اور ہوتا تو یہ ستائیس جو اتحاد میں سے باقی تھے سو قوف ہو جاتے تیسرے یہ کہ ہزار آدمیوں سے اونچے کو بلا واسطہ اور ہزاروں مرد اور عورت اور بچوں کو بوسطہ

ان ہزار کے برائی قزلبون کی اور ان بدعات کی معلوم ہو جاتی تھی پر شکرتا ہوں کہ حضرت رشید نے حرمت بیان شہادت پر قلم اٹایا اور شہادت کے باطل کرنے پر رب نہ کھولے پھر حضرت رشید نے جو فوائسے کی طرف توجہ کی تھی اس پر ہی اکتفا کر کے خود ذات حضرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی اخوانہ واکہ واصحابہ وسلم کی طرف توجہ کی پہلے مولود کو کھنسیا کا جہم ششٹی ٹھہرا دیا اور اس کے بیان کو حرام بتلایا اور کھڑے ہو کر گو گوئی کیسے ذوق شوق میں ہو بہت بڑا سکر فرمایا اس ٹھہرانے بتلانے زمانے سے لکھو کہا علماء اصحابین اور مشائخ مقبول سبہ العالمین انکے نزدیک برے نفرتی ٹھہر گئے پھر ذات نبوی میں اس پر بھی اکتفا کر کے اور امکان ذاتی سے تجاوز کر کے چھ خاتم النبیین بالفضل ثابت کر بیٹھے اور امکان ذاتی کے باعتبار توجہ یہی مدعی اور انکا مدعی کہ پڑے جہانی سے بڑھتے نہ رہا اور بڑی کوشش اس میں کی کہ حضرت کا علم سلطان لعین کے علم سے کہیں کمتر ہو اور اسی عقیدے کے خلاف کو شرک فرمایا پھر اس توجہ پر جو ذات اقدس نبوی کی طرف ہی اکتفا نہ کیا ذات اقدس الہی کی طرف بھی متوجہ ہوئے اور جناب باری تعالیٰ کے حق میں دعویٰ کیا کہ اللہ کا جہوت برنا ممتنع بالذات نہیں بلکہ امکان جہوت ہونے کو اللہ کی بڑی وصف کمال کی فرمائی تھو فبما تشریف من ہذہ الخرافات میں تو ان امور مذکورہ کو نظام اور باطن میں بہت برا سمجھتا ہوں اور اپنے معین کو منع کرتا ہوں کہ حضرت مولوی رشید کے اور انکے چیلے چاشون کے ایسے ارشادات نہ سنیں اور میں جانتا ہوں کہ مجھ پر بہت کلم کہا ہوا ہو گا لیکن جب چہرہ علماء اصحابین اور اولیائے کاملین اور رسول رب العالمین اور جناب باری جہان آفرین کی زبان اور قلم سے نہ چھوٹے تو مجھے کیا شکایت ہوگی۔ قصہ گنگوہہ، ہتھائے دراز، تاج محل اور بارگاہ سلسلہ شہیدہ صابریہ کا رانا نہیں سے ایک۔ ناپاک الہ بخش نامی بعد مرنے کے خلق کے نزدیک

ایسی روح نہیں موزی مشہور ہوا کہ صد ہا کوس تک اسکی اڑتا سے خلق ڈرتی ہو گیا اس میں
 کے سب ان اولیاء کو جو کثرت ہوتے ہر اکہر سکتا حاشا دکھلا وہ تو اپنی زندگی جہنم کے سبب
 بڑا اعتبار رکھتا تھا خوف یہ ہے کہ اگر کوئی بڑا اعتبار والا حضرت لنگرہ میں کل کھڑا ہوا
 کتا خوف ہو گا اور جیسا مشکوٰۃ الصبیح میں کتاب الامارہ میں حضرت ابو ہریرہ سے روایت
 ہوئی ہے انہما من رأس السبعین وامارۃ الصبیان میں ہی اس زمانہ کے حالات اور
 حضرت رشید اور انکے چیلے چانٹوں کی تحریر اور تقریر سے پتا چلتا ہے کہ اس مقدمہ میں وہ
 کچھ میرے اور میرے گئے تین سبب سے لے کر جواب کی طرف التفات نہ کر دینا اول یہ کہ شدت
 ضعف ہو اور میرے طاقت ان چیزوں کی طرف توجہ کی ہی نہیں دوسری یہ کہ اس امر میں
 توجہ مصلحت زمانہ کے بالکل خلاف ہو تیسری یہ کہ اور بہت اٹھ کے بندے اس کے مقابلہ کر گئے
 میں باقی رہے اور وہ بات ایک یہ کہ فرماتے ہیں بموجب خواب کسی شخص کے کہ علما و ربوبین
 کے علما و زمین سے افضل میں سبحان اللہ چنانچہ بڑی بات شیخ عبدالرحمن سراج نے نہیں ہر
 منصب اعتبار تمام کیا اس میں ہر میں صغیر اور کبیر سوائے مخالف انکی دیانت کے قابل نہ
 اسے پہلے سید عبداللہ مرغنی جو منشی تھے انکی دیانت وامانت ہی ضرب الشمل ہو اور اکثر علما و حکماء
 بیان موجود ہیں کہ بعض غیر صالحین ہی یہاں موجود ہیں بعض کی خطا سے اکثر کے حق میں
 بدگمان ہونا نشان مسلم کی نہیں دوسرے یہ کہ زمانے میں کہ مسجد اہرام میں ایک عالم نابینا سے ہوا
 کا حال پوچھا گیا انھوں نے کہا بدعت و حرام (شاید دنیاوی مولوی محمد انصاری سہا پوری) ہوا
 جو توجہ سے نام نہانچا نہیں لیا کہ اوکو کو کاہر صغیر و کبیر اہل علم سے برا کہتا ہے یا اور کوئی ایسا اذہا
 عقل اور دنیا کا بہرہ گاہ سبحان اللہ خواب ایک مہبول شخص سے دیوبند کے علما و زمین کے
 علما سے افضل تھیں ہو یا ایک دنیاوی کے اندھے کے کہنے سے جو حقیقت میں وہ عقل

ہی اندھا ہو کر رو بہت اور حرام ٹھہر جائے۔ اسپر مجھے ایک نقل یاد آئی کہ مداری فقہوں میں کہ
 اکثر انھیں کے رند و بد مذہب ہوتے ہیں گو شاؤ و ناو بعض انھیں کے اچھے بھی ہوں ایک اپنے
 رند کو کہتا تھا کہ بعد کچھ خدمت کے تجھے ایک نکتہ فقہی کا بتاؤ لگا بعد چند مدت کے اسنے خدمت
 کر کے جو وہ نکتہ پوچھا تو کہا کہ مولیٰ۔ محمد۔ مدار قیون کے اول میں ہم ہر اور سہین اشارہ
 ہو کہ قیون کا درجہ ایک ہی رہا دوسرا نکتہ تجھے بعد اور کچھ خدمت کے بتاؤ لگا بعد کچھ مدت اور
 اسنے خدمت کے جو دوسرا نکتہ پوچھا تو کہا کہ مکہ۔ مدینہ۔ مکنین پور قیون کے اول میں ہم
 ہر اور سہین اشارہ ہو کہ یہ قیون آپس میں ہر ایک اس رند نے کہ مدینہ کو مکنین پور کے برابر بتلایا
 بتا حضرت مع بنوئے ہر کہ آمد برآن مزید کرو۔ دیوبند کو کہ مدینہ و دوزن سے افضل شہر ہے
 کیون نہوشا باش۔ ابن کارا تو آید و مردان چنین گفتند۔ اور دوسری بات یہ کہ ہر ایک قاضی
 میں انوار ساطع کے جواب میں کوئی فقرہ نہو گا کہ اس کے مصنف کو حرام کلمات فحش سے یاد
 نہ کرتے ہوں اسپر مجھے دوسری نقل یاد آئی کہ جامع مسجد کے شہدے کہ مذہب اور گالی گلوچ
 ہو کہ میں شہدین نہیں ہو ایک کی سمیت کا جہنم حال سنا تو معلوم ہوا کہ اس کے رشد نے وقت بہت
 لینے کے یہ کہا تھا کہ سن بے جا کہیں گالی گلوچ کیجو پر کا فلام سے رکھو نہ کہ یہ مضمون میری
 سہرہ میں نہ آیا ہے انکے ایک تہرے پوچھا کہ اس قول کے کیا سے نہیں کہا کاف سے راو کا ز
 گستاخ اور لام سے لعنت کرنا سبحان اللہ جامع مسجد کے شہدے کا فہمے اور لغتی کہنے کو ایسا برا
 سمجھیں اور ہر ایک قاضی کے مصنف انوار ساطع کے مصنف کو مشرک اور کافر بتلا دیں۔
 بعض جگہ بعض چیزیں مشہور ہیں جیسی سہری سہری کرانہ اور نا تو سب کے رہنے والے مولوی
 قاسم اور مولوی یعقوب وغیرہ تھے غوست میں مشہور ہو کہ عوام صحیح کو اٹھا نام ہی نہیں لیتے
 کرانہ کو میریوں والا شہر اور نا تو کو میریوں شہر کہتے ہیں اور کرسی اور کا ندہ اور انہیہ جو حق میں

مشہور ہیں اور ان بستیوں کے اٹالی ہیں کہ نہ کچھ تاثر ہوتے ہیں میری بستی کی تاثیر میرے
میں یہ ہوتی کہ ایسا زائد خواست نہ کیا اللہ تعالیٰ مولوی خلیل احمد کو اپنی بستی
کے خواص سے بچا دے اور حضرت مولوی غلام دستگیر صاحب

کو ان کے رو میں جزائے خیر عطا فرماوے آمین ثم آمین
العبد محمد رحمت اللہ بن خلیل الرحمن غفر لہم اللہ ان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عربی رسالہ جناب مولوی غلام دستگیر صاحب قصوری کا جواب میں براہین قاطعہ کے
من اولہا الی آخر جناب مولوی رحمت اللہ صاحب نے سنا اور میں نے سنایا ہے
کے بعد آپ نے اس کے مضامین کی تائید میں تقریر فرمواں والا اپنی زبان فیض بیان
سے زمانی اور اس کے اخیر میں اپنی مہر کرائی۔ العبد حضرت نور

مدرس اول مدرسہ ہند پر مکیہ۔ تحریر انا و ذلقد و شکر
حضرت نور

اردو رسالہ جو عربی رسالہ کا ضمیر ہے جواب میں براہین قاطعہ کے تصنیف جناب
مولوی غلام دستگیر صاحب قصوری من اولہا الی آخر جناب مولوی رحمت اللہ صاحب
نے سنا اور اس حق نے سنایا اور بعد سننے کے اس کے مضامین کی تائید میں
اپنی زبان فیض بیان سے یہ تقریر فرمواں والا زمانی اور اس کے

اخیر میں اپنی مہر ثبت کرائی۔ فقط

العبد عبد الجان مخی عز مدرس دوم مدرسہ ہند واقعہ مظہر تعلیم خور

اب بھی کوئی مسلمان ایمان نہ رکھ حقیقت کے گمان سے انکی تروریہ و ظلمینان سے غافل
نہاں رہے تو یہیں اتنا ہی پڑھ دینا کافی و دانی ہذا بصا و من ربکم فیما انصروا ظلمتہ

من عی غلیہا و ما انا علیکم بحفیظہ

اتحاد جماعہ اکثر ناظرین نے نہ تو تقدیس الوکیل کی صورت دیکھی ہو اور نہ رشید و خلیل کی
صورت ملاحظہ کی لہذا ہم بیان بدایہ ضرورت ہمیں ایک اور نسخہ بتلائیں اسے فکر و غور
سے دیکھ بھال کر ہر ایک انسان چونکہ رہیگا قربانی کے یا جوج ماجوج کے سران اقتدار سے
نمایا نہ خسارت ایمان ہرگز نہ سہیگا و باللہ التوفیق دھون خیر الہ بنیق

غلام محمد کے نامی گرامی رسالہ استقار کے سہ پر قاضی رحمت اللہ جی کی تائید ثبت
ہو و دین وہ خود آپ کو اہل سنت و جماعت مقرر فرما رہے ہیں اسکا تو تعجب ہی نہیں ہر مہر ہی
ایک مشہور مضمون کو سننے پر آپ سے سوزون کر کے کہے دیتے ہیں۔

اقاضی چو لاف مینلی از پاکدہ اسی
بر شکر تو این ہمدون خراب جیبت

بڑی حیرت انگیز بات تو یہ ہے جو سپین فرما رہے ہیں ملا در ایسے سلسلہ غیبی پر ناظر راہ حق علیہم
قرالہ دین صاحب ساکن بڑوہ کی تالیف شدہ پر تمام شہرہ ست کے علماء و مشائخین کی تصحیح
و مواہر ثبت ہو اور بعض اہل نادیر کی تصحیح موجود اور جو انکار کرتا ہو وہ خارج سنت و جماعت ہی
انتہی۔ بیان پر صاحب کا شعر۔

زمانی بصاحب نظران جو ہر خود را
عیسی ستوان گشت بصدیق خرسند

تو کہنا بجایو پھر کیا انھوں کا یہ کلام پڑھنا بھی خطا ہو کہ۔

صاحب دو چیز می شکند قدر شعر را۔
تسین سو ثوف و سکوت سن شناس

اقاضی جی نے پوری طاقت صرف کر دی اور بیحدور لگا دیلچہ ناظر راہ حق سے مستدال
زمانہ باقی کتب دنیہ سے سوئے پھر اگر جو اور سرچکے گو با اپنے عند میں اقامت و ایل کا حق ادا کر چکے
و ایسی بیماری اور طبع کامی کی قدر اور اعتبار ہی تو تب ہی ممکن و قابل ترویج تھی کہ

حکیم قرالدین صاحب گنگوہ اور دیوبند سے ہی مقامات چند اور ہر سہ سے تا مبلغ فضل
 کا سرمایہ غیر محدود باقی رہا تا مگر قاضی جی کٹر پٹ جلدی سے کھلو اپنی بازی گندی ہو گئی
 اپنے بڑی غلطی کھائی جو ساکن بڑوہ کی قید لگائی اتنا ذمے لے تو اور نئے طور پر ملا
 حقیقہ میں یہی سما جائے غیر مضنی یا مضنی وقت قاضی تائید لکھتے وقت شاید حکماء و ائمہ
 میں آپ کے سامنے فری ہو گا اس حجت سے کہ کھائی آپ کا تصور نہیں ہو گا منہ
 ہو لیکن اب پھر سے موضوع کھلو اور جان پہچان کر لو کہ یہ وہ حکیم قرالدین صاحب ہیں
 جنہوں نے ہمارے مشہور زبان زد زبان دور آپ کو نہ ڈر جن میں سے پورے
 اوصی کوڑی میں ایک کم علیا و اوٹلو اسی بحث کے لئے بڑوہ بول لایا
 اور رات کو شجرہ کھلایا علی الصباح اکی بری منگ تہنیں بن اسے بری منگ دیا اور
 چوٹو میان کے گھر کا راستہ بتایا اگر ار مشہور صبح ہو اور پھر نالہ کی عبارت کا وہی
 جو جن شاسان سامی نے اضرع کر کے قرار دے لیا تو اب چند سے فن غفی و اصل
 فاجوہ علی اللہ ہو گزرو ملت انتصو بعد ظلم فارلشک ما علیہم من سبیل پر کار بندی
 میں کوئی جرح نہیں ہو لہذا معروفہ کو گوش حق پوش سے اصفا کر کے قصا کیے
 حکیم جی کا شطرنج کی برومات میں فیض اوقات صلوات کرنا تو معلوم ہو گا اور
 آپ کی عکسی تصویر تعلق پیرایہ میں مختلف مقامات کے دیواروں پر اور زبان بھی ملاحظہ
 کی ہوگی مگر اس بار ایک خاص اجلاس میں کتیا کو پاس سے ہوئے انگریزی ٹولی
 زیب سراور کوٹ پٹون کے لباس میں جو تصور کھینچائی ہے اور ایسی حالت میں
 ڈاٹھی کی پی غالباً جسے فریج کٹ کہا کرتے ہیں اس قرینہ سے صفائی ہو اس پیکر پاک
 کو ایک پٹے میں لکھ رکھے اور مقابل کے پٹے میں آپ کے کلام باہت نظام کو دہر دیکھے

بروز کیفیت انجمن اسلام بڑوہ بابت ۱۹۹۵ء کے صفحہ ۱۶ پر اشارہ فرماتے ہیں

عالم کو گر عمل نہیں جاہل ہو خیر	کشتی ہر ایک شکستہ مکان ہو بندر
تصور ہو بل ہو کہ جو ہے ہو ہے اثر	گر راست ہو چہ ہو تو ہو خار ہو ہر ہر

عالم نہیں ہو کہ مستعدی مرض ہے وہ	
مضمون کفر و ظلم کا خالص غرض ہے وہ	

مغیرم اسکے فعل سے ہوتا ہر صاف حال	یہ رو کہ زبان ہو و لہن ہو قتل و قاتل
ہر گنگوہ کی جاہل رہے علم کو مجال	جسکا جواب کہ نہیں سنے اگر سوال

انسان اپنے نفس پر کامل بصیر ہے	
یہ سوراقتا کی ظاہر نظیر ہے	

ہاں میض نے کہا ہو جو عالم ہو چل	رکھ فعل سے اس کے غرض قتل ہو چل
لیکن یہ بات کہتی ہو مخصوص کیا محل	تعلیم یا قوت کے لئے ہو یہ ایک مثل

دیوار پر لکھی ہو نصیحت تو مان لے	
عالم جو بے عمل ہو اسے خاک جان لے	

پس اہل انجمن نے کیا سوچ کیا خیال	انگے تھے اہل علم بڑوہ میں بمثال
جنگو علوم دین محمد میں تھا کمال	پر ہو گیا ہو اتو زمانہ کا اور حال

تعلیم علم دین ہو نہ قرآن کا شوق ہے	
پٹون و کوٹ کرکٹ دہو مل سے ذوق ہے	

قاضی جی حضور والا کی اسی حیرتناک نوٹو گراف اور ان کلام پاک و صاف کا انصاف
 آپ ہی پر چھوڑا جا تا جو اما از انجا کہ یہ عوارض ذاتی سے بحث ہو جسے صحابیان تہذیبیت

بہت ہی ناپسند کرتے ہیں اس سے پہلے ہی کہ حکیم جی کا علمی سرمایہ ملاحظہ فرمائیے جت
آپ اپنے ایک قبلہ پر خط میں تحریر کر رہے ہیں وہ ہذا

جناب قبلہ محمد رحیم صاحب دینی ستر

پر زادہ علی میاں صاحب مجھے مسئلہ پوچھا تھا اور کہا تھا کہ آپ تحریر کر کے روانہ کر دے گا تو
بڑی ہیرانی ہو گئی صورت مسئلہ کی یہ کہ اگر مسئلہ کو یقین ہو کہ نماز صبح کی ایک رکعت ہی
جماعت کے ساتھ ماتہ آئیگی سنت صبح کی پڑھ لی اور جماعت میں شامل ہو جاوے اور اگر
ایک رکعت کے لئے کا یقین ہو تو سنت کو ترک کرے اور جماعت میں شامل ہو جاوے اور
آفتاب خوب روشن ہونے کے بعد سنت کی قضا کرے اور افضل یہی ہو اور قضا سنت کی
آفتاب نکلنے کے پہلے درست نہیں ہو اور یہ سنت کی قضا اس واسطے ہو کہ حضرت رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنت قضا پڑھی ہو لیلۃ العرس میں یہ مضمون شرح وقایہ کا ہو اور
عبارت اور کسی پر ہو دیو تک سنۃ الفجر ویقتدی من لایدرکہ فان فانت بدون
الغرض لایقضى قبل طلوع الشمس فیقضى السنۃ بعد طلوع الشمس الى
الزوال عند محمد رحمہ اللہ -

السید خادم الطلۃ قمر الدین عفی عنہ
اس قطعی حکم میں لیلۃ العرس اور شرع وقایہ لفظی فاش خطائین قلم مجاز قرآن سے غلط
قرآن میں حکید ہو میں اسکا چند ان اندیشہ نہیں ہے مگر خطائے معنوی جو حضور سے سرزد
ہوئی وہ تو انما بان فی پرورش و سہر بن ہے کیا اس میں بھی مصالحتہ نہیں ہوتا؟

پہلے یہ میں ہو چکا عند محمد رحمہ اللہ تعالیٰ یقضیہا الى الزوال لان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قضا ہا بعد ارتفاع الشمس غدا لیلۃ المتحریرین لہما
ان الا فضل فی السنۃ ان لایقضى الاختصاص القضا بالواجب والحديث ورد

فی قضاہا تبعاً للفرض بقی ما وراہ علی الاصل اور علامہ محمد کے بھی مستند
مولوی عبدالحی صاحب کے مجموعۃ الفتاویٰ جلد اول میں ہے کہ

سوال سنت فجر اگر بغیر وقت شمول جماعت ترک شود پس اولے ان قبل
از طلوع آفتاب ہا اگر بہت جاہز بہت واند بیۃ الزجر واند ہو المصوب

از حدیث قیس خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاقیمت المصلوۃ فصلیت معہ
الصبح ثم انصرف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فوجد فی اصلی فقال مہلا قیاس
اصلاً فان قلت انی لہ اکن رکعت رکعتی الفجر قال فلا ذن انتہی اخر حجة الترمذی
وابن ماجہ وغیرہما عدم کراہت ثابت و ضعف سنادش چنانکہ ترمذی وغیرہ بیان کردہ
ہست زید درجہ ہست کہ مسقط احتیاج باشد لیکن حنفیہ بسبب تقریر اصولی حکم کراہت یہ ہند
یعنی در عمدۃ القاری شرح صبح بخاری میں یہ قیاس استقرت القاعدة ان یلایح
ان انقار ضاحل الحاضر متاخر او قد ورد النہی فی احادیث کثیرۃ انتہی

اور پھر مجموعۃ الفتاویٰ جلد اول میں ہے کہ استفتا رب ما یقول العلماء
فی هذه المسئلة ذکر فی کتب الاضاف قاطبۃ لایقضى سنۃ الفجر الا اذا فانت
مع الفجر فیقضیہا تبعاً للقضاۃ قبل الزوال واما اذا فانت وحده فلا تقضى قبل
طلوع الشمس بالاجماع لکراہۃ النفل بعد الصبح والاصل فیہ قولہ علیہ السلام
لا صلوة بعد الصبح حتی تطلع الشمس ولا صلوة بعد العصر حتی تغرب الشمس
رواہ ابو داؤد و لکن یعارضہ ما روی قیس بن عمر رآی رسول اللہ صلا یصل
بعد صلوة الصبح رکعتین فقال صلوة الصبح رکعتین فقال الرجل انی لکن
صلیت الركعتین اللتین قبلہما فصلیہما الان فکت رسول اللہ رواہ ابو داؤد

فما وجه التوفيق ورفع التعارض - بينا وتوجروا - هو المصوب - لا شك في
 صحة الاحاديث التي وردت بالمنع عن الصلوة بعد طلوع الفجر حتى
 تطلع الشمس وبعد العصر حتى تقرب من الطلوع على ما في الصحيحين وغيرهما
 وكذا لا شبهة في كون الحديث الدال على جواز اداء سنة الفجر بعد صلاة الفجر
 قبل طلوع الشمس محتجابه الا ان اصحابنا لما اختلفوا في الاصول ان النص للبيع
 والمحرّم اذا تعارض اقدم المحرم وان القول مقدم على الفعل والتقرير حكمه
 هنا بالمنع عمدا باحاديث النهي العامة القولية المحرمة وكذا قال العيني في
 النهاية شرح العمالية بعد ذكر التعارضين ان البيع والمحاظ اذا تعارضا
 جعل الماحظ متاخرا وقد ورد النهي في كثير من الاحاديث انتهى - اس
 بيان سے حکیم جی کی نقابت کا اندازہ کرنے کاظمہ راہ حق کا نام نہیں لیجئے مجھے تو برا تعجب
 رہے کہ آپ کے حکیم جی جو صنیفہ شرب کے ہو کر محمد کے مذہب میں کیوں شامل ہو گئے
 خیر اسے بھی جانے دیجئے اور ایک یا ماجر جی اسن لیجئے

امام الشکرین غلام محمد کے بھی سقند مولوی حقانی نے مقدمہ تفسیر حقانی میں
 لکھا ہے یورپ میں ملک کے ملک ایسے پیدین و ملحد ہو گئے کہ جو خدا اور خدا کی باتوں
 پر قبہ اڑاتے ہیں جکا اثر ہندوستان میں بھی بولوس ہندو سید احمد خان بہادر
 کے ذریعہ سے نوجوان انگریزی خواتون میں پھوٹا اور شراب خواہی و زمانے از حد رواج
 پایا احمد اسین ہر سید احمد خان کی تفسیر ملاحظہ فرمائیجئے کہ حبسین یورپ کے ملحدوں کی
 تقلید کر کے قرآن مجید کو بالکل محرف کر دیا جو خرق عادات اور معجزات اہل اہل اور ملاکہ اور
 جن و شیطان و نہای جنت اور عقوبات و دوزخ کا محض انکار جو اور پیغمبر علیہ السلام

کی وحی کو محض وہانہ خیال بتایا ہے اور وجود اور اثر و عبادت وغیرہ بہت امور مخصوصہ پر محکم
 کیا ہے اور اسی میں ہر تفسیر قرآن سید احمد خان دہلوی کی ہنوز ناہام ہر اس شخص نے اپنے
 خیالات باطلہ کو کہ جو طحیدین یورپ کے حاصل کئے اور جنکی اتباع کا نام انکے نزدیک
 ترقی قومی اور فلاح اسلام جو روح کیا ہے دراصل یہ کتاب تحریف قرآن جو تفسیر خان صاحب

سپاہوں کی مینا کی اور اسکا دل و جہ سے تمام ہندوستان کے علماء نے تکفیر کا فتویٰ دیا ہے
 مگر جو نگہ وہ اور انکی ذریعہ جنت و دوزخ کے سنگ اور الہامی باتوں کو منسوختہ ہیں اس لئے اس
 کفر کی بھی کچھ پروا نہیں کرتے بلکہ مضحکہ اڑاتے ہیں الہامی باتوں کو منسوخ کیا ہے
 انجین مولوی حقانی صاحب کے ایک لکچر کی عبارت رسالہ رومیہ و ترجمہ راجہ راجہ
 بیگ دہلوی مطبعہ مطبعہ جتانی دہلی یہاں پر نقل کر دیا بھی خالی از فوائد نہیں آپ کا
 ارشاد صدق بنیاد ہے - سیدہ اگرچہ ہم ہی مسلمانوں میں ایک پرانے معزز شخص ہیں
 مگر زمانے کی تیرنگیوں اور تیرہین صدی کے اڑنے نئے نئے رواج و مصلح قوم پیدا
 کر دئے پھر تو وہ تھے اور انکے ہاتھ صاف کر لیا ہندوستان میں پر دہی اور منیم اسلام
 سہا سیدے ترمیم تو کیا بلکہ پرانے اسلام کو جسے گرا کر ایک نئے اسلام کی بنیاد ڈالی
 اور اسکے حد و کو وسیع کر دکھایا کہ اسلام قدیم میں جو مسلمانوں کو محمد صلی اللہ علیہ
 وسلم سے پہنچا ہے انیا کو تو کیا ایک نبی کو ہی نہ لے کتب آسمانی تو کیا ایک کتاب کا ہی انکار
 کرے وہ قطعاً دائرہ اسلام سے خارج قرآن مجید کی متعدد آیتیں اور بشمار صحیح احادیث
 صاف صاف کہہ رہی ہیں کہ ان باتوں میں ایک کا بھی منکر جنہی جو جو خالد امجد احمد میں ملے گی
 سید کے اسلام میں ہندو عیسائی و ہرے بت پرست سب داخل ہیں اور جنت کے
 مستحق ہیں پھر اسلام جدید کے بموجب سیدے تفسیر میں مغربی فلاسفہ و ان کے خیالات

بجھانے اور اصلی معانی کو دھکے دے دیکر باہر نکالنے میں جو کوشش کی وہ اسلام عہد کے پیرائے کے نزدیک قابل شکوہی جو اسکے بعد سے ایک اور بھاری کام کیا وہی جنت و نزع ملائکہ بلکہ خدا اور نبی کے لفظ کو تو ایمان لانے کے قابل قرار دیا مگر ان کے معنی بدل دئے تھے نبوت جس کا کسی پر فائز نہیں جو معجزہ اور خرق عادت کے محتاج نہیں نیا جبریل نے ملائکہ کے قوت و قلیہ بلکہ نیا خدا جو نہ دعا قبول کرنے پر قادر ہے نہ نظام عالم میں چاری کرنے کے بعد ذیل ہی بابت پر پھر جب اصل اصول باتوں میں یہ اختلاف ہو تو روایات و عملیات کی کیا پیشکش ہو اب میں نہیں سمجھتا کہ یہ نئے اسلام کا اپنی اسلام قدیم کے پابندوں کی تعلیم کی کیسی اصلاح ترمیم کر چکا ہے یہ کی تعلیم و تربیت جو سلاز کے بچوں کے حقیقین اور حرمت کی طرح علیحدہ کالج پرستی ہستی جو سب سے نزدیک مسلمانوں کی موجودہ حالت کیلئے کیسی طرح مفید نہیں بلکہ سخت مضرت و خطرناک ہو اس تعلیم کا نتیجہ جو سب سے اول سے بچے کے دونوں صاحبزادوں کے حقیقین ظاہر ہوا یہ وہ ان کے لئے قدرتی نمونہ اور زندہ دلوں کیلئے عبرت ہے سیرت اسلام قدیم کو اگر جو سب سے اسلام کے جنگل میں صاحبزادوں کو بٹھایا مسمیٰ اور نما کے ایک شراب خوری ہو کہ جسے زندہ رہی نہیں کر دیا بلکہ سرکاری ملازمت کے قابل بھی نہیں رکھا بلکہ زندگی سے مایوس کر دیا گیا علیحدہ کالج سب سے ایک گھنٹہ تک اوسمیں و دنیا کی چھوٹی کتابوں کی تعلیم دیکھائی ہو اور ظہر و عصر کے وقت کھیل کو دے کر ریل سے نماز پر مجبور کیا جاتا ہو خواہ بیوقوف ہی کیوں نہ ہو اور اس کے ارکان و شرط سے بھری ہی کیوں نہ ہو مدرستہ المسلمین کہلائیے مستحق ہو سکتا ہو نہیں ہرگز نہیں اور مختصراً و ملخصاً۔

قاضی صاحب صاف فرمایا کہ آپ کو بہت انتظار کرنا پڑا کہ سوق کلام میں یہ مقصود دیکر کہ منوط جواب وہ موقع آگیا جو میں اپنی گزارش پر آپ کے خیال کو متوجہ کر سکوں اور آپ اپنے فیصلہ

اپنے حکم و ارادہ فیصلہ میں سنا میں تب تک آپ کے عالی و حسان کو اپنے قابو میں رکھ سکوں کہ اپنی قوت تخیل کے ایک گوشہ میں حقانی صاحب کی تقریر مسبوقة الذکر کے فقرہ اور تمام بیان مسلسل کے خاص خاص جملہ ضرورتیں کہیں تا انما سے کی ضرورت نہ ہے یہ قوی امید ہے اب آپ اپنے مستند حکیم قمر الدین صاحب کی سنو کہ وہ اسکے برخلاف کیا قیامت قائم کر رہے ہیں جبکہ ایسے سید کو ملک الہیت نے دھرو پایا اور اس کی روح کو دارالجزا کی طرف روانہ فرمایا تو بڑا وہ انجمن اسلام کے بعض مسیروں کی تحریک سے ایک تقریر نامہ لکھے گا موقع آیا جس پر آپ انجمن مستند حکیم صاحب نے انشاء فرمایا ملاحظہ ہو ذرا کیفیت انجمن اسلام بڑا وہ بابت شدہ کہ کثرت پر جوار شاد کرتے ہیں۔

جناب انجمن ستر مسید محمود خان صاحب یساور اوام اجلا۔

ہم اہل انجمن اسلام بڑا وہ گجرات بعد حضرت دافیس صدیدہ جانگاہ آپ کے پیر بزرگ اور مغفور سے استرجاع کرتے ہیں (انما وانا الیہ راجعون) حقا کہ جناب سید احمد خان صاحب مغفور شیریدان بہت بزرگ و صاحب عظمت و جلال تھے اپنے اوصاف حمیدہ اور برکات پسندیدہ میں آپ ہی نظیر و مثال اس امتعال کا بہت بڑا اثر ہوا بیشک یہ اسلام البتہ ہو کہ مسلمان عالم کون و مناد کو بوجہ کل شیء حالاک الا وجہ ایک روز معین ہو اور ان مقررہ پر غمازی اذاجاء اجلہ لایستاقون ساعة ولا یستقدون جام اجل مینا ہو اور باقیات صالحات کو صبر جمی ضروری کر کے رنجیدہ خاطر جینا ہو لیکن بعض کا غم متعلقین شکستہ بال کرتے ہیں اور بعض کا اہل قوم موجودہ حال اور بعض کا غم باعتبار حال و استقبال اور خلاشا ہو یہ وہ کفنی بائند شہید کہ نور اللہ رقدہ بالوا از حرمت و الغفران قسم ثالث سے تھے اور کیوں نہ ہو صاحب اہل اسلام پر گھٹا جہالت اور سبب ہنری کی چھا گئی اور ہر طرف سے صدائیں اوجار اور انجمن کی آگے گھٹیں آدھ و سری تو میں نے یہ بات تحصیل قومی اور

فنون مالی پائے ترقی پر قدم رکھا سید صاحب مغفور کا دل خون ہو گیا سبب کہ ماضی خیر خواہ
 دوم ہاتھ تھے جس میں ہزاروں ہزار وقت مشقت تمام ایدات آسانی و توفیقات ربانی مدرسہ مالی
 گر کے سرکار گورنمنٹ سے بطور انگریز پاس شدہ اسکالرشن کو بشمار سبب لیاقت علمی دینا
 فنی رفت عہدہ ہائے باطنی پر چڑھا دیا اور محنت کو کرسی عدالت اور حکومت پر بٹھا دیا اور
 ہی وہ دریاے محنت اور طہال کی موجیں کو مرار ہماری ہی مدرسہ عالیہ پر پانی گشت زار اہل سنت
 کو ہماری جہود و ان میں کن ابواب اسلام جو چشم بصیرت اور دیدہ غیرت وارکتے میں اونکا مال
 اور فساد بعد نسل ان کے احسان سے سر جھکاتے ہوئے سجدہ استغفار بجالا لینگے۔ ہمارے
 نزدیک تو حدیث شریف ان اللہ عز وجل بعث فی هذه الامة علی الناس کل صالحة من محمد و علیہ
 رواہ ابو داؤد و مصداق اسکی حقیقت ہو یا مجاز ان کی ذات مقدس جو کہ نئے سرے علوم و فنون
 ماضی اور حال کو اہل اسلام میں پھیلا دیا بھی اسان رفت و عزت پر اکثر ساریاے روشن
 اسلام جو چاک دکھائے اور ہماری نظروں میں تابان و درخشان آئے ہیں اسی کتاب سی
 بہت کا پر توڑ انیس کہ غروب ہو گیا جب و در دست باشند تو کو اقتدار تاریکی سچ انکھوں میں
 چھاری تو آپ کے علم و الم کا بیان ہو سکتا ہو آپ کو تائیں صبر تحصیل حاصل نہ آپ جزائے
 صبر جہل سے ناواقف نہیں ہیں اہلک علیہم صلوات من ربہم و رحمۃ اولئک ہم المہتاجین قلہ

حصرنا ناظم مکنون شد رکن قوم	ای بسا درد و آں دیشان برفت
فات او بد صورت ابر مطہر	بر دزارع قطرہ زن باران برفت
بود سبزی و ربانی ایزد	گشت ما بکند اشہ و بقاء برفت
وای گرامی تسلیم بار شد	ظن مبسوط از سر طفلان برفت
از سرتاق رواق آفتاب شد	آن ہمای رحمت و احسان برفت

بہار

بیتا بیعت از اشک شوق	و اورینا چون سر کنعان برفت
باجواب سنا ف و القوم۔ انا	بزمین جہان سید احمد خان برفت

ہاں پر قر الدین صاحب کو صرف دین کے لئے تھکا دینا ضرور ہے دریافت کیے شاید آئندہ
 مسوی سنہ حبیبی یہاں لکھی تحریر کے اور ناجائز اور ترک واجب کے ارتکاب سے باز آئیں۔
 نورانی تفسیر کبیر طہریم علیہ السلام میں زیر آیات عدۃ الشہود و اشاعت شہرہ فی کتاب اللہ
 تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں البعث الشافی فی تفسیر لفظ الدین وجوہ الاول ان الدین تدبیر
 بہ الحساب یقال للکلیں من دان نفسہای حاسبہا والقیم معنایا المستقیم فتفسیر الایۃ
 علی هذا التقدير ذلك الحساب الصمیم المستقیم اقولہم کن حمل هذا للفظ علی التعبد ادلی
 من حمله علی الحساب قال اهل العلم الواجب علی المسلمین بحکم هذه الایۃ ان یعتبرا
 فی بیوعہم و قریبہم و احوال ذکواتہم و سائر احکامہم السنۃ المعیینۃ بالاہلۃ ولا یجوز
 لهم اعتبار السنۃ العجمیۃ والرومیۃ انتہی مگر اس قسم کے معاملہ تو حکیم جی کی نظروں میں کبہ وقعت
 سے دیکھے نہیں جانتے لہذا اور علمہ گذارش کیا چاہتا ہوں جو یہ ہو۔

جناب قاضی صاحب حکیم جی کا یہ مضمون منکشف اجزا کا رکب ہجرت ہو گیا ہو لہذا چھٹا ہفت
 فیصلہ چاہتا ہوں وہ آپ اپنی گورنمنٹ سے عنایت کرنے میں دریغ روا نہ فرمائیں۔ عین بیعت
 از اشک و راق بہ و اورینا چون سر کنعان برفت۔ اس شعر میں خود بشمول کسی غیر کے عیت
 بیعت کے مصداق ہے اور سید کو سر کنعان کا مفہوم ہائے فین فن شاعری دہی تو ان
 بشتانی کے روسے کوٹے دفع کی رعایت منظور فرمائی ہو لیکن آپ تکلیف نہ کیجئے غالباً آپ بھی
 اس کو جسے واقف نہیں ہیں پھر فیصلہ دینا جائز نہیں لہذا رہنے دو علمہ و جہان میں ہر جا لگی
 آپ عروضات ذیل کے فیصلہ دیتے دیتے بھی اگر آئیں تو خوش نصیب اور بڑی غنیمت جائز لگا۔

اولاً کہ حکیم جی نے وہاں سے یہاں تک سوق کلام میں سید کو غما میں رہنا
 کمال سے موصوف فرمایا ہوا اور خصوصاً صدق حدیث ابو داؤد بتایا ہوا واقعی ان مسئلہ
 سے موصوف ہونے کا سید مستحق بتایا نہیں ۔

ثانیاً اگر سنی مخالفانے تو غلام محمد کے مستند مولوی حقانی صاحب دلی تقریر کی
 نسبت کیا خیال قائم کیا جاوے یہ صاف صاف فرما دیجئے ۔
 ثانیاً اگر حکیم جی کو اصل اور قطعاً مستحق نہیں ہوتا تو آپ کے مستند حکیم جی کو کیا سزا دینے
 میں آوے یہ بے لاف و گراف اندر ہوئے انصاف ارشاد کیجئے ۔

رائعاً اور الثمار میں ہر لابس بارشائے شمع اور غیر لکن بکرو الافراطی مدح اللہ
 اور ہدایہ میں ہر المردی عن محمد نضال کل مکرہ حرام انتہی بنا بر روایت و الثمار حکیم جی سید
 کے اس مرتبہ میں غایہ درجہ کے افراط کی وجہ سے بشمول روایت ہدایہ فعل حرام پر تہاب کر کے بجا
 خود سرانی با حصول ثواب واقعی خراب ہوئے یا نہیں ۔

خامساً الخرج الترمذی عن ابی موسی قال سمعت رسول الله صلى الله عليه
 وسلم يقول يا من ميت يموت فيقوم باكيهم فيقول واجبلاد واسيلاه ونحو ذلك
 الا وكل الله به ملكين يلهزانه ويقولان اهكذا كنت واخرج القدرين في التذكرة والسيوطي
 في شرح الصدور عن ابی هذبة ابراهيم بن هذبة قال حدثنا انس بن مالك قال قال
 رسول الله صلى الله عليه وسلم ان العبد للميت اذا وضع في قبره واقعد قال يقول اهله
 واسيلاه واشريفاه واميلاه قال يقول الملك اسمع ما يقولون انت كنت سيداً انت
 كنت اميراً انت كنت شريفاً قال يقول للميت يا ليتني لم يكن في ضغط ضغطة
 فيهما الاصله انتي مزي كما حال تو آپ فرماو گے لیکن سفر جی کا حال ارشاد ہو کر رہا ہے

برائيات عقیده بشرط وجود ملاکہ لہذا نہ کامفہوم اور نہ تلفظ فیہا اصلاً کلام صدق ہونا
 سید کی واسطے ملنے میں کیا کوئی قباحت ہو یا نہیں یا نہ چون جواب باصواب بحوالہ کتاب
 ارشاد ہو ۔

گزارا جا کہ غلام محمد کے مستند حقانی صاحب نے سید کو بولوس فرمایا اور آپ کے حکیم جی
 نے اس سے مجددین بتایا آپ پر انصاف نہیں کر ساد گے وجہ یہ کہ آپ اور غلام محمد دونوں ایک
 بیج جیسے پورے غلام محمد کے مستند کو برائیاں گے اور نہ خود کے مستند حکیم کو بچا دیکھا گے لہذا یہ مقدمہ
 ہم آپ کے وار القضا سے ٹرانس و کر کے خود حکیم جی کے حوالہ کر دیتے ہیں جسے آپ کوئی تصفیہ
 ظہبی کی ضرورت ہی نہیں وہ خود بڑے مدبر اور گہرے دراندیش میں روح واحد کے جسارت
 اور ادائے ستندین میں اندرونی بگاڑ اور خانہ جنگی ہوئی کیسی دین انھوں نے پیش منی کر کے خود
 بزدلی سے لکھ رہا ہو اتنا ہی نہیں وہ بطبع ہو کر شائع ہی ہو گیا ہو ۔

ملاحظہ کیجئے گلدستہ بزم شاوی ص ۱۰۰ پر آپ کا ارشاد بلاغت بنیاد

ماہ شرب کے اشار سے ہوا شش القمر	ای فلک ایسا ہر روشن آسمان آدمی
جس مائل ہو سوی جنس یہ کلمہ ہو ایک	آدمی کو چاہئے ہوش روان آدمی

کیون قاضی جی دہلوی نے اسے دانا را حدائے بس است ۔ آگے آگے آیت نہ لکھ ہو نہ شکایت
 نہ رہی یہ بات کہ ثانی شرف مطلب کا تھا لیکن اہل شر کے نقل سے کونسا مقصود ہو تو وہ
 بھی کہے دیتا ہوں کہ آدھین آپ کے مستند نے مدینہ طیبہ کو شرب فرمایا ہو جو کہا ۔ ماہ شرب کے
 اشارہ سے ہوا شش القمر ۔ اور اس وقت تک حضہ کو اتنا شور نہیں ہو کہ بلدہ پاک سرور خطا کا
 وقبہ انکار کو شرب کہنا سنت مکرمہ و مقبوح موجب توہم و ضج ہو خیاب قاضی القضاۃ دیکھو دلائل کثیرہ
 کی شرح مزید کسانات میں کی رہا ہے ۔

ای در جسد مدینه جسم تو چون جان
در لفظ مدینه نگر از آغاز است

دین تو گرفته قاف تا قاف جهان
مر شوق شد و گرفت دین را به بیان

ایست مدینه کوثر بکنای میایی بر ابر سمت ناباکی کتاب لاجواب وجود المسفرة عن
السع المسفرة من یو ویکوه آن یقال للمدینة یثرب لآن لقوله صلی الله علیه وسلم
من قال للمدینة یثرب فلیست مغفرا لله هی طایفه رواد ابن عازب وقال القطبی فی تفسیره
یثرب اسم رجل من العالقة نزل به الاارض فسموها باسمه قال البزازی فی شرح الطحاوی
یکوه ان یقال للمدینة لثمة یثرب لانه من التثریب وهو التعییر والتوبیخ انتهى
هر چند صاحب وجود مسفرة او بر باد می مدینه طایفه کوثر بکنای کرده که با هر گاه هست ثریب
مین مدینه نقل کرده که هر یک کرده که حرام بر نام محمد صی مروی بر او قصاص است
فرمن حکیم جی مذہب امام محمد کو پسند که چکریه پس بیشک و طایر مذہب مدینه کوثر بکنای مین
حکیم جی حرام کے و کتب ہست جسکی خبر بھی نبوی شک اس بات کا قرآن مجید اور بعض صحیح احادیث
مین مدینه کا تسمیہ یثرب سے معلوم ہو آئندہ عبارتوں سے ناک بر جا و یکجا نقایہ الاثر شرح
خلاصة السیرین بر ماورد فی التنبیل یا اهل یثرب لاسقام لکم فقول بعض
المنافقین وساجا فی بعض الاحادیث تحتها یثرب فقول الصنف عن فک انہی
خلاصة الوفار باخبار **المصطفی** مین بروردی بن شہبہ ضیہ صلی الله علیه
وسلم عن تسمیة المدینة یثرب فلیست مغفرا لله هی طایفه و ما فی الایة حکایة عن المنافقین
ولما قال عیسی بن دینار لما لکی من سماها یثرب کتبت علیہ خطیئة لکن فی الصحیحین
فی حدیث الحجرة ناذ اهل المدینة یثرب دنی و ایل لا اراها الا یثرب و قد یجاب بانہ
قبل انہی انتہی **جانب القلوب الی دیار الحبوب** ص ۱ پر محدث و ملوی ج ۱

نہا

۲۱۳
آمالی ارشاد فرماتے ہیں در حدیث آمدہ ہست ان الله امرنی ان اسمی المدینة طابرة و ترمذ
برورد کار عالم جل جلالہ و ارا کر مدینہ را طابہ نام کنم و از وہب بن منہ آمدہ ہست کہ نام مدینہ در
توسیت طابہ و طیبہ ہست و مذہب امام مالک کہ است کہ ہر کہ زمین مدینہ را بعد م طیب نسبت کند و
باید او را خوش گوید واجب السعد بر گرد و دورا جس کشتہ تا آنکہ تو صبح از وی بوجود آید و پیش
از زبان سادات نشان نبوت مدینہ را یثرب و اثر ببرد زن مسجد یکفقد رسول خدا علیہ افضل الصلوة
و اکملہا با مر الہی عرسمہ اورا طابہ و طیبہ نام کردہ گویند کہ یثرب نام کی از اولاد نوح ہست علیہ السلام کہ
بعد از تفرق قریب اور دین سر زمین مقام گرفت و علمای تاریخ را اختلاف ہست کہ یثرب اسم مدینہ
ہست یا ناحیہ کہ در جانب غربی جبل احد ہست و در مدی عیون کثیر و محل بسیار بود و اکثر علمائین قول را
ترجیح نمودہ و در قضا ئارب بعضیہ جمع سودان ہست و ابن ذہب کہ کہی را اصحاب امام مالک ہست و
قدہ سورقان مدینہ و بعضی دیگر از علمائے روایت کردہ اند کہ مدینہ را یثرب تسمیہ نکند و نتائج بخاری
حدیثی روایت کردہ کہ ہر کہ یکبار یثرب گوید یا کہ از برای طائی و تدارک آن وہ بار بردہ گوید و امام
احمد و ابو یعلی روایت کردہ کہ ہر کہ مدینہ را یثرب گوید یا کہ استفادہ کند نام او طابہ ہست و امثال این روایات
و دیگر نیز آمدہ و وجہ کہ است اشتقاق او است از یثرب تحریک کہ بمعنی فساد ہست یا یثرب بمعنی مواضع و مقامات
آمدہ ہست یا آنکہ وی در اصل چون نام کا زیت تسمیہ این مکان شریف کہ ساحت عرش از عبد شمر کہ
و کفر منفر قمبر است مناسب بود و آنکہ در قرآن مجید واقع شد و اهل یثرب لاسقام لکم از زبان
بعضیہ منافقان ہست کہ در تسمیہ او باین اسم داو نفاق پیدا نمودہ و بعضی اصوات نیز تسمیہ مدینہ بر یثرب
واقع ہست گویند و قیاس پیش از ورود نبی است و بعد عالم و روح البیان مین بر فی الحدیث
من سمی المدینة یثرب فلیست مغفرا لله ہی طیبہ و طایفه و قوله علیہ السلام
حین ان الحجرة ناذ اهل المدینة لا اریها الا یثرب و نحو ذلک من کل ما وقع فی کلامه فقول قبل انہی

وقد اتفق الامام مالك رحمه الله تعالى فيمن قال تربة المدينة ودية بضره ثلاثين رطلا
 وقال ما اوجب الى ضرب عنقه تربة دفن فيها رسول الله صلى الله عليه وسلم بزرعها
 طيبة انتهى مواهب قسطلاني في شرح زرقاني جلد ۲۵۸ من هو خير رحم الله ابا
 احمد بن محمد العربي نحيث قال في قصيدة التتلى اولها - اذا ساحدا لحادى باحاليه
 فليت المطايا فوق حذى تعيق - الاولى باحاليه طيبة للفنى عن تسمية بايثوب
 وانما سميت في القرآن حكاية عن المنافقين - انتهى - پس اگر حکیم جی بھی - ماہ طبرہ کے
 اشارے سے ہوا شمس القمر زمانے تو کیا قباحات ہی لیکن قاضی جی آپ کے سند حکیم جی
 بھی جن تہذیب بڑے بزرگ انفضل العبادات ہئے تو صیف سید الکائنات بھی ایسی طرز سوا ہوتی
 جبین بکرات استفاد کی ضرورت پڑے نہ معلوم لکے معاصی و سبکات کیسے کہہ سکتے ہونگے نال
 اللہ العظیم ان تبارک بفضل الہیم سچ جو ب قلم اغتیا سے گذر جائے اور زبان قابو سے نکلے
 تو لفظ لفظ اور حرف حرف کا طوری ہو اور ہر جا یہ گویا گویا شادی میں مرزا علی صاحب
 کے کلام بلاغت نظام میں ہو۔

گاہ ہوتی ہے پیر کا بے زبان آدمی	منہ میں کیا کیا کرتی ہے زبان آدمی
ایک نقطہ حد سے بڑھ جائے من کل نقصان خبر	یہ زبان آدمی ہے پھر زبان آدمی
اور اسے بھی جانے دو تو وہ من حکیم غلام کار شادی تو بہت سبائی جبین پر شعر بھی ہو۔	
رشتہ کی گھڑی ہو گھر کو پھر ناک ہی دیتی ہو گاہ	شمع ہے ایک خانہ تن میں زبان آدمی
طوائف گستاخ کو اختیار کیا ہوں اور قاضی کے خطاب میں اس شعر کو تکرار کر۔	
اندکی واز تیر گشت و بس تر سیدم	کہ دل آزدہ شوی و رہ سخن بسیار است
با کمال قاضی صاحب کو میرے مذکور کا بالاجہد سوال ہے جو اپنی زیر ہا سی سے حکیم جی	

کے ایک ہی شعر جس مائل ہو بسو سے جبین یہ نکتہ یہ ایک آدمی کو چاہئے ہو قدر دان آدمی
 نے سبک دوش کرو یا یا نہیں حوصلہ تنگ اور حواس و گنگ ہو جاتا غلام محمد اور او کو خیر خواہ ہوں
 اب سید عبدالقادر بن محمد حسن اور قمر الدین حکیم سے تجا و زر کے عمرو سورتی کو بھی صفت
 بہر حق میں لے لیا اور انجین کی تشبیح اور کلام سے استناد کیا تو ہئے بھی بیان کے بھائی
 اور سوچوں سے تو مشورہ نہ لیا مگر مجبوراً سر جان حکیم کی تاج سے الزام دیا انجین تو ایسے
 لوگوں کے ذکر سے شستہ اور مہذب ناظرین کو نفرت آتی ہے اسبابی نہیں کتاب بھی غیر
 ہیون اور بے برکت ہو جاتی ہے۔

حاصل کلام اور خلاصہ مرام یہ کہ جب زمرہ مخالفین نے نبوس سید کو مجددین
 ماننے والی قمر الدین کے کلام سے کام لیا اور انھوں نے قول صاحب -

رسد بر اہل ایمان بیشتر آزار و زحمت
 گزندہ نیست از دندان جز انگشت شہادت

بزرع خود اہل حق کو الزام دیا کہ میں قبول اللہ نے منصب بیاد پر قدم مارنا عنایت بخانا
 پھر بیاد میں دم مارا مگر ہوتا کیا تھا۔

سعادت انبی را کتب ستوان یافت
 کہ رخ از خورش استخوان ہافشود

کما صفتوں تبار رفتہ رفتہ نوبت باین رسید کہ چاروں کی گروں میں جبین فنا و صحن تنگ
 کا تہذیب نہیں جو قطن و دھن کے ذوق سے ہی مدیہی تھا سو نوبت کا تہذیب الیہ آپ وہ میں کہ
 وحشی مدنی کے طور پر مولے سمولی ساہ جبین ساتھے نہیں اور اہل حق کو سستانے سے
 باز آئے نہیں سچ ہے۔

کینہہ قدر چون یا بہ زراستی گذرو
 بیادہ پیشہ کند کمر سے چون زمین شد

ان مختلف او مملوع اور و طیر کے اسباب ضلالت و صاحب جہالات کرد و کچھو چھو چاٹک حافظ کا

کلام یاد آگیا جو فرمایا ہے۔

تاجی الصبر خلعت بادوی الالباب سرعان	وطار العقل از غنی بمعنی الورق زبان
بیای طائر فرخ بیا در خرو و دولت	عسی الایام ان چنین قوما کا لندی کا لدا
ورین خلعت سرتا کی بوی در شست نیم	گے انگشت بروندان گے سر بر سر زانو

ما چار اپنے ضروری مقاصد و بہات بر طرف چوڑ کرادہ ہر دور سے یہ چار ورق ہم ہمینا جوڑ کر مدیہ ناظرین پاک آئین اور تحفہ اولی الالباب کرتا ہوں اور تقاضا دل سہادت کی نیت سے کلام سدی پر خاتمہ کتاب لکھتا ہوں۔

نافیحت بجائے خود کر دیم	روز گاری درین بسر بروم
مگر نیاید گوش رعبت کس	بر سولان بلوغ باشد و بس

خاتمہ کتاب مناظرہ بڑودہ کی مختصر کیفیت و بعد کے بیان میں

ناظرین با نگین اس کیفیت کے ضمن میں ادن خیانات کو بھی ملاحظہ فرمائیں گے جو انسا زمان نے خود کی تجربات میں درج کیں یا اخبارات میں شہرہ آئین جیسے اونکی دیات اور نقابست کا پر اپنا لکھا اور جاچکے بھی دشوار فرمائی پر ظاہر ہو کہ رائیہ اور سورت کے مہرشی نوزن جنہیں تسد رہا کہنا بھی بجایا جو جب رونق افزو بڑودہ ہو کر اپنے ایک ایٹم کے رہاں محل با قوت پورے میں آؤ سکے اور ایکٹ نے طوطا چینی کی کامل وادو دیکر سولوی زین الحق عرف چھٹو میان پر حوالہ کیا بالا خیر جب یہ درد ملت پر بار یاب ہوئے اور غرض حالات کی تب ان بھیج صفات کمال موصوف اور کروٹا عالم طرحہ نکلے ایسے خاندان کے مشہور و معروف صاحب شہادت پر ایک بڑا بوجھ دیا جس پر علی علم نسا اور کیا جو کتبہ درج ذیل ہے

مذہب

ضروری

بخدمت شریف جناب مولانا محمد بشیر الدین خاں صاحب نظام
مغلکراڑہ بڑودہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامد و صلیا و سلم

مولینا بالنفل اولئنا السلام علیکم وعلیٰ علیکم

جناب مولوی غلام محمد صاحب رائیہ ری بیان تشریف لائے ہیں اور بہت ہی قلیل الفرجت میں لہذا جناب مدد و کافشا قلبی ہی ہو کہ دوبارہ سہولت معلومہ بالمشافہ تشفی جانین ہر جا تو انسب و ادلی ہو تاکہ آئندہ طوالت گفتار کی تکالیف شاقہ اور تجربات کے مصائب الاطیلا سے امن حاصل ہو لہذا مستبعد خدشہ ہوں کہ حتی الوسع آج شام تک یا در صورت عدم امکان کل صبح کو نوزد مع ضروریات پیشے کے غریب خانہ پر رونق افزو زبور مومن و مشکور فرما سکے۔ لیکن اشارت تقریر علمی میں کسی طرف سے وہ الفاظ چکا برتاؤ یہاں سے جہاں میں ہوتا ہے کلام میں دلالت باورین۔ والسلام۔ جواب جلد غایت و نائیرنگ۔

المکلف

محمد زین الحق عرف چھٹو مسباں

تاریخ ۱۱ ماہ ذی الحجہ ۱۳۱۰

حبیبہ رفیقہ فیض شہیرہ موصول ہوا تو جواب بلین طور گزراش کیا۔

باسمہ تعالیٰ

بخدمت شریف تسلیم

نوازش تبارہ موصول ہوا کیفیت مندرجہ منہوم ہوئی کل صبح سے آپ کے فرمودہ موجب آپ
دو تھانہ پر محبت ہو گا اس میں کوئی اندیشہ نہیں فقط گنہائش ساسین کا خیال ضرور ملو گا
وہیں۔ شکایت قلیل الفرستی ابھی سے ہونے لگی یہ پیش نظر ہے۔ یہ بحث بعیت مالہ و مال
علیہ ظہور سے ملک اور حضرت کو ضرور رکنا پڑیگا اسکی اگر آپ ذمہ داری فرماویں تو فوراً
نامہ کا مطلب باجمیع مقدمات مندرجہ مقبول ہو واپسی جواب سے ممتاز فرمایا گیا۔ ۱۲ ماہ ۱۳۰۵ھ

محمد بشیر الدین عفی عنہ

اس عرضی کا جواب حسب پائین ارشاد ہوا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ فقیر غلام محمد بن حافظ صادق کی طرف سے جناب مولوی محمد بشیر
صاحب کو جناب کا نواز شہانہ بعرفت جناب زین الحق عرف چھوٹو میان و وصول ہوا اور اسکو
واقف ہوا مناکرہ کے اختتام تک فقیر بیان ٹھہر گیا آپ بفکر رہیں اور جناب نے کل صبح روز
شنبہ تاریخ ۳۰ ذی الحج ۱۳۰۵ کو مناظرہ کیلئے قبول کیا وہ بھی قبول ہو ورنہ فقیر تو ابھی تیار
ہو میں ہی عرض ہو۔ حررہ الحاجی عفیورہ الصمد غلام محمد۔

اپر چھوٹو میان صاحب نے یہ قبولیت لکھی کہ

اس شرط پر ہمارا گفتگو یوں قرار پائی کہ اولاً غلام محمد اپنے رسالہ ازالۃ الارب اور استقامت کی عبارت
مستقلی عنہ کے مطابق کر دکھائے پھر اپنے دعوے سے اسکو موافق کر بتائے اسکے تصدیق کے
واسطے اسی ہفتہ کے روز دو حکم تھے اور اتوار کے روز تیسرے ایک اور احضار کے گئے جنکو نامہ لکھا
اور اسار گرامی قریب میں دیکر ہونگے پہلے روز کا بحث استقامت کے ساتھ پر مولوی محبت علی کی
تائید میں غلام محمد کی پیش کردہ دلیل ترمج بشہادۃ اللہ روز ولہ پر شروع ہوتا ہے

اولاً تو یہ عبارت فتاویٰ قاضیخان میں کہاں ہے یہ نکال دینا غلام محمد کے اعضاء کو قشر

منہ میں ناکافی نہ تھا پھر اس عبارت میں کے لفظ قائلو اکابرنا و فقہائے یہاں کس بات کا شعہ
کہ جواب دینا سکیا کہ موت سے شاید کچھ ہی کم تھا ہے بہتہ ارتقاء میں آپ کا فرمودہ و مولوی
بن علی صاحب کو قتل بہت صحیح ہے اس میں اصح اور صحیح کا تقابل ہو جس میں اصطلاحات
جس سے اکثر اہل بد الہوس کم نصیب ہوا کرتے ہیں اسکی جھڑپ میں جب حضور کا ہوش و نگاہ
اور قافیہ جو اس تنگ ہوا تو قاضی نے یقین جواب پر حکمین کو راضی کر لیا اور قبلی کا لکھا دینا
شروع کیا اگر قبول ہو گیا تو اسکی سیکھا میں چھاپے ملک ہو گیا تھا دعویٰ ایجاب جزئی
اور سلب جزئی کا ہوا سپر دلیل سلب کلی کیا مفید تھی قاضی بچارہ کرتا تو کیا پھر تو پانی کی
عطش اور پیاس کی تپش میں مسجد کے استیصال نے کوئین پاٹ سے وہ مدد مانگی کہ عیاذ باللہ
الغنیہ اس حالت نازک میں انکی صغارت بطنی سے اگر ہل امتلاک کہا جاتا تو شک نہیں کہ بیل
من مذلیہ کی صدا کی آخر کار اندازہ ارصافی کلاک میں چھ سات بار دور و اڑھائی اڑھائی سیر پانی
پیکر اوکنا گئے پیٹ میں کچھ ایسے بھڑکے تھے کہ پانی فی الحال پسینہ ہو کر معطر ہو جایا کرتا تھا باقیہم
عز قریبی بھی دلیل سے دعویٰ اور تنہا ہی دور تھا جتنا وہلی سے کانپو اس روز کا وقت پرورا
ہونے ملک یقین تو ہو گیا یہ کہیر تو تیسری ہے

اسی شام کو مولوی محمود نے توڑاں گلاڑی میں سورت کی مہورت کی ٹھہرائی دوسرے جلسہ

میں صورت نہ دکھائی غلام محمد نے آج کے احاد حکمین سے کچھ مصافحہ کیا اور پنج تن کا واسطہ دیا
ثانی ان حکمین عرب صاحب تو تھے عائد بخد شریف سے پھر مولوی محمود کی تعقیب کرنے سے مانع
کون تھا اتوار کے روز بروقت گواہی ترجمہ تحفۃ البند پر لکھے حاشیہ سے پھر انگریزی ترجمہ سے یہ
عبارت پائین تھا

اما از آنجا که نیکو مزاج کارنگم ہی بر عقول اور طبیعت کا ڈھنگ ہو گا ناگوں سبب و انانی
احمال میں کیا قیامت ڈھانکنا آوے ہو جلاوین باہن خیال حاضرین الوقت سے و شمع و ان
کی گواہین بھی لکھا لیں وہ یہ ہیں۔

العبد
تغیر فقیر سید علی قاضی دستخط جناب مولانا مولوی
بہار و صاحب ہند کے دور کو جو میں قلم خود
کیون حضرت انصاف ہند و شمع و ان کی کارروائی کا اندازہ تو ہو گیا ہو گا اخبار سیاحی و تہ
کیا تحریر کرتے ہیں اور حضرات باد ہو کہ او میں بعض کے عنایت کی طرف اشارہ بھی کیا ہے
کیا تحریر کرتے ہیں اسکو تو آپ دریافت کر لیں گے مگر بالفعل میں ایک گزارش اور بھی درپیش
ہو رہی ہے کہ جناب اصحاب غلام محمد صاحب سے سنئے مانتظار فرمائے۔

مولوی غلام محمد صاحب آپ کو اپنا اقرار تحریری یا دوقیم ہو گا کہ مناظرہ کے اختتام تک فقیر
سبب رہی گا آپ بیگزین میں مجھے اپنے بڑا دھوکا دیا کہ ہنگامی کی صلاح دی اور مناظرہ کا
اختتام یہ معنی ابتدا بھی تو پوری ہونے دی جب خارج از بحث سوالات بھی نہ تھے تو
اپنے صلاح کار اور ساتھیوں نے بڑے صاحب صلاح دی حسین آپ کی دوامی تہذیب کی لکھے
جموعی اشکال سے میں کے صاحب بحث سمو مولوی محمد نے جتنی تظن و عین معنی
نہا و معنی لکھا کہ تہذیب نہیں لیٹے نے اگر آپ کے پیاس کا قیامت کا سا سا نہ تھا نہ مشاہدہ
کر کے طوطا بھی کی تو کیا بد و اتھی جو دم بغیر اللہ من الخیر الایہ بھی تو کلام پاک پر آپ چند سے اور بھی
قیام فرمائے ترک تباہت ہی حوصلہ سجد میں بانی خیر کا دانستہ آپ کی سکرات میں انجیات کا تہا دور
رہے تو کوئی تہذیب سیر ہے کہ تو بالارباب و انی اب جواب بجا میں نہ ہو رہا دیکھ کہ کیا دھرتی جو

نفروائی ٹھہرائی اور ایک آدمی دن میں نادر کی صورت یا دوا کی فرض کیجئے کہ خارج از بحث
کسی قدر سوالات تھے تو پھر اس سے ہر نفرت کیون نادر کے کس مسجد میں گئے آپ کی دست
کی اور آپ کتنی لمبی پیشکری بچا کی کسکے زیر علاج رہے یہ سوالات اصلاً نہ تھے آپ کے
عوارض ذاتی سے بالکل بحث رہتا رہا نہ کسی کی نسبت نا امان دالی امانت گیر کی کوئی تحقیق
چلائی تھی جسے بھلتا میں خارج از بحث سوال کیا جاوے آپ کے غیر خواہ سچے کہ خارج از
بحث سوال تھے پھر آپ تو قبول آپ کے بھٹا کے سرور میں علوم کل اور حاوی کل فنون
میں تھے اندیشہ ہی کیا تھا سوال جو تا جا تا آپ جواب دیتے سچے جانتے حکم خورانی شفقت
سے سبکدوش ہونے کو خاطر خواہ مجبور کرتی لیتے آپ کی بدنامی بھی بالکل نہیں ہوتی
خیر مرید گیا وقت پھر تھکا آتا نہیں کہا جاتا ہو مگر آپ بے غلغلہ اب بھی تشریف لا کر اگر کہہ
ہست عالی کو متوجہ کیجئے گا تو کس قدر بھی سرخروئی حاصل ہوئے بغیر رہے تو ہمارا ذمہ
نہیں کہ یہ تصور نفراوین یہاں آپ کے موند لال کرتے میں کوئی دقت اور حصار کئے دے
نہیں ہیں آپ کے چیلے چائے گلال کے تعال لئے استقبال کو کر کے تہذیب میں اشتیاق
نقا میں جگر خستہ جسم براہ انتظار ہیں۔

تاریخ ۵ ماہ صفر ۱۳۳۱ بمبئی پنج پیار صاحب اپنے پرچہ اخبار جلد ۵ نمبر ۲۰ میں
ایک جائے پر اعلان فرماتے ہیں۔

بڑا دھوکا مناظرہ

مولوی محمد بشیر صاحب اور حافظ مولوی غلام محمد صاحب نادر کی کے مباحثہ کے
بابت ایک بڑے زور شور کا طوار و فقر عالیہ میں موصول ہوا ہے۔ مولوی محمد بشیر کا
یہ عقیدہ ہے کہ رسول خدا صلعم کو علی غیب نہ لکے ہاں تھا اے عاذا للہ حافظ صاحب کا

یہ دعویٰ جو کہ جنتہ خدای تعالیٰ نے رسول پاک کو عنایت فرمایا تھا وہی تھا یہی رسول آئندہ
 بن کر شایع کرونگا۔

بعد وہ پنجت رو بافتضای لایچے کہ اس دراصل کے شیخ کا انتظار ہوا کوئی خاص
 وجہ ہوگی جسکی جیت سے سو قوت رکھا گیا کاش یہ بھی شایع ہو جاتا تو اس مسئلہ کے رسل
 کی رہنمائی کا اندازہ حضرات کسم کی تحریرات سے بخوبی دریافت ہوتا عام اہل اسلام پر یہی
 پوشیدہ نہ رہتا۔

مولوی غلام محمد صاحب یادو کے نیاز مندوں سے ہجرت کارروائی کی کچھ شکایت تھی
 مولوی عبدالجی صاحب امام آف مسجد یولین کی انصرۃ الغیم مطالعہ سے گزری یہ حضرت
 اصلاخ سورت میں من حیث العلم اپنے قوم کے ریشائیل صاحبوں میں زبر کل مانے جاتے
 ہیں اور پراک و درینداروں کی دیانت شعاری تو کچھ مگر ان حضرت نے ہر کہ آمد بران
 از و کو کیا خوب ثابت کیا ہو و ملاحظہ کے قابل ہو۔

ہر چند رسالہ از الازرب میں غلام محمد کا ارشاد بعد حمد و صلوات یہ ہو کہ مولوی بشیر
 بزرگ وی نے اپنے و غلامین کہا کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے علم نام جزئیات
 ماکان و مایکین کا عنایت کیا تھا اور کوئی جزئی اور کوئی ذرہ آنجناب کے علم سے باہر نہ خارج
 نہیں ہو اسی مطلب کی اگر غربی یہ ہے جو انصرۃ التسیم میں بعد حمد و صلوات کے فرماتے
 ہیں قد قمع سمعی غیر مری و طرق الذی دون کورۃ صایعوی من التمزج بین الناس
 و الشقاق ان طائفة منهم زعت ان محمد صلی اللہ علیہ وسلم الذی بعث
 لتام مکامرم الاخلاق قد احاط علیہ جمیع الغیب کلیاتہ و جزئیاتہ من دون
 اعلام اللہ و اظہارہ علیہ و افاضتہ جسکا ترجمہ فیض المبین ہے بقدر ضرورت یہ ہر ایک تفریق

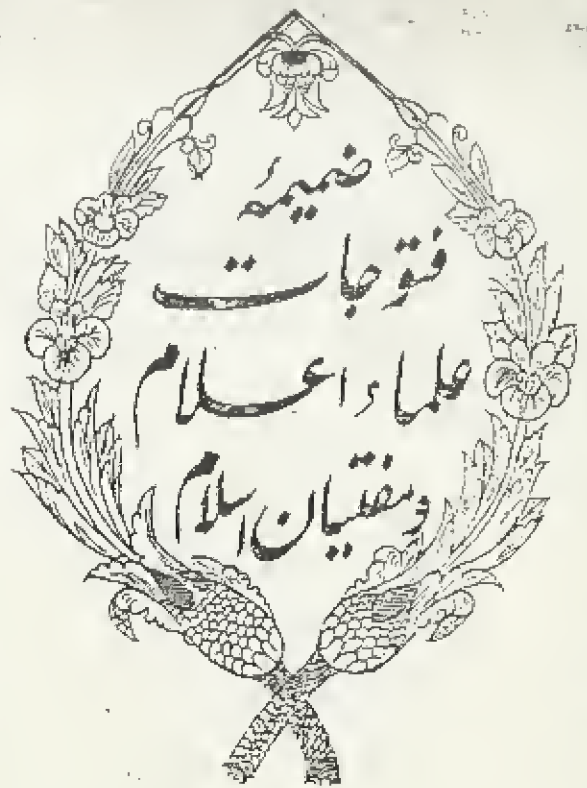
یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو تہم مکامرم اخلاق کیلئے سبوت ہوتے تھے جمیع کلیات اور جزئیات
 کا علم حاوی تھا بدین اسباب کے کہ اللہ سبحانہ آپ کو اوپر مطلع کرے اور آپ پر
 تا فیضان فرماوے اور یہی عربی عبارت میں علم ادب کا خون ناحق چہرہ پایا ہو سکا
 ارک تو طفلان کا فہم خوان کر لینگے۔ بہین ایسی نقیر و قطیر یہ وارو گیر کی کوئی ضرورت
 نہیں ہے لیکن اتنا تو ضرور فرماوے کہ یہ طائفہ آپ کا محض خیالی ہو یا کہ بین اوسکا وجود
 خارج میں بھی قابل نمود ہو اگر ہو تو غلام محمد کی ناقص بیانی اور نہیں ہے تو آپ کے
 مال دیانت کی پوری نشانی ثابت ہے بہین ہر طور رحمت اللہ علی النباش الاول
 کہنے میں کوئی حرج معلوم نہیں ہوتا ہو۔

پھر بھی اتنی گزارش کرے دیتے ہیں عبدالحی صاحب کیا اگر آپ اتنی افترا پر داری
 کرتے تو ابن تیمیہ حرائی یا قاضی شوکانی کی ناخوشنودی کا اندیشہ تھا یا عبد الوہاب بخاری
 کی عدم رضامندی کا خیال اور اب جو یہ پروانہ کام کر لیا تو اسماعیل دہلوی یا صدیق
 قزوی کو خوش آیا یا خرم بلہوری کے عزیز ہو گئے حیف صد حیف جو ٹکڑا تہاری پاکیزہ
 عورت نے بھی ایسی شہی سیرت سے درو کا یہ عمارت آپ کے کلام کی وقت کو غیبت
 و نابود کرنے میں سیرج الاثر اور آپ کے اعتبار کو ضائع کرنے میں پر خطر ہے۔

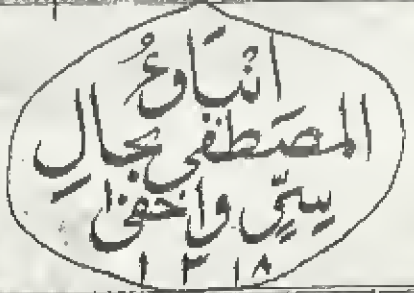
مقام سورت میں کہیں غلام محمد نے عام جلسہ میں کہا تھا کہ بشیر الدین
 درسی کتب میں سے جلاؤں اس کتاب کا ایک صفحہ پڑھو دین تو سو روپیہ انعام دون
 اسکا جواب دینا چند ان ضروری نہیں ہے ہر بھی درگزر کیا جاوے تو صاحب موصوف
 کے ذہن کند ہوتے کا خیال ہو لہذا سو عرض کہ آپ کی عام کتاب کے بدلے ہم ایک
 خاص کتاب کہیں کیجئے حدیث کی مشکوٰۃ المصابیح پہلی کتاب ہے اس کے پہلے باب

کی پہلی فصل کی پہلی حدیث میں خبر جو آپ سے دریافت کیا جائے اور اس کا جواب خواہ وہ
 سے پوچھ کر ہی کیوں نہ ہو اگر آپ کو دین توفیق جواب دس روپیہ انعام ملے گا پھر یہ
 سوالات کا جواب دہلے ہی عشرہ ہفتہ اور قاضی خان کی عبارت جہ سے استفادہ
 پر لکھی ہے وہ خود کے دعوے سے مطابق کر دو تو بیس روپیہ انعام گجراتی اور انگریزی
 ترجمہ تحفۃ البند میں قاضی خان کے حوالے سے جو مضمون نقل کیا ہو اس کی اصل
 عبارت قاضی خان میں دکھا دو تو چالیس روپیہ انعام استفتا کے منسلک عزیز تر
 والی تائید میں قال اللہ تعالیٰ حکایت عن نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم لکھا ہوا ہے
 اس کا مقولہ اور محلی کہاں ہو اس کا جوڑ لگا دو تو ساٹھ روپیہ انعام۔ استفتا کے متعلق
 تمہارے ایک بزرگ نے لکھا ہے کہ۔ ما قالہ الیہب الیہ ہونو فیہ مصیب۔ در شریعت میں
 ثابت نہ کر دیکر انحضرت برہامی علوم جمیع استیادہ ماضیہ مستقبلہ جزئیہ و کلیہ اطلاع و اشت
 الا ما اشار اللہ تعالیٰ کذا حررہ مولانا عبدالحی رحمہ اللہ نقلاً عن عبد محمد اسماعیل عفی عنہ
 فی مجموعۃ الفتاویٰ۔ اس میں الیہب کے کیا معنی ہیں پھر مولانا اصل میں مولانا نے کیا
 اور محمد اسماعیل کا مجموعۃ الفتاویٰ دنیا کے کون سے اقلیم کے کس کس طبیع میں کس کس اہتمام
 سے چھپا ہے اگر یہ تمام بتلا دو تو اسی روپیہ انعام۔ مگر یہ انعام حاصل کر کے تو آپ کے
 خاں ہی سے نہیں دانت میں سے بھی پسینہ ٹپک کر لب تلک ہی نہیں سینہ کے گنبد
 سے نہ کوڑو باد بیکجا بنا علیہ آپ کی آسائش کی خاطر کہتے ہیں کہ مکر م پنجپہا در نے اپنے
 لئے دو خطاب مستطاب تجریر کے ہیں دیکھو ان کے ملفوظات میں حافظ و مولوی
 لام محمد مولویت کو خیر باد کا آخری سلام کہہ دو غافل سب (حافظ صاحب) سب نے
 مرا جازت ہے کہ آپ کے حافظ میں غلط ہو تو کسی اور حافظ سے مگر شرط یہ کہ صادق

یہ سے دریافت بھی کرو اور جلد ہی سے کہنا لو کہ عزیز الرحمن واسطے اسی تائید میں اوی
ایکے بعد فقال تعالیٰ قل لا یعلم الغیب الا اللہ یہ آیت تمام کلام محمد میں کس پارہ اور
نوشی سورت میں واقع ہویم تو نہیں مگر تمہارے باپ حافظ صادق بھی بتلا میں تو
تو مجھے لہیا و سورہ یہ انعام صاحب نصرتہ النعمیم سے بھی کہہ واپ کی کتاب کے سطر پر
رحمت ان محمد صلی اللہ علیہ وسلم تحریر فرمایا ہوا اور غلط نامہ میں سکوت کیا ہوا لہذا اسکا
دفعہ تمامہ متفق علیہ کہ سب سے پہلے دو تو آپ کو بھی سورہ یہ تو نہیں مگر کہ سب والی
سورہ میں لکھا کہ انہم ان ان لم یفعلوا ولینفعلوا فاقولوا انما اتوا بالحق وبقولنا الحق
والحجۃ اعدت للکافرین وعلی اللہ تعالیٰ علی الخیر خلقہ صبر خاتمہ
الانباء و علی المساکین و علی الہ و اصحابہ حمین



فتوای فاضل اجل صنا تصانیف کثیرہ باہرہ و تالیفات شہرہ زاہرہ
 مجدد مائتہ حاضرہ جناب مولانا مولوی محمد احمد رضا خان صابر یلوی
 دام بالفیض القوی مسمی بنام تاجی



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مسئلہ از غول چاند فی جرک موقی بازار رسد بعض علماء سے المسئلت ۲۱ ربیع الاول
 شریف شہاد حضرت علم اکرام اہل سنت اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں کہ پیدر دعوی کتابی کریم
 اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو حق تعالیٰ نے علم عظیم عطا فرمایا ہو دنیا میں جو کہ یہاں اور ہو گا حتی کہ بداء
 الخلق سے لیکر دوزخ و جنت میں داخل ہوا تک کا تمام حال اور اپنی امت کا خیر و شر با تفصیل حاضر
 میں اور جمع اولین و آخرین کو اس طرح ملاحظہ فرماتے ہیں مصلح اپنے کف دست مبارک کو اور اس دوسرے
 کو ثبوت میں آیات و احادیث و اقوال علماء پیش کرتا ہو بلکہ اس عقیدہ کو شرک و کفر کہتا ہو اور کہہ کہ
 وراثتی دعوی کتابی کہ حضور سرور عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کہ نبین جانو حتی کہ انگو اپنے خاتمہ حال
 ہی معلوم نہ تھا اور اپنے اس دعوی کو اثبات میں تقویۃ الایمان کی عبادتیں پیش کرتا ہو اور کہتا ہو
 کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی نسبت یہ عقیدہ کہ آپ کو علم ذاتی تھا خواہ کہ خدا نے عطا فرمایا تھا
 دونوں طرح شرک ہو یہ علماء خرابی کی جناب میں اتنا اس جو کماں دونوں میں کون بر سر حق موقی

یہ مسئلہ مولوی
 محمد امجد علی
 شہرہ زاہرہ
 صابر یلوی
 ص ۳۳۳

ایک بار ہم میں کھڑے ہو کر سو قیامت تک جو کہ ہونے والا ہے اسباب بیان فرما دیا کوئی چیز چھوڑ دے جس پر یاد رہا یا
 دوسرے کو کیا یہ گویا ہی مضمون احمد فرمے نہ تجارتی زمانہ طبری نے ذکر کیا میں حضرت شیخ محمد بن عبد اللہ بن
 قتیبہ سے روایت کیا صحیح بخاری شریف میں حضرت امیر المؤمنین عمر فاروق عظیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 ہو قام فیما للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مقاما فاخبرنا عن بد الخلق حتی دخل اهل
 منازلهم اهل النار فلهم حفظ ذلك من حفظه ونسب من نسبه انکما رسیہ عالم صلی اللہ تعالیٰ
 وسلم فرمے میں کھڑے ہو کر ابتدائے قریش سے لے کر خدیجہ کو حجت و زکوٰۃ و فسخ جائز تک کا حال یہ بیان فرما دیا
 یا رکھا جس پر یاد رکھا اور جو گویا صحیح مسلم شریف میں حضرت عمر فاروق عظیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 تعالیٰ عنہ سے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمے کہ ان کے غروب آفتاب تک خطبہ فرمایا میں نے
 دیکھا کہ ان کے غروب آفتاب تک خطبہ فرمایا میں نے دیکھا کہ ان کے غروب آفتاب تک خطبہ فرمایا میں نے
 ہمسو بیان فرما دیا جو کہ قیامت تک ہونے والا ہے ہم میں زیادہ علم اور ہونے والا ہے یا دراجامع ترمذی شریف
 وغیرہ کتب کثیرہ ائمہ حدیث میں باسانید عیدہ و طرق متنوعہ و صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت
 و حدیث ترمذی کی مسازین جیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا کہ
 عز وجل وضع کفہ بین کفتی فوجدت بردا فاسلمہ بین ثلثی فخلی لی کل شیء و عنہ میں
 اپنے رب عز وجل کو دیکھا اور سنا پناہ دست قدرت میری پشت پر رکھا کہ میرے سینے میں اور کسی شخص کے سینے میں
 اور وقت ہر چیز پر روشن ہو گئی اور میں نے سب کو پہچان لیا امام ترمذی فرماتے ہیں ہذا حدیث حسن
 صحیح سأل محمد بن اسمعیل عن هذا الحديث فقال صحیح یہ حدیث حسن صحیح ہے میں نے
 امام بخاری سے سنا کہ حال پوچھا فرمایا صحیح ہے ابو یوسف میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
 معراج سنائی کہ ہائے زمین پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا فعلت ما فی السموات والارض
 جو کہ آسمانوں اور زمین میں جو سب پر علم میں آگیا شیخ متقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شرح مشکوٰۃ میں اس حدیث
 کو پھر فرماتے ہیں پس کہ ہم جو کہ آسمانوں پر وہ دنیا پر و عبارت بہت از حصول تمامہ علوم جزوی و کلی و
 و احاطہ ان امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور ابن سعد طبقات اور طبری معجم میں مستند صحیح حضرت ابو یوسف رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ اور ابو یوسف و ابن منیع و طبری حضرت ابو درود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی نقد تو کہ رسول
 اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم را بحرک طار جتاحت فی السماء الا ذکر لنا منہ علم ہی علی

علیہ وسلم فرمے میں اس حال پر چھوڑ دیا کہ ہائے زمین کوئی پرندہ یا پتھر یا انسان یا شیہ جیسا کہ علم حضور فرما رہا ہے
 بیان نظر دیا کہ ہم نے ہم الریاض شرح شفقای قاضی غیاثی و شرح زرقاتی الملوہ میں یہ ہذا
 مقبیل لدیان کل شیء تفصیلا قارۃ و اسما الاخری یہ ایک امثال دی ہوا کہ کوئی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 وسلم فرمے چیز بیان فرمادی کہ کسی تفصیلا کہی احوالاً موابہ امام احمد مستطالی میں یہ ولادت ان اللہ
 تعالیٰ قارۃ طلعه علی انید من ذلك والقی علیہ علم الاولین والآخرین کہ شک نہیں کہ احمد رحمۃ
 و حضور کو اس سے زیادہ علم دیا اور تمام اکلون کچھ پر علم حضور پر القا کیا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم طبری
 معجم اور ترمذی میں جو کتاب الفتن اور الوصیہ عیدین حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان اللہ قدر رفع الی دنیا فانا انظر الیہا والی ما ہو کائن
 فیہا الی یوم القیمۃ کائنات انظر الی کفی ہذا جلیلا فان اللہ جللہ لتبیدہ کما جلالہ للنبیین
 من قبلہ مشکک دیک اللہ عز وجل فرمے ہر سائنہ دنیا و مافیہا ہر زمین اور اوپر کہ زمین قیامت تک
 ہونے والا ہے سب کو دیکھا کہ ہر سائنہ ہر زمین میں ہر سائنہ اس سے پہلے کہ دیکھتا ہوں اس سے پہلے کہ سب جو اہل دنیا ہوں
 روشن فرمائی جیسو ہر سائنہ ہر سائنہ کی تہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس حدیث سے روشن کہ سموات و
 ارض اور جہاں زمین اور جہاں قیامت تک ہر گاہ سب کا علم اکلون انبیا و کرم علیہم الصلاۃ والسلام کو ہی عطا ہوا
 اور حضرت عزت عزوجل اس تمام کائنات دیکھ کر کہ ہر سائنہ ہر سائنہ ہر سائنہ ہر سائنہ ہر سائنہ ہر سائنہ ہر سائنہ
 سو کہ تک ارض ہر گاہ تک اس وقت جو کہ ہر سائنہ ہر سائنہ ہر سائنہ ہر سائنہ ہر سائنہ ہر سائنہ ہر سائنہ
 پہلو اس سب کو دیکھا کہ ہر سائنہ ہر سائنہ ہر سائنہ ہر سائنہ ہر سائنہ ہر سائنہ ہر سائنہ ہر سائنہ ہر سائنہ
 و جاست انبیا و سقاہل بسیار گرد و مانی عباد و ملک و کائنات کی حقیقت اتنی ہو کہ ایک پیر کو تو گن و دودہ آپ
 ہی ان حدیث کو شکر کہ کہہ چکا ہوں اور جو کہ کرم و علما و اعلام المؤمنین لای المؤمنین مقبلی و سلم کہتے
 انہو جیسو امام خاتم الصفا جلال الملک والذین سیطی مصنف خصائص کبری و امام شہاب احمد رحمۃ
 مستطالی صاحب کتاب لدنیہ و امام ابو الفضل شہاب ابن جوہری شریع ہر سائنہ ہر سائنہ ہر سائنہ ہر سائنہ ہر سائنہ ہر سائنہ
 انصافی صاحب سیم الریاض شرح شفقای قاضی غیاثی و علامہ محمد بن عبد الباقی زرقانی شریع سواب و غیرہ
 رحمہم اللہ تعالیٰ انھیں شکر کہ کہیں تو نبی ہر سائنہ ہر سائنہ ہر سائنہ ہر سائنہ ہر سائنہ ہر سائنہ ہر سائنہ ہر سائنہ
 امام احمد رحمۃ بن ابی یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں -

عرضت علی امتی با عالمها حسنها و قبیحها میری ساری است از بس اعمال نیک و بد که سائر
پیش کیکی طبری اورضا نماز و من حاتم فیض بن سید رضی الله تعالی عنہ سوادی رسول الله صلی الله
علیه وسلم فراترین عرضت علی اعفی الباریة لیدی هذه المجره حتی لا انا اعرف بالرجل منهم
من احدکم بصاحب رات میری سب است اس مجرہ کو پاس مجیر پیش کیکی سیانک کہ بیشک من او کو
ہر شخص کو اس کو زیادہ چچا تا بن حبیب تم من کوئی پڑوسا بنی کو پچا کو واحد شد رب العالمین امام اہل
سیدی محمد برصیری قدس سرہ و ام القری من فراترین وسع العلین علما و احلا رسول الله صلی الله
تعالی علیہ وسلم کا علم و علم تمام جہان کو محیط ہوا امام ابن حجر مکی او سکی شرح افضل القری من فراترین
لان الله تعالی اطلعہ علی العالم فاعلم علی الاولین والاخرین وماکان وما یكون یہ اسلر
کہ بیشک الله عزوجل فرخندہ قدس صلی الله تعالی علیہ وسلم کو تمام جہان پر اطلاع بخشی تو سب گنوں پچا بن
اور ماکان و ما یكون کا علم حضور کو حاصل ہو گیا امام جلیل قدوة العاشین سیدی نین الدین عراقی
استاذ امام حافظ الشان ابن حجر عسقلانی شرح مہذب میر علامہ خفاجی شیم الریاض من فراترین
انہ صلی الله تعالی علیہ وسلم عرضت علیہ الخلاق من لدن آدم علیہ الصلاۃ والسلام
الی قیام الساعۃ فغروہم کلہم کما علم آدم الامعاء آدم علی الصلاۃ والسلام و لیک قیام قیامت
تک کہ تمام مخلوقات الہی حضور سید عالم صلی الله تعالی علیہ وسلم پر پیش کو گنوں حضور فرجیع مخلوقات گذشتہ
و آیندہ سب کو پچا بن یا محیط آدم علی الصلاۃ والسلام کہ تمام نام سکند و گنوں جو علی علیہ السلام
منہا و می تمیز من فراترین النفوس القدسیۃ ازا تجردت عن العادات الدنیۃ انصلت
بالملاء الاعلی و لیریق لہا احباب فترج و تمیج الکل کالمشاهد پاکیزہ جا من حب بن کے
علائق من سجدہ ہو کہ عالم بالاسو ثمر بن ارکو کہ کوئی پروردہ نہیں رہا ہو کہ چہرہ ایسا کہ ہو سنو بن میر
پاس حاضرین امام ابن الحاج مکی مدظلہ و امام قسطلانی مواہب من زنا بن قسطلانی
قال علما و نلاحہم الله تعالی لا فرق بین موتہ و حیاتہ صلی الله تعالی علیہ وسلم و فشا
لامتدو معرفتہ باحوالہم و بناتہم عزائمہم و خواطہم و فذلک جلی عنہ لاختفاء بہ
بیشک ہمارو علما و کرامہم رحمہم الله تعالی فرمایا جو رسول الله صلی الله تعالی علیہ وسلم کی حالت حیات
و نبوی اور رسالت کی حالت میں کہ فرق نہیں ہو سکتا بن کہ حضور زانی است کہ وہ جسم و بدن ہو کہ

حال او یکی بهریت او یکی بهرادی او یکی در نظر او گویا چنانچه در این سبب چیزین حضور پاسبی روشن
 این چنین اصلا کسب طریقی پوشیدگی بنین بان مان جل جلاله از غیظ کی اگر من جل جلاله و الیه عتیق
 علماء و ربانین و محمد رسول الله کی جناب ارفع من جل جلاله و صلی الله تعالی علیه وسلم شرک کو فدا اند
 شرک کو سودا اند کس کس کو شرک بناد کو تو ایضا ظلم ان الله علیم بذات الصدور و شیخ
 شیخ علماء البند مولانا شیخ مفتی از الله تعالی مرقدہ العظیم مدارج شریف میں فرماتے ہیں ذکر کردن در
 وجود و بفرست بروی صلی الله تعالی علیه وسلم و باش در حال ذکر گویا حاضر پیش خود حالت
 حیات و بی حیات و در استقامت با جلال و تعظیم و سبب و دریا و بدو کی صلی الله تعالی علیه وسلم می بیند و می شنود
 کلام و از یاد او صلی الله تعالی علیه وسلم صفات است صفات الله و یکی از صفات الهی است که نا مجلسین بزرگوار
 بیشتر است شیخ مفتی چرب نبی صلی الله تعالی علیه وسلم کو کہا دو کچھا ذکر کیا گویا فرمایا در جب حضور اقدس
 صلی الله تعالی علیه وسلم کا میں دیکھتا ہوں کیا بدگو کہ رخصایا کا کوئی نار کو گویا کو خود داخل ہونے پر عرض الہی
 نکاح ہونے کا سامنے اس حدیث پاک کی تصور کیونہی کہ اے خداوند کائنات تیرا وہ نام نہ تکن تیرا وہ فانیہ پاک
 او کسی عبارت کو گویا تو سو و کچھ راہوار اگر تو سو و کچھ تیرے تو یقیناً تو کو کچھ جل جلاله و صلی الله
 تعالی علی خیر الدار و دارک و سلم فیہ فرماتے ہیں ہر جہد و ریاست از زمان آدم تا نافر اولی بروی صلی الله تعالی
 علیہ وسلم مختلف ساختہ نامہ احوال و از اول تا آخر معلوم گردید یا زبان خود را نیز از بعضی از ان احوال
 خبر و ادب فرماتے ہیں و هو بکل شیء علیم و وی صلی الله تعالی علیه وسلم دانست ہر چیز از سنوآت و کچھ
 الہی و احکام صفات حق و اسما و افعال و نامہ جامع علم ظاہر و باطن و اول و آخر احاطہ نمود و مصداق خوب
 کل ذی علم علیم شدہ علین الصلوات افضلہا و سن الثبات اتہا و اکملہا شاہ ولی احمد دہلوی فی موضع
 اخر میں فرماتے ہیں فاض علی من جنابہ القدس صلی الله تعالی علیہ وسلم کیفیت ترقی العبدین جلیل
 جلیلہ القدس فیصلی کہ کل شیء کا خبر عن هذا الشہد فی قصۃ اللہ علیہ السلام فی حضور راقب
 صلی الله تعالی علیہ وسلم کی بارگاہ قدس میں ہر جہد و ریاست از زمان آدم تا نافر اولی بروی صلی الله تعالی
 علیہ وسلم کا علم فاض ہوا کہ بندہ اپنی مقام قدس تک کیسے
 ترقی کرتا ہے کہ ہر چیز اور ہر درشن ہر جہد و ریاست از زمان آدم تا نافر اولی بروی صلی الله تعالی علیہ وسلم کا علم فاض ہوا کہ
 بندہ اپنی مقام قدس تک کیسے ترقی کرتا ہے کہ ہر چیز اور ہر درشن ہر جہد و ریاست از زمان آدم تا نافر اولی بروی صلی الله تعالی علیہ وسلم کا علم فاض ہوا کہ
 بندہ اپنی مقام قدس تک کیسے ترقی کرتا ہے کہ ہر چیز اور ہر درشن ہر جہد و ریاست از زمان آدم تا نافر اولی بروی صلی الله تعالی علیہ وسلم کا علم فاض ہوا کہ

تیکہ اوسوقت اوسکے خدام نرم پرغہ ہو کر غواہین اوسکی آتش غضب بھر کا کہانی سوت اپنوں پر بلا نہیں
 سے نصیحت گوش کن جانان کہ از جان دوستر خواہند شدلان بریت مذختر شرمیما را
 اقول قولى هذا واستغفر الله لى ولستار المؤمنین والمؤمنات والصلوات الزاكيات
 والتهنات لاسمات على سيدنا محمد بنى المعصيات مظهر الخفيات على الله
 وصحبه الاكارم السادات والله سبحانه وتعالى
 اعلم وعلمه جل جلاله افرواحكم

محمد عبده المذنب احمد رضا البریلوی
 عفی عنہ محمد بن المصطفی النبی الامی
 صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

محمد بنی خنسی قادیان
 محمد بنی احمد رضا خان

محمد رضا خان قادیان
 محمد عبدالرحمن بن علی



نصیر الدین بن خان

فتویٰ فاضل اجل عالم ايجل محقق علوم عقلیہ دقیق فنون نقلیہ صاحب
 تصانیف شہیرہ جناب لانا مولوی محمد نذیر احمد خان صنار حرم و مقصور
 متوطن رامپور و مدفن احمد آباد گجرات علیہ الرحمۃ والتهنات

بسم الله الرحمن الرحيم

سوال

ما قولکم ایہا العلماء وحکم اللہ تعالیٰ فی ہذا المسئلۃ فرید کہ اگر کسی نے حضرت صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کے علم سے چیزیات و کلیات ماکان و مایکون کا غایت فرمایا ہو اور کوئی شیء کہ
 احاطہ علم و باریہ نہیں ہو جو کہ اس قول سے زید کا فرد و شرک ہو گیا یا تو قول عمر و کا کہ زید شرک و
 کافر ہو گیا حتیٰ کہ یا باطل ہدایت ہو یا ضلالت بیخود ہو جاوے

الجواب هو تعالیٰ الموفق للحق والصواب

زید اس قول سے ہرگز کافر و شرک نہیں ہوا اور قول عمر و کا باطل و ضلال ہے جو علم سے کلیات و جزئیات
 ماکان و مایکون اور اس پر احاطہ ہو گیا تو قول باعطاء اللہ تعالیٰ نہ شرک ہو نہ کفر نہ ضلالت آیات قرآنہ خدا
 نبوی و علماء اہلسنت متبعین مقتیین ثبوت اسکا کہ آئین تفسیر القرآن مطبوعہ مصر جلد ۱۳ میں ہے
 نقل قولہ تعالیٰ ما فرطنا فی الکتاب من شیء و قولہ تعالیٰ و نزلنا علیک القرآن تبیاناً
 لکل شیء کہ فرید مطر کو بعد سے معنی ای کہ میں مجاہد انہما قال یومئذ ما من شیء فی العالم الا
 وھو فی کتاب اللہ فکما اس سے واضح ہو کہ ہر ایک چیز عالم کی کتاب اللہ میں موجود ہو اس سے چند طور پر
 میں دربر عالم محقق کا قول ہی موضوع علی عقلا بغیر لوجود اللہ فی کتاب اللہ اور ۱۳۴ اسی
 جلد ثانی میں ہے و فرید من اسے لایا کلاک و ضریہ لایا کلاک و المشرکات و المنکوحات و
 جمیع ما وقع و يقع فی الکائنات ما یحقق معنی قولہ ما فرطنا فی الکتاب من شیء تفسیر

بسم الله الرحمن الرحيم
 الحمد لله رب العالمين
 والصلاة والسلام على
 سيدنا محمد وعلى
 آله وصحبه
 وسلم
 ما قولكم ايها العلماء
 وحكم الله تعالى في
 هذه المسئلة
 فرید کہ اگر کسی نے
 حضرت صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ
 کے علم سے چیزیات و
 کلیات ماکان و مایکون
 کا غایت فرمایا ہو اور
 کوئی شیء کہ احاطہ علم
 و باریہ نہیں ہو جو کہ
 اس قول سے زید کا فرد
 و شرک ہو گیا یا تو قول
 عمر و کا کہ زید شرک و
 کافر ہو گیا حتیٰ کہ یا
 باطل ہدایت ہو یا ضلالت
 بیخود ہو جاوے

الجواب صحیح والتمول بجمع حرره عبداللہ بن الفضل الہی بخش عفی عنہ
 صدر المدرسین فی المدرستہ ابو العلا فی الواقعۃ فی بلادہ حیدرآباد
 دکن اعاذہ اللہ تعالیٰ عن الشر والفساد والفتن

علم غیب بواسطہ اللہ تعالیٰ کو انبیا کو حاصل ہوتا ہے
 اہل سنت کا یہ عقیدہ ہے کہ انبیا اس بات کو مشکوکین
 الجواب صحیح کتبہ محمد خلیل الرحمن عفی عنہ

دارالعلوم
 محمد الرحمن
 بنہ وکرہ

سائل کا یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ فرما کر دو عالم حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو علم کا کان دیا
 غایت فرمایا تاہرگز مخالفت اصول اسلامی نہیں ہو جیسے جو ان رائدہ ثبوت بیان کو مشکل اور جہالت
 وجود علم کا کان دیا لیکن میں خود کا کافر و مشرک بنانا ضلالت محض ہے اگر کوئی شخص کسی عامی کی
 نسبت یہ کہہ کہ فلاں شخص کو اللہ تعالیٰ نے علم کا کان دیا تو اس قائل کو کاذب
 مغتری منکر و مضل کہیں گے کہ کافر و مشرک نہیں کہہ سکتے جو جانتے کہ محبوبِ بزدلی خاتم الانبیا صلی اللہ
 علیہ وسلم کی نسبت کہنہ والا باہر ثبوت و اثبات محدثین و مفسرین کا کافر و مشرک کہا جاوے اور وہ جانتے
 من شر و انفسا فقط ابراہیمات محمد صیب الرحمن سہارنپور

محمد صیب الرحمن
 قال اللہ تعالیٰ وما کان اللہ یطلعکم علی الغیب ولكن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء
 عنہ محمد رسول اللہ رسول مجتبی من الملائ علی الغیب حضرت کے لئے مسلم ہر اسلام کا قائل موم ہے
 نہیں فقط سید عبدالحمی وسید غلام محی الدین
 جواب صحیب درست ہے
 سید مصطفیٰ قادری

الجواب صحیح بنہ وکرہ اسکندر آبادی ہے کتبہ خواجہ شرف الدین قادری
 مدرس حدیثہ دارالعلوم

الجواب صحیح والمحب مصیب
 کتبہ محمد سکندر عفی عنہ
 ممتاز عفی عنہ
 طالب علم مدرسہ ابراہیمائے قادریہ
 المحب مصیب من انکر فقد ضل وغوی کتبہ سید اعظم علی
 عفی عنہ بطیفیل النبی الحاشی طالب علم
 مدرسہ ابو العلا حیدرآباد

لا یریب ان اللہ تعالیٰ عالم الغیب بالاثبات ولا یعلم الغیب احد سوا اللہ تعالیٰ بعدہ
 المحیث لکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عالم الغیب بواسطہ اللہ تعالیٰ لان اللہ
 تعالیٰ علیہ دلیل قولہ وعلیک السلام تعلمہ وقولہ وما کان لیطلعکم علی الغیب ولكن اللہ
 یجتبی من رسلہ من یشاء وثبت بالآیتین المذکورہ تین اندر رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم متصف بجمع علم الغیب بالعرض الی بواسطہ اللہ تعالیٰ لانا الذات
 فظهر الفرق بین علم اللہ و بین علم رسولہ و ہذا طریقۃ الحق والصواب وموافقۃ
 الکتاب من خالف فقد ضل ضلالا مبینا وغرب عن الحق والصواب کتبہ العبد

ولی محمد خان طالب علم مدرسہ ابو العلا
 عفی عنہ ذنوبہ بطیفیل النبی الامی

اسمیں کو شک نہیں کہ انبیا و عظام علم غیب کو متصف بالعرض ہیں اور خدا تعالیٰ بذاتہ عالم الغیب
 ہے فقیر کہہ کر مطالعہ سے واضح ہوتا ہے کہ انبیا و عظام و اولیاء و ذوی الاثر ام نفوس قدسیہ علم غیب
 سے متصف ہیں اور تفسیر فیض الکرم و سورۃ الہمان سورہی مذکورہ ثابت ہوتا ہے من شاء
 فلیرجع الہا اہل سنت کا یہ مسلک ہے کہ کتبہ تصوف اہل سنت و الجماعت سورہی ہدیہ باب
 بر نور مژدہ کیونکہ ظہری ہم یہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں کجرفت اولیاء کا عین
 الہیہ میں جھکنا وہ نہ تعالیٰ نے اس علم یعنی سورہ باب اور سورہ ناز سے ہار باب کیا ہے چنانچہ سورہ اولیاء

حضرت محمد بن حنفیہ بنی قریظہ بنی سیدہ عبدالقادر بنی لیلی کا ایک شعر نقل کیسے اپنا یہ ثابت کر دیتا ہے۔
 وهو هذا - نظرت الى ملا والله جعنا له على حكم اتصال - آپ فرماؤ میں کو میں میں ملاؤں کر
 مشابہہ کیا طرح کوئی راز کو دیکھ کر ہوئی وہ کچھ لیتا ہوا آپ کو علم غیب میں کس کو شک رہا کہ کون کبسا جو کہ عالم
 بالذات ہیں تاکہ اعتراض وارد ہوئے ہم تو یہی کہتے ہیں کہ جسے وہ رب العزت راضی ہوا اس کو علم میں لائے گا
 کہ وہ جو جنس کیہ و شافعیہ و حنفیہ و مالکیہ کو علم و امتیاز اس امر میں متفق ہیں ہاں البتہ فرقہ و مایہ مجتہدہ اسکا سنا ہے
 کیونکہ ان میں سے ہر ایک فرقہ کو کہ کس شافعی بنوی کر تو میں ہاں لپڑا نہ اعمال کو کیا کہ تو میں اللہ ہم حفاظت میں
 امر بایہ النصاؤں میں یا رب العالمین محمد عبد العالی الرازی فی حقہ و ربہ الاحد عبد الصمد عفی عنہ علیہ السلام

جیشک حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے عالم غیب میں کجاں و کیاں ہم کائنات کو دیا اس کو مگر صرف دنیا پر محدود نہیں اللہ تعالیٰ فی الدنیا والاخرہ میں خداوند تعالیٰ ایسے لوگوں کی صحبت سے بچاؤ کر رہا۔
الفقیہ عبد الرسول محمد بن عبد اللہ عنہما اللہ عنہما ومن والہما یحکومہما

فتویٰ علمای بنگلور

[illegible]

مختصر جو ہر کہ باریت ولادت کرتی ہو کہ اس کا واسطہ انحضرت کو تمام علوم کا کائنات و ماسکون کو تمام حالات
انحضرت پر شکست ہو تو اور اللہ تعالیٰ فرمائی ہو جو کل شیخ عظیم میرزا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر چیز کے
جاننے والے ہیں چنانچہ اس نکتہ کی تفسیر ابتداء مدارج النبوة میں یوں ہو جو ہر کل شیخ عظیم وری
صلی اللہ علیہ وسلم فرماتا ہے ہمہ چیز از شیوات ذات الہی و احکام و صفات حق و اسرار و افعال و آثار و جمیع علوم
ظاہر و باطن و اول و آخر و احاطہ نمود و مینو انحضرت پر تمام علوم اول و آخر کو شکست ہو تو ایسا ہی تفسیر میں بیان
میں میں قرآن شریف میں آیات ہو گی کہ اللہ تعالیٰ انحضرت کو تمام علوم کلیات و جزئیات کا کائنات و ماسکون کو مطلق
فرمایا تھا۔ چنانچہ اسی شریف میں ہے کہ انحضرت فرمایا علمت ہما ما کان و ما سیکون میں شب و صبح میں ایک
قطرہ عرش عظیم کو میری زمین اثر اور اس سبب سے جان لیامیں فرماؤ کہ میرا اور ہر نبی الایہ اور طہرائی کی حدیث ہے
ہو کہ انحضرت فرمایا اللہ تعالیٰ انما انظر الیہا والی ما ہو کا کافی الیوم القیۃ کا ما انظر الیہا والی ما ہو
کسی میری سامنے نہ دیا ایسی جیسی پہلی میری ہاتھ کی دیکھ رہا ہوں و بناظر ان چیزوں کو جو ہا میں ہو ہر بن قیامت
مکہ جیسا کہ دیکھا ہوں میں میری ہاتھ کی پہلی کی طرف تال فی المواہب عن ابی ذر القعدی سے کہنا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مایحک ظاہرنا جبر فی السماء والاذا کو منہ علی الاشکاف ان اللہ تعالیٰ قد اطلعہ
علی الذین من خلک والحق علی علم الاولین والآخرین اور ابو ذر کی حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ ہر مذکر کی حرکت
نیک انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جانتی ہیں جسکے نہیں اس بات میں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس سے زیادہ علم دیا ہو اور ظاہر کیا ہو
آپ کو کہ جو ہر سبب کو کہ علم اور مشکوٰۃ شریف میں داسی اور ترمذی میری برکت علی السموات والارض
الحدیث میں معلوم ہو چکا ہے کہ اگرچہ اساتذہ اور مینوں میں ہو شیخ عبدالحق و طبری اشعۃ اللمعات
ترجمہ مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں یعنی ہر چیز سے زیادہ اس بات سے کہ میں ابو ذر بن جہشہ سے اس حصول تمام علوم جنسی کو
اور احاطہ ان جان بچا میں فرمایا کہ اساتذہ اور مینوں میں ہو ابو ذر لالت کرنا کہ تمام علوم کلیات و جزئیات کو انحضرت
پر شکست ہو تو اور اس حدیث کی شرح میں تفسیر میں ہے کہ سورۃ جنن کا آیت اس میں ہے یا ہر نبی وہی تھا
انحضرت یہ بیان کیا ہو و بہت وابستہ چنانچہ مضمون نعلت علم الاولین والآخرین از مینی غیر معید اسکا
اور گزرا پس احادیث شریفہ سے بات معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ انحضرت کو علوم کلیات و جزئیات کا کائنات و ماسکون
کو رعایت فرمایا ہوا نام مناوی التفسیر شرح جامع الصغیر میں بعد بیان غیب سے فرمایا ہو و قد
اعطی صلی اللہ علیہ وسلم علیہا بعد ذلک لیس اللہ تعالیٰ (غیب سے اپنے حکمت سے و فیہ کو ظاہر کرنا ہو کہ

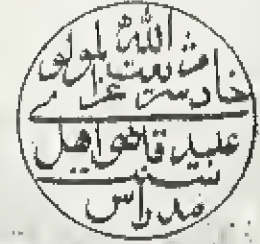
هذا الجواب صحيح كـتبه حكيم سيد محي الدين الحنفی مذهبنا والبنگلو راقامة
 این جواب صحیح است و موافق عقاید اہل سنت و جماعت است کتبه حکیم سید عبد الباقی اسطغنی عنہ سید مدرس
 هذا الجواب صحيح محمد عظیم الدین -
 هذا الجواب صحيح السيد محمود الحنفی مذهبنا والقائمة طريقة والحنن بين اقامته -

فتویٰ علمای مدرس

حامدا لله و صلوا وسلموا علی رسولہ وآلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ اللہ تعالیٰ کل شیء کا علم مطلقاً اقدس
 صیر و ثابت ہو اور فقہاء و محدثین اس پر تصریح کرتے ہیں جو اس کو غیر شرک کہنا باطل ہے جو علم غیب کہ اللہ تعالیٰ جو غیب سے
 جسکو غیر میں ثابت کرنا غیر پوزہ علم غیب بالذات ہے جو اللہ تعالیٰ کی صفت قدیمہ ازلیہ ہے اور ضروری و تغیر و حدوث سے
 بخلاف علم غیب بواسطہ اعلام الہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بعض اوقات میں جو ثابت کردہ صفت قدیمہ
 ازلیہ نہیں اور اس کو ثابت کرنا غیر نہیں کا صریح بدالہام الیافعی فی نشر الحاسن والعلامة ابن حجر المذکی و قتارہ
 وقال العلامة الخفافی فی حاشیة تفسیر البیضا و الخوالی اختص الله تعالیٰ برب من علم الغیب هو
 علمه تفصیلاً ذاقاً و زماناً من غیر واسطہ اصلاً فلا ینافیہ علم بعض الاولیاء و الانبیاء علیہم السلام
 و السلام لہ بواسطہ ذلک الامام من اللہ انفق اللہ علیہ کتب محمود بن صبغۃ اللہ کان اللہ

۱۲۸۶
 محمود

الجواب صحیحہ علیہ اللہ کان اللہ لہ



صحیح الجواب محمد قدس حلیم

فتویٰ علمای علیگڑھ

صورت مذکورہ سوال میں عرو کا زید کو شرک و کفر کہنا باطل ہے جو اس کو سنی کہ زید کو اپنا عقیدہ بیان کیا ہے
 کہ اللہ تعالیٰ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حج اشیا کا علم مطلقاً دیا ہے جو ہرگز شرک نہیں۔ لیکن جو شخص
 مختص بذات باری تعالیٰ جو کہ کسی دوسرے کو واسطہ ثابت کرنا بیشک شرک ہے جسے اشیا کا علم بالذات اور بواسطہ
 نبوت انعمت مختص بذات باری جل جلالہ ہو مگر زید آنحضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا بالذات و بالواسطہ
 عالم حج اشیا ہونا بیان نہیں کیا پس زید کو شرک اور کفر کہنا صحیح اور باطل ہے واللہ اعلم حمید لطف اللہ
 مفتی العبد العالی فی السلطنۃ الاصفیہ
 ۱۱ ربیع الآخر ۱۳۱۵ھ - مقام علیگڑھ

تنبیہ: چونکہ جناب مولوی لطف اللہ صاحب کایہ فتویٰ دستخطی ہے اس پر ہر شخص اس عدم بہر کا جو سبب
 مولوی صاحب نے اپنے خط میں مولوی عبدالرحیم صاحب احمد آبادی کو کہنا ہے وہ درج ذیل کیا جاتا ہے وہ ہونا
 جناب میں۔ آپ کا فتویٰ حیدرآباد و علیگڑھ ہر دو جلی میں میر عباس چیمین دہلی میں اپنی بیاری کا
 علاج کرنے گیا تھا اب علیگڑھ چلا آیا ہوں آج آپ کا فتویٰ دستخط کرنے روانہ کیا ہے میر حیدر آبادی و علیگڑھ
 میر کرنے سے معذور رہا بیاری کی وجہ سے ارسال فتویٰ میں توقف ہو گیا السلام ۱۱ ربیع الثانی ۱۳۱۵ھ
 محمد لطف اللہ از علیگڑھ

فتویٰ علمای کانپور

بسم اللہ الرحمن الرحیم
 فیہ قول و اعتقاد مذکور کہ زید کو شرک نہیں ہے اس کو کہ کفر اکل و جہد اور قطعیت ثابتہ باطلہ شرعیہ کا نام ہے
 اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا عالم انبیاء ہونا اور قطعیت قطعی ثبوت و قطعی الدلالت و ثبوت نہیں و غایتہ
 مافی الباب بعض آیات کریمہ احادیث نبوی علی صاحبہا الف صلوات من نفی علم غیب کی بطور ظاہر ثابت ہوتی ہے جو بعض
 دیگر روایات و ثبوت علم غیب پر جو بعض علماء متکلمین نے انہیں تطبیق یا بیطور دی ہے کہ علم غیب بالذات و بواسطہ تعلیم باری
 عز و جہد اور بواسطہ تعلیم حق ہے اس علم غیب ہر جہی اور نہ ہی ہر بابا علیہا متکلمین اس کسی شخص میں کہ نہیں ہے اور
 اللہ اکبر شرع میں نفی توحید شرعی کی اور توحید شرعی کے سبب عقائد علمای ظاہر و بعض صورتہ اگر کہہ دیں کہ

حواشی و تصدیقات علمای حرم شریفین بر کتب معتبره و مشهوره و ما الله تعالى شرفنا و تعظیما

در صورت عقیده زید
این است و جماعت حضرت پر واضح بود که رساله مذکور در این قلمرو مؤلف خلیل احمد انیسوی و بنیاد
رشید احمد گنگوہی ابن بیت عقائد اہل سنت کے مطابق اور وہ بانیہ جدید کے مطابق درج میں از انجملہ اوست
کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے اور از انجملہ اوسین ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تعلیم الہی علم
غیب باکان و یا سکون نہیں ہو اور آنحضرت کی نسبت ایسا افتقار رکھنا شرک ہے اور شیطان لعین کا علم
آپ کے علم سے زائد ہو اور آپ کا علم اوس سے کم ہے اور از انجملہ اوسین ہے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو سرور شریف کی مجلس کشاکش کے جنم سے مشابہت ہو الی غیر ذلک من العقائد الفاسدہ و الاساک
الکاسدہ جب اس فرقہ رشیدیہ کی اس ائمہ کے غزوات شایع ہوئے تو ہم ہندو مند و چنانچہ علماء کرام ملت
اون کی توجہ پر رابطہ کرے ہوئے بنیاد کے ایک مولانا غلام و سنگیر صاحب مرحوم و منقرض تھے مولانا
مرحوم نے ترویج کام کیا کہ بادیہ و شادیہ سہیل خلیل احمد مع دیگر علمای دیوبند سے ریاست بہاولپور میں جہان خلیل
مدس الی تباہن مسائل میں مناظرہ کر کے اون کی وفایت پایہ ثبوت کو سمجھا کر اون کو وفای سے خارج کر دیا اسی پرانہ حرم
و مستور سے گفتار نہیں کی بلکہ ان تمام قرأت مناظرہ کو عربی میں ترجمہ کر کے ایک کتاب سی اقتباس الکریم میں لکھ کر
الرشید و الخلیل علمای حرم شریفین کی عیان حضرت میں پیش کیا تاہم علمای مصلی اندلس نے سترہ سے سولہ نامہ مرحوم
کے بیانات کی تصدیق و تائید اور سیان رشید و خلیل و غیرہ دیوبندیوں کی بہت بری گت بنائی تھی جس پر اس کتاب
مبارک سے مسئلہ تشناہ بہ طور واضح صارفہ کے نقل کر کے اوسکے اخیر سے وہ تقریقات و تصدیقات پیش کر لیں

قال فی نقدہا لوالکلیل والدلائل القطعیۃ الدلالتہ
علی صیغۃ علی صلی اللہ علیہ وسلم نہایت ناو حوالی عبدہ ما
اوجی علی صافی القیاس المعتمد و کتاب السیر و ابہام ابیہ
و علی مالہ لکن تعلم الایضہ عن کثرۃ الاحلام
تا صاحب النفس الجسدی نا فا جہن تفہیم الخلف
تحتہ لکن علم لکن و باکون بہ کثرت الخلف و شہدائی بہت
صلی اللہ علیہ وسلم مناظرہ در جہان پر و عاشرت معاد جہان
و قال الحدیث اللہ صلی علیہ وسلم فی الدنویۃ فی باب المعالج
تو صلی اللہ علیہ وسلم ابیت علم الالہین و الاخرین و
ابیت خدا من نعم اللہ علی محمد صلی علی الخلق و کما تہ

لا ندلنا یعمل احد و القسم الثانی اختار فی اللہ تعالیٰ
باجلادہ لمن یستحقہ و القسم الثالث علم تبلیغ الاحکام
الخاصہ و العامہ انہما ہی مترجمہا قال فی وصل صدق الخیرۃ
فی بیان التعلیل الکامل و العلم الثالث اصلہ صلی اللہ علیہ وسلم
وہم کہ طائرہ کنہ احوال شریف اور از انجملہ انہما انہما بنیاد رشیدیہ
کردہ است اور بانیہ جدید و نا فاضلہ کردہ است برقی علوم و اسرار
کائنات و یا سکون حاصل شد و اور علم نبوت اولی شرف منکر کہ
کل فضل اللہ علیک عظیم صلی اللہ علیہ وسلم جہن جہن
و کما لا تمی بلفظہ و الاحادیث الصحیحہ المثبتہ و مستند
علی صلی اللہ علیہ وسلم متسلق باب باب الخلق فی الصحیح
البیاض عن عمر رضی اللہ تال تمام فیہ النبی صلی اللہ
علیہ وسلم مقاما فا جہن عن بذ الخلق حق و دخل
الجہن من اهل النار و انما اہل الحدیث کافی صحیح
من مطبوعہ المطبع الاحمدیہ و کتب علی الخاشیہ بعدا
الکرمانی و الخیر الجارح قولہ فا جہن عن بذ الخلق حق
و دخل الخاتمہ الاجاب عن دخول اهل الجہنہ فی الغرض
ان علیہ السلام اخبر عن السیار و العار و العاشع جہا
قال الطبری علی ذلک ان صلی اللہ علیہ وسلم اخبر عن
احوال المخارقات المتکثرہ قال الحدیث الذہلی فی ترجمہ
المشکوۃ تحت ہذا الحدیث یعنی احوال صابر و عار
از اول تا آخر مہربان کردہ تھی فقطہ فی الصحیحین
عن حذیفۃ رضی اللہ عنہما قال انہما خطبنا النبی صلی
علیہ وسلم خطبۃ ما ترونہ ہا شیا فی الیقام الساعۃ لا
ذکرہ علیہ من علمہ جملہ من جملہ ان کتب لاوی
النشی و نہیست فاعرف ما یعمل فی الجہنہ انما عار
فانہ یفرکت علی حاشیہ الصحیح الحدیث و صحیح

کہ سکندر او سکندر کی طاعت نہیں ہو و سر ائمہ و علم کرمین
جیکہ اختیار کیا گیا جسرا لاج و دیگرین اوسکو تعلیم کر دین
تیسرا قسم علم کا ہر خاص و عام امت کو تبلیغ احکام کا ہر
وصل بیان عقل کامل و علم شام و دیگرین گاہ ہر گزنی اگر
احوال شریف کو ان کی ہو کر ان کا مطالعہ کرے اور دیگر کتب
و دیگر کتب تعلیم دہانی و علوم و اسرار باکان و یا سکون نہیں ہو
تو سکندر کی نبوت پر شکیں حاصل نہ ہوں یا خدا فرماتا کہ
اور تعلیم کیا جیکہ جو چیز معلوم نہ تھا اور خدا کا فضل پر عظیم
خدا کا درود و آپ کی اہل پر اوست آپ کا علم و کمال کا ہر
ترجمہ ہر عبارت واضح کا اپنا حواشی صحیح کا ترجمہ صحیح
کو اب بدر الخلق میں برات حضرت عمر رضی اللہ عنہ مری ہو کہ
اہلین و کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر بار بیان ایک
ایسے مقام میں مقرر ہو کر ابتدا و ابتدا و ابتدا و ابتدا و ابتدا
میں داخل ہوا اور دوسرے کتب میں داخل ہو کر ہر ایک کتب
کو یا مطبوعہ احمدی کو ضرور میں مقرر ہو کر ہر ایک کتب کا شہید
کر دیا اور خیر جاری ہو لکھا ہو کہ الغرض آنحضرت علیہ الصلوۃ
و السلام از سید اور آخرت اور دنیا سب کی خبر دینی طبی
کہا کہ اس حدیث میں اس پر دلالت ہے کہ ہر صحیح احوال غزوات
سہ و خبر دینی تھی یہ ترجمہ ہر عبارت حاشیہ جاری کا اور رشید
حدیث و دیوبندی اس حدیث کو ترجمہ مشکوۃ میں کتابہ میں لکھ کر
احوال مہربان دار و اول و آخر کتب سب بیان و از اول و آخر
اور بخاری و مسلم و غیرہ میں برات حضرت خداوند شہید
عمر رضی اللہ عنہما کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک خطبہ
قیامت تک سب کتب ذکر کرے جو سب کتب سب کتب سب کتب
میں کتب ذکر کرے و دیگر کتب میں کتب ذکر کرے و دیگر کتب
غایت برقی کتب ذکر کرے کہ کتب بیان اس حدیث کو حاشیہ

بن ابراهيم
خلفه

واجره الله سبحانه وتعالى علما من رتبة الحقير خليف بن ابراهيم

خادم انتاء الخاتمة بكنة المنة ما الايمان مصليا مسلما

تقرظ حضرت مفتي الحنفية بهيئة المنورة - المهره تعالى - اسال الله المولى الكريم والظفر
التوفيق والامانة في الفعل والقول عندك اللهم يا من جعلت العلم للمعتق من هذه الامة مصابيح
يستضاء بصيرهم في ظلمة ليل الشك والاراج وقصمت بامض صوارم حجهم ظهر كل من تظاهر عضلات
العتق من اهل الزيف والاعوجاج والصلوة والسلام على المبعوث بالآيات البينات السند بانه ستكون
بعد سنوات وهنات حصا المنة البيضاء التقية التي السيل منها كالدنيا والقد لعل تبعوا السواء الاعظم فانه
من شذ شذ في النار وعلى الله واصحابه القامعين باسنة الالسنه والسن الاسنة كل مبر وكذا
والفاضل بن شبيب ثوابا لكارهم كل مبر وكل ضل عن سن السنة وصحج الكتاب وبعد فقد اطلعت
على هذا المورد النير والاعتراض الفارق بين الغث والسمين على حصا البراهين التي دلت على
سرياب بقيقة نهنت على سخافة عقل سلفك كل انها القطعية فلم يدرى انه لمحقق الحق
في الحج الضلال يستحق الخزي من ذي الملكوت والجلال والله در صاحب هذا المورد
فانه قد اذار واجاد بغير الله غاية المنة وجراه خير الجزاء الا في انا له اجل مكانة وزلفى صلى الله
على سيدنا محمد الفاضل الخاتم وعلى المو واصحابه الذين اشادوا بالهدى بحكم الدائم والله سبحانه والى

عثمان بن
عبد السلام
داغستان

الهداية زبد العصرة والحماية - منعه الفقير الى عنقه عثمان بن

عبد السلام داغستاني مفتي المدينة المنورة الحنفية عن

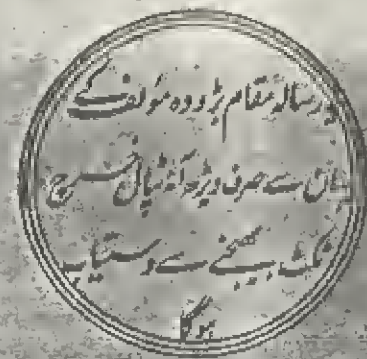
تقرظ المدرس المعظم في المدينة المنورة - المهره الذي شرح صدره بعض عباد
وعمله الى الحق المبين وضيق صدر بعضهم وجعل حرجا حتى انك الامور الثابتة باليقين والصلوة
والسلام على من شيد اركان الدين وعلى الله واصحابه والتابعين وبعد فقد اطلعت على هذا المورد
الواضح الذي هو صاحب البراهين فاصح لله ومر وثقته وجراه خيرا عن الامة واخذه في شفاقة
عنها نبي الرحمة امامنا فقل الشيخ الراوي عن صاحب البراهين وعن المؤيد بن
له الفسقة فانه كفر صريح زلة سلك الله صا مذيلا الحق والحماية وجنبا طريق الحق

محمد علي
ابن الطاهر
السيد

والغواية وكتبه العبد الحق محمد علي ابن السيد الطاهر الوترى الحنفى

الدر في خا ومن العلم الحديث السجدة الشريفة الشوكند مصليا مسلما -

تمت الشير



اعلان

اس بحث کے متعلق مولانا الحرم مولوی نقیر احمد خان صاحب کاتب

السيف المسلول علی منکر علم غیب الرسول

رواۃ الاربہ حبیب نقیر و قطیر سے بھی وارد ہو گئے

چھپ چکا ہے ورنہ آنکے پان خراج نکات روانہ

کردین تو یہی جامی محلہ حاجی محمد صدیق

جن صاحب کے مکان پر مولانا مولوی

مولانا صاحب کاتب

